الخط

الاسلامی

مولفہ

عالیجناب مولوی سید محمد یوسف الدین صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف

۱۳۲۷ سنہ ہجری

1909

یہہ کتاب مسلمانون کے خط کی جامع تاریخ ہے جس مین اس کے مسلسل حالات
اور وہ تغیرات جو ظہور اسلام کے قبل سے لیکر آج تک ہوئے بڑی خوبی سے درج ہین

مطبع

نظام المطابع واقع چھتہ بازار حیدرآباد دکن مین

باہتمام

مولوی غلام صمدانی خان صاحب گوہر مولف تزک محبوبیہ و دربار آصف طبع ہوئی

فہرست مضامین الخط الاسلامی

صحت نامہ الخط الاسلامی

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	۲	۹	۱۳۰	۱۴۰	دیباچہ
۲	۳	۲	تجویز کرسے تھے	تجویز کرنے تھے	
۳	۳	۱۳	بہجن	دیہجن	
۴	۸	۱۶	جبکہ کٹھن	جبکہ یہہ کٹھن	
۵	۹	۱۱	بولے یا صرف لکھی	بولی یا صرف لکھی	
۶	۱	۸	مطابع نصریہ	مطالع نصریہ	کتاب
۷	۲	۱۴	صورتین تبائین	صورتین نبائین	
۸	۳	۱۵	مطابع نصریہ	مطالع نصریہ	
۹	۴	۱۵	مطابع نصریہ	مطالع نصریہ	
۱۰	۴	۱۶	مطابع نصریہ	مطالع نصریہ	
۱۱	۶	۱۷	مطابع نصریہ	مطالع نصریہ	
۱۲	۱۹	۹	سنشہ	[illegible]	
۱۳	۲۱	۸	یہہ حرف	یہہ حروف	
۱۴	۳۶	۴	[illegible]	[illegible]	

کیفیت	صحیح	غلط	سطر	صفحہ	نمبر شمار
۶	۵	۴	۳	۲	۱
	کبھی	کبہی	۱۲	۴۰	۱۵
	کرتی تھی	کرتے تھے	۱۱	۴۱	۱۶
	نہ دلی	نہ دقی	۹	۴۵	۱۷
	گجراتی ہین تھے	گجراتی ہین تھا	۱۱	۴۷	۱۸
	حروف متغیر	حروف متغز	۹	۵۳	۱۹
	گھاکونما	گھاکوعا	۹	۵۹	۲۰
	وز بان	وزبان	۵	۶۸	۲۱
	ے	ے	۱	۷۹	۲۲
	مدہ-ا-و-ی	مر-ہ-اے-ی	۱۷	۸۰	۲۳
	دو مختلف صوت	دو مختلف صورت	۱۴	۸۴	۲۴
	FATAL	CANFER	۲	۹۴	۲۵
	BAA	BAAL	۱۱	〃	۲۶
	FATAL	CANFER	۱۶	۹۵	۲۷
	BE	BEMA	۷	۹۷	۲۸
	جن	جس	۸	۹۹	۲۹
	دو اعراب	دواعراب	۱۷	۱۰۲	۳۰

نمبر سلسلہ	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۳۱	۱۰۶	۱۴	الشور	الثور	
۳۲	۱۰۸	۱	خط جزم	خط جذم	
۳۳	۱۰۹	۱	خطا جزم	خط جذم	
۳۴	۱۱۸	۴			
۳۵	؍؍	۱۳			
۳۶	۱۲۲	۱۶	ہونا ہے	ہوتا ہے	
۳۷	؍؍	۱۷	لام کا طول	لام کا ـــــ	
۳۸	۱۲۷	۱۲	اعراب مین	اعراب ہین	
۳۹	۱۳۰	۱۰			
۴۰	۱۴۰	۸	ح اج ی ثای ر	ح اج ی ۔ ثای ر	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق خلق الانسان من علق ۝ اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم ۝ علم الانسان مالم یعلم ۝ ھو الذی بعث فی امیین رسولا منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانو من قبل لفی ضلال مبین ۝ یاایھا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

اس مہذب زمانہ مین جہان معاصر اقوام مسلمانون کے اسباب تمدن پر خیرخواہانہ نکتہ چینیان کررہے ہین۔ ان مین **مسلمانون کا ایک خط** بھی ہے۔ اس مضمون پر ہر قوم کے لایق افراد۔ انگریز۔ ہندو۔ خود مسلمانون نے بھی عریض وطویل بحثین کین ہین۔ ان سبکے اعتراضات کا حاصل قریب قریب یکسان ہے مثلاً یہہ کہ

ا حروف تہجی ضرورت سے کم ہین۔

ب اعراب ضرورت سے کم ہین۔

حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

ج تحریر مین حروف مفرد جدا جدا نہین لکھے جاتے جیسا کہ سنسکرت یا انگریزی مین ہے۔ منشا اعتراض یہہ ہے کہ ترکیبی حالتہ مین مفرد حروف کی اصلی صورت مسخ ہوجاتی ہے۔ یعنی ان کی وہ صورت باقی نہین رہتی جو مفرد حالتہ مین تھی۔ مزید برآن۔

د ہر حرف اعراب سے معرا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ایک مبتدی یا اجنبی شخص پر اس کا صحیح تلفظ ادا کرنا دشوار ہوتا ہے۔

ہ ہر حرف کی چار صورتین ہوجاتی ہین جبکہ وہ لفظ کی ابتدا یا وسط یا آخر مین جوڑ دیا جائے۔ یا مفرد حالتہ مین لکھا جائے۔ اگر چھاپنے کے لیئے سیسہ کے حروف ڈھالے جائین تو اس حساب سے کل اجزائے حروف اور مفرد حروف کی تعداد مل کر مجموعاً ۔۔۔ ہوجاتی ہے۔

۳ سر جان مالکم (جو ایک زمانہ مین دولتہ ایران کے برٹش رزیڈنٹ رہے ہین وہ اپنی ایک فارسی تاریخ کی وجہ سے علمی دنیا مین بھی مشہور شخص ہین) نے خاص مسلمانون کے خط پر فارسی زبان مین ایک کتاب لکھی ہے جو غالباً طہران ہی مین چھپی بھی مین نے اس کتاب کو سب سے پہلے مرتبہ اس اکزبیشن کے کتاب خانہ مین دیکھا تھا جو سنہ ۱۳۲۳ھ مین اعلیحضرت کے چہل سالہ جوبلی کی یادگار مین حیدرآباد مین کھولا گیا تھا۔ مجھے اوس کمیٹی کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے اس کے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ جو عمدہ مصنوعات پر تمغا تجویز کرنے کے لیئے قائم کی گئی تھی۔ مین نے اس کتاب کو

سرسری نظر سے دیکھا ہے کیونکہ یہہ کتاب اُن ملکی مصنوعات مین نہ تھی جسکے مصنف کو کوئی تمغہ دیا جاتا۔ جن مصنوعات پر ہمین تمغے تجویز کرنے تھے وہ بہت سے تھے سر جان مالکم نے اس کتاب مین ہماری خطاطی پر معقول ریمارک کئے ہین۔ ان کے کل ریمارک تو اس وقت ضبط ذہن نہین ہین مگر اتنا ضرور یاد ہے کہ منجملہ اور اعتراضون کے ایک یہہ بھی تھا کہ مسلمانون کے پاس حروف ضرورت سے کم ہین۔ اس قابل مصنف نے مسلمانون کو رائے دی ہے کہ حروف کے تعداد مین اضافہ کرین۔ جس سے اون کا مقصود یہہ ہے کہ سنسکرت کے بعض مرکب المخرج حروف (جیسے۔ بھا۔ پھا تھا۔ ٹھا۔ جھا وغیرہ) اردو کے حروف ہجا مین داخل کر دیئے جائین مین یہہ نہین کہتا کہ ان کی یہہ رائے صحیح بھی ہے۔ مگر اون کے دوسرے اعتراضات ضرور اس قابل ہین کہ قوم اون کی طرف شکرگذاری کیساتھہ توجہ کرے۔

۳ ہندی زبان کی ویاکرن (گرامر) مین بھی اردو کا مقابلہ سنسکرت اور ناگری کے ساتھہ کیا گیا ہے ہندو علما کا بھی یہی خیال ہے کہ سنسکرت اور ناگری کے بہ نسبت اردو مین بہت کم آوازین ہین۔ وہ بھی مسلمانون کو صلاح دے رہے ہین کہ اگر ناگری کے بعض ہجن (حروف صحیح) اور بعض سر (اعراب) اردو مین داخل کیئے جائین تو اردو زبان سنسکرت یا ناگری سے ٹکر کھانے لگیگی۔ اس سے انکا بھی مطلب یہی ہے کہ بھا۔ پھا۔ تھا۔ ٹھا۔ جھا۔ چھا۔ دھا۔ ڈھا۔ رھا۔ ڑھا۔ کھا۔ گھا۔ کو مسلمان جو ہائے مخلوط کیساتھ ملا کر لکھتے ہین اور تلفظ ایک ہی حرف کا سا کرتے ہین اردو کے الف بے مین شامل کر دیئے جائین اور اون کو ہلکی آواز کے بعد جگہ دیجائے جن سے وہ بنے ہین۔ (جیسے بَ بھا۔ پَ پھا۔ تَ تھا۔ ٹَ ٹھا۔ جَ جھا

چ چھا۔ ڈ ڈھا۔ ڈ ڈھا۔ ر رھا۔ ڑ ڑھا۔ ک کھا۔ گ گھا) اور اون کی آواز کے مطابق اونکا نام [illegible]
دیا جائے اسیطرح وہ اعراب جو علامات کی طرح حروف کے اوپر یا نیچے لکھے جاتے [illegible]
حروف تہجی مین بڑھا دیا جائے، تو اس سے ہجے کرنے مین بڑی آسانی ہوگی۔ اس [illegible]
اردو کی الف بے ہندی زبانون کے الف بے کا پورا پورا مجموعہ بن جائیگی اور پھر [illegible]
آسانی سے لکھہ پڑہ سکینگے۔

۴- سر انتونی میگڈانل لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ۱۸- اپریل سنہ ۱۹۰۰ع کو ایک رزولیوشن
کے ذریعہ سے یہہ حکم دیا کہ عدالتون مین درخواستین اردو کے عوض حروف ناگری مین [illegible]
اس تجویز سے پہلے یا بعد (غالباً بعد) لکھنؤ مین ایک **قومی کمیٹی** بھی قائم ہوئی تھی جس مین [illegible]
ہندو اور مسلمان شریک تھے۔ مسلمانون کی طرف سے [illegible]
دبیر مرحوم کے خلف الصدق میرزا محمد جعفر اوج بھی تھے۔ اس کمیٹی کی کوئی روئداد اس وقت
ہمارے سامنے نہین ہے۔ جس سے ہم اندازہ کر سکین کہ مخالفان اردو کے اعتراضات
کس قوت کے تھے اون کی تردید کس طرح کیگئی۔ مگر اس کمیٹی کے ختم ہونے کے بعد میرزا
محمد جعفر اوج نے سنہ ۱۳۲۰ ہجری مین اُن اسقام کو ایک رسالہ کی شکل مین جمع کیا ہے
جس کا نام (**قواعد حامدیہ**) ہے اس رسالہ مین مرزا صاحب نے مفرد حروف کے اصلی
شکلون مین اور مرکب حروف کے رسم الخط مین اور اعراب کے طریقہ مین چند اصلاحات تجویز
کئے ہین جن سے بالقرینہ اُن اعتراضات کی نوعیت کا کچھہ پتہ چلتا ہے۔ یہہ اس بات کی کافی
دلیل ہے کہ ہندؤن کے اعتراضات اس حد تک معقول تھے کہ قوم کے سربرآوردہ [illegible]

اور اردو زبان کے خرادون نے بھی ان کو مانا اور اصلاح کی ضرورت محسوس کی۔

۵ محمد حسن البونی (غالباً یہہ صاحب مصری عالم ہین) نے اس بحث پر ایک کتاب عربی زبان مین لکھی ہے۔ اس فاضل مولف نے یہہ ثابت کیا ہے کہ ہمارے خط مین بہت سے اسقام ہین جو مطابع کے کاروبار مین بھی حارج ہین۔ ہر ایک سقم کو تفصیل سے بتایا ہے کہ سیسہ کے جو حروف مطابع کے لیئے ڈھالے گئے ہین۔ ہمارے حروف مرکب ہونیکی وجہ سے کل مفرد حروف اور اون کے جوڑون کی تعداد ۱۳۰ سے متجاوز ہے۔ اگر ان کے اوپر یا نیچے اعراب بھی دیے جائین تو اس کے ٹائپ اوپر نیچے جمانے مین تگنا وقت صرف ہوتا ہے۔ اگر حروف معرب بنا کر ڈھالا جائے تو ایسے معرب حروف کی تعداد چوگنی ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اعرابی حیثیت سے بھی حرفونکی چار حالتین ہین۔ مفتوح۔ مکسور۔ مضموم۔ ساکن۔ اتنے کثیر التعداد ٹائپ ۱۳۰×۴=۲۵۰ کا چھاپنا اور جمانا دشواری سے خالی نہین ہے۔ باایں اس مین غلطی کا احتمال قوی ہے بالآخر اونھون نے یہہ رائے دی ہے کہ حروف مفرد حالت مین استعمال کیئے جائین۔ اور ہر حرف صحیح کے بعد اعراب بھی حروف کی طرح ایک ہی سلسلہ مین لکھے جائین۔

۶۔ یہہ تمام وہ اسقام ہین جن کو انگریز ہندو اور مسلمانون نے خود بھی تسلیم کیا ہے اور اصلاح کی طرف توجہ بھی کی۔ اسپر کتابین بھی لکھین قوم کو اسطرف متوجہ کیا گر وہ کتب اور اصلاحات بالائے طاق ہی رہے۔ قوم نے اسکو اوٹھا کر بھی نہ دیکھا یہہ بات کچھ کم افسوس کے قابل نہین ہے۔ یہہ خیال میرے دل مین ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا۔

سچ تو یہہ ہے کہ ایک ضلع کے کامون کی ذمہ داری ایسی نہ تھی کہ اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے
بعد دن کے بارہ گھنٹون مین سے مجہے اتنی فرصت مل جاتی کہ اس کو کسی قومی خدمت
مین صرف کر سکتا - مین ہنوز اس سوچ بچار ہی مین تھا کہ اس اثنا مین ایجاد ٹائپ رائٹر کی
بہنک کان مین پہونچی انہین ایام مین مین سنے الہلال کے کسی پرچہ مین یہہ خبر بھی دیکھی
کہ بیروت کے عیسائی عرب (جن کے علمی دنیا مین مسلمانون پر احسان ہین -)
نے عربی زبان کا ٹائپ رئٹر بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے - اس خبر کے سننے
سے ایک گونہ مسرت ہوئی اور دل مین ڈہارس بندہ گئی کہ اب بیروت کے عیسائی ہمارے
خط سے ان اسقام کو دور کر کے رہینگے جو اہل مطابع کو محسوس ہو رہے ہین - مگر افسوس ہے
کہ یہہ مسرت بہت تہوڑے زمانہ کے لیئے تھی جرجی زیدان نے جو آخیر جواب کہ اس کے
متعلق مجہے دیا تھا یہہ تھا کہ انگریزی حروف تہجی اعراب سمیت کل ۲۶ ہین جو ایک چھوٹے سے
مشین مین سما سکتے ہین اسی وجہ سے انکا پیش نظر رکھنا اور عمل کرنا دونون سہل ہین عربی حروف
مفرد اور انکے مرکب جو کم از کم ۱۳۰ ہوتے ہین - اگر انکے ساتھ اعراب تنوین - سکون تشدید
کے علامات بھی بڑہا دئے جائین تو سب ملکر ۵۰۰ تک ہو جاتے ہین اتنے کثیر التعداد حروف اور علامات
کے لیئے بہت بڑا مشین بنانا ہوگا جو اس وقت تیار نہین ہے با این پہلاؤ کی وجہ سے
انکا پیش نظر رکھنا اور عمل کرنا آسان کام نہین ہے - سب سے زیادہ دشواری یہہ ہے
کہ ہمارے حروف انگریزی حروف کیطرح ایکدوسرے کے بازو مین منتظم صورت مین
لکھے نہین جا سکتے بلکہ وہ حالتہ ترکیب مین ہمیشہ تلے اوپر ہو جاتے ہین - جیسا کہ لفظ مجہم مین

حروف ع سب سے اوپر ہے حرف ج اس کے نیچے حرف م اس سے بھی نیچے ہے۔ ٹائپ رائٹر کی ساخت مین ہر لفظ کے لیے ہر حرف مین اسطرح بلندی و پستی کا جدا جدا لحاظ رکھنا محال ہے۔ کیونکہ یہہ پستی و بلندی ہر لفظ مین یکسان نہین ہوتی۔ عربی کا ٹائپ رائٹر اس صورت مین بن سکتا ہے جبکہ اس کے حروف مفرد حالت مین لکھے جائین اور ہر حرف ایک دوسرے کے بازو مین ایک ہی سلسلہ مین لکھا جائے۔ جیسے انگریزی کی حروف۔ حالتہ ترکیب مین لفظ عجم اگر ایسا **عجم** لکھا جائے تو یہہ اصول خطاطی کے بالکل خلاف ہوگا یا این بدنما بھی اور ہر حرف مفرد حالتہ مین لکھنے کے لیئے ہمارا خط اجازت نہین دیتا نہ حسن فن کی شان ہی ایسی ہے کیونکہ ایک حرف بہت چھوٹا ہے اور دوسرا بہت بڑا ہے۔ یہہ جواب جسقدر معقول تھا اوسیقدر دل کو طول کر دینے والا بھی تھا۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ دل کو بجھڑا کر رکھدیتا غیرت پر ایک تازیانہ کا کام دیا۔ مین تھوڑی دیر کے لئے اس ادھیڑبن مین پڑ گیا کہ اگر ہم بالفرض حروف کو بالکل جدا جدا لکھین اور اعراب کو بھی بجائے اسکے کہ نیچے اوپر بطور ایک علامت کے لگائین۔ حروف کے پیکر مین ہر حرف صحیح کے بازو مین حرف صحیح کیطرح لکھین تو اس کے بعد ٹائپ رائٹر کے بنانے مین کونسی وقت باقی رہجائے گی؟ بجز اس کے کہ وہ لوگ جو لکیر کے فقیر ہین۔ اسکو محض اسوجہ سے کہ رسم الخط کے خلاف ہے ناپسند کرینگے۔ اسکا جواب بجز نفی کے اور کیا ہو سکتا تھا کیونکہ اس کے بعد ٹائپ کی تعداد گھٹکر اسیقدر ہوجائے گی جتنی کہ ہمارے حروف صحیح اور حروف اعراب کی ملکر ہو سکتی ہے۔ اگر ہم حروف بھی نئے ایجاد کرلین اور انکے طریقہ استعمال کو

بھی بدلدین تو پچھلا رسم الخط بھی باقی نرہیگا۔

۸ جب تدبیر سمجھہ مین آگئی ۱۳۱۵ف مین (جبکہ ضلع محبوب نگر میرے چارج مین تھا) اسپنے اوقات شبانہ روزی کو منضبط کرکے اتنے حصہ وقت کو بالکل خالی کرلیا جو شب مین کہانے کے بعد سے سونیکے وقت تک سرکاری کام مین صرف ہوا کرتا تہا۔ ایسی ایک برس کی لگاتار کوششون کے بعد مین ایسے نتیجہ کو پہونچ گیا کہ ایک بالکل نیا خط قوم کے سامنے پیش کرسکون جو اون تمام عیوب واسقام سے پاک ہو جیر ہندو۔ انگریز اور مسلمانون نے خود بھی ہمدردانہ مضامین لکھے تھے وہ نیا خط **خط نظامی** ہے جو اس کتاب کے آخر حصہ مین دکھایا گیا ہے۔

۹ اس خط کو عملی طور پر چھاپ کر آزمالینا بھی ضروری تھا ۱۳۱۶ف مین (جبکہ صوبہ گلبرگہ بحیثیت صوبہ داری میرے چارج مین آیا۔) حروف نظامی کے ٹائپ بھی بنا لیئے اور اس مین ایک مختصر سی لغتہ بھی چھاپ لی گئی تا کہ سنئے حروف کو مفرد حالتہ مین حروف اعراب کے ساتھہ ملاکر لکھنے اور پڑہنے کا طریقہ نہایت آسانی سے سمجھہ مین آجائے۔

۱۰۔ جب یہہ سب کچھہ ہولیا ۱۳۱۹ف مین اسی خط مین ایک مختصر سا ٹائپ رائٹر بھی تیار کرلیا گیا جو خانگی خطوط لکھنے اور خانگی کاروبار چلانے مین ایک اچھے خوشخط اور زود قلم منشی کا کام دیسکتا ہے۔

۱۱۔ جبکہ کٹھن منزل بھی طے ہوگئی جس مین مالی صرفہ کی زیادہ ضرورت تھی تو اب اس کی ضرورت محسوس ہونے لگی کہ خط اسلامی کی ایک تاریخ بھی ہو جس سے اس کے

اسگلے پچھلے تغیرات کا مسلسل سلسلہ دریافت ہو سکے کوئی کتاب ایسی میری نظر سے نہین گزری جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ مسلمانون کا خط ظہور اسلام سے پہلے کس شکل مین تھا۔ زمانہ نبوت مین اسکی کیا صورت تھی۔ انقراض زمانہ نبوت کے بعد جبکہ اسلامی سلطنت قایم ہو گئی اس مین کس کے عہد مین کس قسم کا تغیر ہا رسے اس زمانہ تک پیدا ہوا اگر ایسی کوئی کتاب مل بھی جاتی۔ تو اس سے یہہ توقع نہین ہو سکتی تھی کہ ہمارے زمانہ مین جو اسقام اس خط مین بتائے جاتے ہین ان کی نسبت کوئی محاکمہ بھی اس مین ہوتا محض اس شوق نے تاریخ کے صفحے الٹنے پر مائل کر دیا جو کچھہ حالات ملتے گئے وقت بوقت نوٹ بک مین ٹانکنا شروع کیا رفتہ رفتہ ایک سال مین اتنے حالات جمع ہو گئے کہ ان کو ترتیب دینے سے ایک مختصر رسالہ تیار ہو سکتا تھا۔

موجودہ اعتراضات کا محاکمہ کرنے کے لیئے اس کی ضرورت تھی کہ چند مختلف زبانون اور خطون پر جو ہندوستان مین بولے یا صرف لکھے جاتے ہین گہری نظر ڈالی جائے اور زبان اردو کا مقابلہ ان تمام زبانون سے کیا جائے جن سے وہ مرکب ہے۔ یہہ کیا اہم کام تھا۔ اہم اس وجہ سے کہ اسکے لئے ایسی زبانون کی نحو و صرف سے واقفیت پیدا کرنے کی ضرورت تھی جن سے مین ناواقف محض تھا۔ سچی کوشش حلال مشکلات ہے یہہ مشکل بھی تھوڑے سے دنون مین آسان ہو گئی اس محاکمہ کے بعد ایک خاصہ رسالہ تیار ہو گیا۔ اس رسالہ کی یہی وجہ تالیف ہے۔ اسکا موضوع اسلامی خط ہے اسی باعث سے اس کتاب کا نام الخط الاسلامی ہے۔

۱۲ چونکہ موجودہ خط نے دولت نظامیہ کے سنہ عاطفت مین شایستہ نظام پایا ہے اسکا نام خط نظامی ہے انہین اسباب سے یہہ کتاب جسکا یہہ دیباچہ ہے اپنی قسم مین پہلی کتاب ہے۔

۱۳ خط نظامی مین ہر حرف جدا جدا مفرد حالت مین لکہا جاتا ہے اور ہر حرف صحیح کے بعد حرف اعراب بھی لازمی طور پر دیا جاتا ہے اس سے اسکے ہر لفظ کا اصلی تلفظ ادا کرنے مین پڑہنے والے کو پوری مدد ملسکتی ہے اگر وہی کتب بھی خط نظامی مین چھاپ دیئے جاوین تو لازمی نتیجہ یہہ ہوگا کہ ہر زبان کے ہر لفظ کا صحیح تلفظ لوگون کے زبانون پر چڑہ جائیگا جو غلط تلفظ اکثر عربی اور فارسی سنسکرت الفاظ کا زبانون پر چڑہا ہوا ہے بتدریج زبانون پر سے اوتر جائیگا۔

۱۴ اگر خط نظامی مین یہہ سب خوبیان ہین جو اوپر بیان کئے گئے ہین تو خط نظامی اور یہہ کتاب ہر صاحب علم کے کتبخانہ مین اپنی جگہ آپ پیدا کریگی اگر قوم نے اس کو قدر کے ہاتہون مین لیا اور مقبولیت کی نگاہ سے دیکہا تو خط نظامی علمی دنیا کو بیحد نفع پہونچانیوالا ثابت ہوگا۔

۱۵ ہر ابتدائی کام مین اگر وہ کتنی ہی خبرداری سے کیا گیا ہو کچہہ نہ کچہہ خامی یا کمی باقتضائے بشریت باقی رہجاتی ہے اگر خط نظامی یا رسالہ الخط مین کوئی کمی یا غلطی محسوس ہو تو جاننا ناممکن نہین ہے اگر ایسا ہو تو اہل نظر اور ہوشیار نسلون سے توقع ہے کہ وہ اسکی تکمیل کرینگے دنیا مین ایسا ہی ہوتا آیا اور ہمیشہ ہوتا رہیگا۔

سید محمد یوسف الدین

عربی خط مین سب سے پہلے کس نے کتابت کی۔

مورخین اسلام نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ خط عربی مین سب سے پہلے کس نے کتابت کی۔
حافظ جلال الدین سیوطی نے سیدنا آدم[1] علیہ السلام کو۔ کسی نے سیدنا اسمٰعیل[2] علیہ السلام کو۔ حلبی نے اولاد اسمٰعیل سے نزار[3] بن معد بن عدنان کو بتایا ہے۔ ابن خلدون نے اس بات کو وثوق کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اہل حجاز نے اس کتابت کو اہل حیرہ سے سیکھا ہے۔ اور اہل حیرہ نے تبابعہ (جمع تُبّع) اور حمیر[4] سے۔ مگر یہ نہین بتایا کہ سب سے پہلے خط عربی مین کس نے کتابت کی۔

(۱) دیکھو سیوطی کی کتاب اوائل اور مزھر کی نوع ۴۳۔

(۲) دیکھو نصر وفائی کی مطالع نصریہ صفحہ ۔

(۳) دیکھو سیرۃ حلبی۔

(۴) حمیر یمن کے ملوک تھے تبابعہ اسی قبیلہ کے ہین ابرھہ بن صباح جو آغاز اسلام کے وقت یمن کا بادشاہ تھا اسی قبیلہ کا تھا۔

حافظ سیوطی کہتے ہین کہ سب سے پہلے جذم[1] مرامر بن مرہ - اسلم بن سدرہ - عامر بن جدرہ نے کتابت کی ہے یہ وہ عرب بنی طے ہین جنھون نے کتابت کو ہود علیہ السلام کے کاتب وحی سے سیکھا تھا - انھون نے اہل انبار کو سکھایا - جن سے عراق - حیرہ وغیرہ مین یہ کتابت پھیل گئی -

حمیر کا خط

اہل حیرہ نے تبابعہ یا حمیر سے جو خط کہ سیکھا تھا - وہ خط - خط حمیر - اور حمیر کا طریقہ کتابت[2] - مسندی کہلاتا تھا - جس مین ایک ایک حرف جدا جدا لکھا جاتا تھا شاہان حمیر کے زمانہ مین اس خط کو کوئی ان کی اجازت کے بغیر سیکھ یا سکھا نہین سکتا تھا تبابعہ کی عہد سلطنت مین خط حمیر خوب ترقی پر تھا - اور خاص اصول و ضوابط کی پابندی ہوتی تھی - اس وجہ سے کہ تبابعہ کے زمانہ سلطنت مین عرب متمدن تھے - چونکہ آل منذر یعنے سلاطین حیرہ تبابعہ کے قرابت دار تھے - اس باعث سے تبابعہ کی سلطنت ختم ہونے پر حیرہ مین بھی اس خط کا رواج ہوا - لیکن آل منذر کے عہد مین خط وکتابت کو وہ عروج کبھی نصیب نہوا - جو تبابعہ کے زمانہ مین حاصل تھا اس لئے کہ ان کی سلطنت تبابعہ کی سلطنت سے کمزور تھی

---

(۱) یہ حافظ سیوطی کی تحقیق ہے جو مزھر مین ہے اس کو ابن کلبی نے مدائنی سے روایت کی ہے صاحب قاموس کی تحقیق بھی یہی ہے - مدائنی نے اتنی بات اور زیادہ بتائی ہے کہ مرامر نے صورتین بنائین - اسلم نے اس مین وصل وفصل پیدا کئے عامر نے معجم بنائے - ۱۲

(۲) دیکھو مقدمہ ابن خلدون صفحہ (۸۰)

حمیری ہی سے مضر نے کتابت سیکھی لیکن کتابت مین وہان کچھ ترقی نہوئی۔ اور خوبی وخوش قلمی کے درجہ تک نہ پہونچ سکی۔ کیونکہ قبیلہ مضر بدوتھا۔ جسکو خط کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔ ان کے یہان خط وکتابت کا یہی حال تھا۔ جو آجکل کے عربی بدوٗن مین ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آجکل کے بدوٗن مین جو خط وکتابت ہے وہ اوس سے افضل ہے کیونکہ یہ شہریت کے قریب قریب پہونچگئے۔ اور شہریون سے ان کا خلا ملا ہوگیا ہے۔ قبایل عرب چونکہ بدو تھے اور یمن وعراق وشام ومصر کے تمدن سے دور پڑے ہوئے تھے اس لئے ابتدائے اسلام کے زمانہ مین عربی خط کامل اور پورے اصول وقواعد پر نتھا۔ بلکہ اوسط درجہ سے بھی گرا ہوا کھنا چاہئے۔

اہل مکہ نے خط الحل کس سے سیکھی

اکیدر[1] بن عبدالملک (رئیس دومتہ الجندل) کے بھائی بشر بن عبدالملک نے اس کتابت کو سیکھا۔ بشر بن عبدالملک کے مراسم حرب بن امیہ کے ساتھہ بڑھے ہوئے تھے جو بطریق تجارت ان لوگون کے پاس بلاد عراق مین آیا جایا کرتا تھا۔ بشر بن عبدالملک سے حرب بن امیہ نے یہ کتابت سیکھی۔ پھر بشر بن عبدالملک حرب بن امیہ کے ساتھہ مکہ معظمہ کو گیا اور صہبا کے ساتھہ نکاح کرلیا (جو حرب کی لڑکی اور ابوسفیان کی بہن تھی) پھر اس سے اہل مکہ کی ایک جماعت نے اس کتابت کو سیکھا۔ اس

(۱) دیکھو مطابقہ لغریہ صفحہ ۸

طرح پر اسلام سے تہوڑا زمانہ پیشتر اکثر اہل قریش اس کتابت سے واقف ہو گئے تھے۔ جس[1] خط کو اہل مکہ نے بشر بن عبد الملک سے سیکھا تھا۔ یہ وہی خط ہے جسکو ہم آج خط کوفی کہتے ہین۔ جبکہ کوفہ کا وجود نہ تھا اس کو خط جذم کہا کرتے تھے یا تو اسوجہ سے کہ جذم مرامر بن مرہ اس کا موجد تھا یا اس مناسبت سے کہ جذم کے معنی (قطع کرنا) ہین گویا اصولاً خط حمیر سے خط جذم قطع کیا گیا تھا۔

اہل مدینہ نے خطاطی کس سے سیکھی

کتابت کا زیادہ چرچہ مدینہ منورہ مین نہ تھا مگر ہجرت نبوی سے ایک سال بعد اس مین کتابت[2] پھیلی۔ اس کے اسباب یہ ہوئے کہ ۲ھ مین جبکہ سرداران قریش وغیرہ سے ستر انفار غزوۂ بدر مین مقید ہو کر آئے اُن سے کہا گیا کہ ہر ایک قیدی فدیۂ مجوزہ ادا کرے۔ جو شخص فدیہ دینے سے عاجز ہو وہ دس اطفال مدینہ کو کتابت سکھائے ایسے دس لڑکون کو کتابت سکھا دینے کے بعد رہائی دیجائے۔ اس طریقہ سے مدینہ مین کتابت کی کثرت ہو گئی حضرت سرور کائنات کے زمانۂ حیات مین ہر سمت مین جسکو اسلام نے فتح کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد کتابت بہت شائع ہو گئی یہانتک کہ آنحضرت صلعم کے کاتبون کی تعداد (۴۳) تک پہونچ گئی تھی جن کے اسمواربیان مین بعض اشخاص نے رسائل لکھے ہین۔

(۱) دیکھو مطالع نصریہ صفحہ ۹

(۲) دیکھو مطالع نصریہ۔

خطاطی کی حالت زمانہ نبوت مین

ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ ابتدائے اسلام کے زمانہ مین عربی خط کامل اور پورے اصول و قواعد پر نہ تھا - بلکہ اوسط درجہ سے بھی گرا ہوا تھا - ابن خلدون لکھتا ہے کہ "یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام[1] نے کلام مجید کے لکھتے وقت رسم خط مین بہت سی غلطیان کین - اور ماہران فن کے اصول و قواعد سے الگ ہو کر جس طرح سمجھ مین آیا لکھ گئے - اور پھر اسلاف نے بھی صحابۂ رسول اللہ کے رسم کی تعظیماً و تبرکاً پیروی کی جیسے کہ ہمارے زمانہ مین ہے - علما اور اولیا کے رسم الخط کی تیمناً تقلید کیجاتی ہے اور صحت و غلطی کی کوئی پروا ایک نہین کرتا - وہ تو صحابہ وائمۂ اسلام تھے - خطاط انہین کے نقش قدم پر چلے - لیکن بعد ازان علما و ماہران فن نے باوجود وہی طریقہ اختیار کرنیکے خلاف اصول رسم الخط پر جابجا تنبیہ و اشارے کر دئے ہین یہہ خیال لوگون کا بالکل غلط ہے کہ صحابۂ کرام بڑے خطاط اور فن کتابت سے ماہر تھے - اور جو باتین بظاہر اُن کے رسم الخط مین خلاف اصول نظر آتے ہین اِن کی کوئی نہ کوئی وجہ ہے مثلاً **لا اذ بحنه** مین الف اس لئے زیادہ لکھا ہے کہ عدم وقوع ذبح پر دلالت کرے وغیرہ -

درحقیقت یہ باتین ایسی ہین جنکو عقل سلیم کبھی تسلیم نہین کرتی - اصل یہی ہے کہ چونکہ لوگون نے صحابۂ کرام کو حسن اعتقاد سے ماہر کتابت سمجھا یا نقص کتابت سے انہین بری کرنا چاہا - اسلیے لاطایل تاویل و تعلیلین نکال لین - حالانکہ خط اور خط کی جودت و عمدگی صحابۂ کرام

(۱) دیکھو مقدمہ ابن خلدون صفحہ (۸۰)

کے لئے کوئی لازمی کمال نہ تھا جس کے نہونے کیوجہ سے ان کی شان مین کچھ قدح لازم آئے۔ کیونکہ کتابت شعر یا اور بہی مضمون مین سے ایک صنعت ہے جسکا کمال اضافی ہے حقیقی نہین۔ اگر کوئی کتابت نہ جانتا ہو تو اس سے اس کے دین واخلاق مین کیا خرابی آسکتی ہے کتابت ذریعہ معاش ہے جس کی بدولت لوگ روزی کماتے ہین اور دوسرون کے کما کہا لیتے ہین ہمارے نبی صلعم خود آپ امّی تھے۔ اور یہی آپ کی ذات سراپا ہدایت کے لئے کافی تھا۔ کہ آپ صنائع سے جو اسباب معاش ہین منزہ ہون لیکن امّیت ہمارے حق مین کمال نہین ہوسکتی کیونکہ آنحضرت صلعم تو مشغول بالله تھے اور دنیا سے زیادہ تر بےتعلق تھے اور ہم چونکہ دنیادار ہین۔ اور معاونت باہمی ہماری زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کتابت کا نہ جاننا جس کی ہمین اکثر معاملات مین ضرورت پیش آتی رہتی ہے ہمارے لئے ایک طرح کا نقص ہے۔

اکابر صحابہ مین کتابت

ظہور اسلام کے بعد صحابۂ کرام مین جو لوگ خوشخطی مین دوسرون سے ممتاز تھے وہ مہاجرین مین پانچ ہین سیدنا امیر المومنین علی ابن ابی طالب۔ سیدنا عمر ابن خطاب۔ سیدنا عثمان بن عفان۔ سیدنا طلحہ۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہم۔ اور انصار مین دو سیدنا ابی ابن کعب۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہما ان کے علاوہ اور بہی تھے۔

مصاحف اور کتب حدیث خط کوفی مین

مصاحف عثمانی(۱) اور نیز دوسرے مصاحف اور احادیث خط جزم مین سے لکھے جاتے تھے جس کا دوسرا نام خط کوفی ہے۔

---

(۱) دیکھو مطابع نصریہ کا صفحہ ۱۲

محمد حسن البوبی کہتے ہیں کہ مصر میں جو تواریخ اور آثار محفوظ ہیں ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت کی کتابت ایسی تھی کہ حروف مہمل و معجم میں کوئی فرق نہ تھا اب جن حروف کو منقوط دیکھ رہے ہو یہ فرق خلافت سلیمان ابن عبد الملک بن مروان سے پیدا ہوا ہے۔

اسلامی خط کا پہلا دور زمانۂ نبوت کے بعد

رسالتہ کا زمانہ گزرنے کے بعد جب عرب کی حکومت قائم ہوئی اور انھوں نے شہر و ملک فتح کئے اور بصرہ و کوفہ اسلام کے مرکز قرار پائے امور سلطنت کے انصرام کے لئے کتابت کی حاجت ہوئی تو کتابت سیکھی اور آہستہ آہستہ اس میں خوبی و جودت آنے لگی۔ چنانچہ کوفی رسم الخط اسوقت تک دنیا میں مشہور ہے اسکے بعد جب عرب نے دنیا کا بڑا حصہ فتح کر لیا۔ اور افریقہ و اندلس تک ان کے زیر نگین آ گئے اور بنی عباس نے بغداد کی بنیاد ڈالی اور وہاں کی آبادی بڑہی اور وہ عربی سلطنت کا مرکز بنگیا عربی خط وہاں معراج کمال کو پہونچ گیا یہانتک کہ افریقہ میں قدیم رسم الخط مٹ کر بغدادی رسم الخط کا رواج ہو گیا اب خط کوفی نے پلٹا لیا اور اس میں تصرفات شروع ہوئے صاحب[1] دانشوران کی تحقیق یہہ ہے کہ خط کوفی سے اور ۱۲ خط متفرع ہوئے جس کے نام یہہ ہیں۔

(۱) خط طومار (۲) خط سجلات (۳) خط عہود (۴) خط مومرات (۵) خط امانات (۶)

---

(۱) دیکھو مقدمہ ابن خلدون کا صفحہ ۸۰

خط دیباج (۷) خط مدیح (۸) خط مُرصع (۹) خط ریاشی (۱۰) خط غبار (۱۱) خط حسن (۱۲) خط بیاض (۱۳) خط حواشی - یہ جملہ خطوط تہوڑے تہوڑے فرق کے ساتہہ خط کوفی سے ملتے جلتے تہے انمین سے ہر ایک خط کے لئے ایک قلم خاص تھا - یعنے ہر خط کسی خاص موقع پر استعمال کیا جاتا تھا جیسے خط طومار سے بقلم جلی کتبے لکھے جاتے تھے جنکے آثار قدیم عمارات عرب پر باقی ہین -

۲ خط سجلات خفی قلم سے لکھا جاتا تھا اسکی تحریر بہت خفی تھی یہہ خط بہت پیچیدہ تھا اسکو کوئی بدل نہین سکتا تھا -

۳ خط عہود - خط موامرات - خط امانات کا قلم متوسط تہا جس سے احکام اور قبالے اور دستاویزات لکھے جاتے تہے -

۴ خط دیباج - خط مدیح - خط مرصع - خط ریاشی - یہہ خوشنویسی کے خطوط تھے ان کی کششین ایک دانگ سے ۶ دانگ تک ہین -

۵ خط غبار - خط حسن - خط بیاض - خط حواشی - وہ خطوط تھے جن سے قرآن اور دوسرے کتب لکھے جاتے تھے - یہہ جملہ خطوط زمانۂ ہجرت سے تین سو برس تک چلے - اُسوقت تک کہ ابن مقلہ پیدا ہوا اور اس نے نئے چھے خط ایجاد کئے تب یہ تمام خطوط متروک ہوگئے اس وجہہ سے کہ ابن مقلہ کے خطوط کے لکھنے مین بہ نسبت ان کے آسانی تھی - افسوس ہے کہ آج ان مین کا ایک خط بھی ہمسکو نہین ملسکا -

اسلامی خط کا دوسرا دور	خط اسلامی کا دوسرا دور خلفائے بنی عباس کے مبارک عہد مین المقتدر باللہ

کے زمانہ سے شروع ہوتا ہے اس دور کا بانی ابن مقلہ[1] ہے۔ اس کی ایجاد پسند طبیعت نے اسکو صرف اس شہرت پر قناعت کرنے نہ دیا کہ وہ خط کوفی کا ایک فنہ استاد ہے بلکہ ۔۔

---

(۱) ابن مقلہ کا نام محمد بن علی بن حسین بن مقلہ تھا۔ اور کنیت ابو علی ہے۔ ابن مقلہ ۲۷۲ھ ہجری میں یکم شوال روز پنجشنبہ کو عصر کے بعد بغداد میں پیدا ہوا۔

ابن مقلہ علم فقہ۔ تفسیر۔ قرات۔ ادب۔ لغت میں اپنے ہم عصر علما سے سربرآوردہ تہا اس کا باپ (علی بن حسین) خود خوشنویس تھا۔ اسکو بھی اوائل عمر سے خوشنویسی کا شوق تھا۔

ابن مقلہ اپنی خداداد لیاقت کی وجہ سے خلیفہ المقتدر باللہ عباسی کا منظور نظر ہوا۔ ابتداً وہ کسی حصہ ملک کا حاکم بنایا گیا۔ اس زمانہ میں مقتدر کا وزیر ابو الحسن علی بن فرات تہا۔ رفتہ رفتہ ابن مقلہ نے ابن فرات کے دل میں جگہہ پیدا کرلی۔ اور ملکی معاملات میں دخیل ہوگیا۔ انہیں ایام میں اس نے کسی امیر کے گھر شادی بھی کرلی جس سے اس کی عزت دونی ہوگئی۔

اتفاقاً ابن فرات کے بعض مخالفین نے لگا بجہا کر خلیفہ کو اوس سے بہکا دیا۔ اس غمازی میں حاسدوں نے ابن مقلہ کو بھی اپنا شریک بنا لیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ خلیفہ نے ابن فرات کو معزول کرکے وزارت علی بن عیسی کو دیدی۔ علی بن عیسی نے ابن فرات کو مقید کردیا۔ ایک زمانہ کے بعد خلیفہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور علی بن عیسی کو مقید کرکے ابن فرات کو دوبارہ وزیر بنا دیا۔ چونکہ ابن مقلہ اسکی سعایت میں حصہ لے چکا تہا اس بغض سے ابن فرات نے ابن مقلہ کو مقید کردیا۔ قید کے ایام میں ابن مقلہ کلام اللہ اور کچھہ رسایل لکھتا رہا۔ یہانتک کہ ابن فرات دوبارہ معزول ہوگیا اور مارا بھی گیا اسوقت ابن مقلہ کو قید سے رہائی ملی۔ اور علی بن عیسی دوبارہ وزیر بنگیا۔ اسپر تھوڑے دن

بعد دیگرے چھے نئے خط ایجاد کئے یہہ پہلا شخص ہے جس نے خط کا مدار سطح اور دور پر رکھا۔ خطاطی کے لئے اصول تراشے اُن خطوط کی تفصیل یہہ ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹) ہنین گزرے تھے کہ ابن عیسٰی دوبارہ معزول ہوگیا۔ اور سنہ ۳۱۶ھ مین ابن مقلہ خود وزیر بنگیا حاسدوں نے پھر مقتدر کے مزاج کو ابن مقلہ سے برہم کردیا۔ خلیفہ نے ابن مقلہ کو معزول کرکے سنہ ۳۱۸ھ مین ملک سے باہر نکالدیا۔ ابن مقلہ فارس کو چلا گیا اسپر تھوڑے دن ہنین گزرے تھے کہ مقتدر باللہ اپنے ایک نوکر کے ہاتھ سے مارا گیا۔ القاہر باللہ اس کی جگہہ مسند خلافت پر بیٹھا جس روز قاہر تخت نشین ہوا اسی روز (عید الضحیٰ روز پنجشنبہ سنہ ۳۲۰ھ) فارس کو آدمی بھیجے اور ابن مقلہ کو بلایا اور وہ اسی روز بغداد آیا اور دوبارہ خلعت وزارت سے سرفراز ہوا۔ اسکا مرتبہ پھر بلند ہوگیا۔ حاسدون نے پھر بھی سعایت کی۔ ابن مقلہ جان بچا کر بھاگا۔ اور چھپ کر یہہ کوشش کرتا رہا کہ قاہر تخت سے اتار دیا جائے کچھہ ایسی تدبیرین کین کہ لوگون نے پکڑ کر قاہر کو اندھا کردیا۔ اسکے بعد اس کا بیٹا الراضی باللہ سنہ ۳۲۲ھ مین خلیفہ بنگیا۔ اور وہ ابن مقلہ کو ۳ بارہ وزیر بنایا اب ابن مقلہ کا مرتبہ پہلے ہر مرتبہ سے بڑھگیا۔ پھر مظفر الدین یاقوت کی سازشن سے ۳ بارہ ابن مقلہ معتید کردیا گیا۔ ان ایام حبس مین وہ اور ایک کلام اللہ لکھنا شروع کیا۔ ۴ شوال سنہ ۳۲۶ھ کو ابن رائق کی ترغیب سے راضی باللہ نے ابن مقلہ کا سیدھا ہاتھہ کٹوا کر قید خانہ مین بھیجدیا۔ پھر راضی باللہ اپنے اس فعل پر پشیمان ہوکر اس کا علاج کرایا خلیفہ کے اس التفات سے اسکے مخالف بہت کھٹکے اور اس خیال سے کہ مبادا پھر وزارت پر آجائے خلیفہ کو اس کی نسبت سخت برآشفتہ کیا۔ حتی کہ ۱۰ شوال سنہ ۳۲۸ھ کو وہ قیدخانہ مین قتل کردیا گیا اور اس کی نعش اسی جگہہ دفن کردی گئی۔ جب اوسکے ورثہ کو اس کی خبر ہوئی وہ درخواست کرکے نعش کو نکال لے گئے ایک گورستان

۱۵-خ ۱ خط محقق | یہ خط خط کوفی سے بہت ملتا جلتا تھا صاحب نامۂ دانشوران نے خط کوفی اور خط محقق مین یہہ فرق بتایا ہے کہ خط کوفی سطح مین ساڑہے پانچ دانگ[1] تھا اور دور مین آدہی دانگ سے زاید نہ تھا۔ خط محقق مین ابن مقلہ نے ایک دور اور بڑھایا۔ اس خط کی تعلیم لوگون کو دی کہ قرآن اس مین لکھین۔

۱۶-خ ۲ اسکے بعد خط ریحان وضع کیا۔ خط ریحان سطح اور دور مین خط محقق سے زیادہ مشابہ تھا ان دونوین جو فرق تھا وہ بہت تہوڑا تھا۔ خط ریحان کی ی کا دور خط محقق کی ی کے دور سے زاید تھا ابن مقلہ نے اس خط کی بھی تعلیم دی اسکا بھی رواج ہوگیا

۱۷-خ ۳ اسکے بعد وہ خط ثلث ریحانی ایجاد کیا۔ خط ثلث ریحانی دور مین دو دانگ (= ۳ نقطہ) تھا اور سطح مین چار دانگ (= ۶ نقطے)۔ لوگون نے اس خط کو زیادہ سیکھا اس کے بہت سے خوشنویس پیدا ہوگئے۔ اکثر مصاحف اور کتب خط ثلث مین لکھے گئے

۱۸-خط ۴ سنہ ۳۱۰ ہجری مین المقتدر باللہ کی خلافت اور ابن فرات کی وزارت مین خط نسخ وضع کیا گیا یہہ خط دور مین چار دانگ (= ۶ نقطے) اور سطح مین دو دانگ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰)۔ مین دفن کردئے اسکی بی بی نے اسکی نعش کو وہان سے بھی نکال کر تیسری جگہہ دفن کرایا جو اوسکے گھر کے بازو مین تھی۔

(۱) دانگ اسی قلم سے ڈیڑہ نقطہ کے طول کو کہتے ہین اگر کہا جائے کہ خط کوفی کا الف ۳ دانگ کا تہا تو اسکے یہہ معنی ہوئے کہ اسی قلم سے ۴½ نقطون کا لانبا تہا۔ اگر یہ کہا جائے کہ ی دور مین آدہی دانگ تھی تو اسکے یہہ معنی ہین کہ ی کے دائرہ کا خم پون نقطہ کا تھا

(= ۴ نقطے) تھا اِس خط کی بِنت نقطون پر رکھی (یہی اسکی اصطلاح مین دانگ کا حساب تھا)
اور اسکے لئے بارہ قاعدے وضع کئے (جن کا ذکر بعد مین آئے گا) چونکہ اِس خط کا لکھنا
دوسرے تمام خطون سے آسان تھا لوگون نے اسکو بکثرت سیکھا تمام شہرون مین اِس
خط کا رواج ہوگیا۔ اسکے بعد یہہ قرار دیا کہ **قرآن مجید** صرف خط **نسخ** مین لکھا جایا کرے
خطِ محقق۔ خط ریحان۔ خط کوفی معقلی سے **عمارات کے کتبے** لکھے جائین۔ اس خط کو
اِسی وجہہ سے خط نسخ کہنے لگے کہ اِسکی ایجاد کے بعد پہلے جملہ خطوط گویا منسوخ ہوگئے تھے
جب وہ خطِ نسخ[1] کو وضع کرلیا اسکے بعد خط ثلث مین بھی چند تصرفات کئے۔
یاقوت مستعصمی (جو مستعصم باللہ کا غلام تھا) بھی خط نسخ کا خوشنویس تھا اسنے بھی اِس مین
خاص شہرت پیدا کی۔

۱۹۔ خط توقیع

۵ ابن مقلہ یہہ چاہتا تھا کہ قرآن کا خط دوسرے تمام خطون سے ممتاز رہے
اس وجہہ سے وہ "**خط توقیع**[2] وضع کیا۔ جس کی سطح بھی نصف اور دَور بھی نصف تھا۔ اُس وقت
کے قاضی اپنے **سجل** اور دوسرے تحریرات اِس خط توقیع مین لکھا کرتے تھے۔

۲۰۔ خط رقاع

۶ رقعات اور شاہی احکام کے لئے ایک اور خط ایجاد کیا جس کا نام **رقاع**[3]
ہے جس کی سطح پانچ دانگ (۵/۴ نقطے) اور دور آدہا دانگ (= ۳/۴ نقطہ) تھا۔ رقعات
اور احکام اسی خط سے لکھے جاتے تھے۔ یہہ جملہ خطوط اُسی کی زندگی مین شایع ہوچکے تھے
اِن نئے خطوط نے اسلامی دنیا مین ایک نیا انقلاب پیدا کردیا بہت سے آدمیون نے
اوس کا شیوہ اور طرز اختیار کی۔ یہہ طریقہ ایک زمانہ (تقریباً ۵۰ برس) تک چلتا رہا کہ

(۱) نسخ ثلث کا تابع ہے جیسا کہ ریحان محقق کا تابع ہے کیونکہ محقق اور ریحان کے اصول ایک ہین (۲) توقیع مین نصف دور ہے نصف سطح اس وجہہ سے وہ معقلی اور کوفی سے زیادہ مشابہ ہے (۳) اس کا نام رقاع اِس وجہہ سے دیا کہ اِس زمانہ مین رقعات اسی خط سے لکھا کرتے تھے۔

ابن بوّاب(۱) ابوالحسن علی بن ہلال البغدادی پیدا ہوا۔ اس نے قلم۔ سیاہی۔ کاغذ میں بعض مفید تصرفات کئے جس سے اس خطاطی میں ابن مقلہ کے خط سے زیادہ رونق پیدا ہوگئی اس وجہ سے اس دور کا متمم ابن بواب ہے۔

بعض مورخون نے یہہ لکھا ہے کہ ان خطوط کا موجد **ابو عبداللہ** حسن بن علی بن مقلہ تھا۔ (یہہ ابن مقلہ کا بڑا بھائی تھا جو سلخ رمضان سنہ ۳۲۶ ہجری روز چہارشنبہ کو طلوع فجر کے وقت پیدا ہوا۔)

یہہ شبہ اسوجہ سے غلط ثابت ہوتا ہے کہ وہ اشعار جو اسوقت کے شعرا نے ابن مقلہ کے خط کی تعریف مین لکھے تھے اسکے خلاف مین شہادت دے رہے ہین جن مین سے دو شعر یہہ ہین۔

---

(۱) ابن بواب ابوالحسن علی بن ہلال۔ ابن خلکان کہتا ہے کہ ابوالحسن کا باپ آستانہ خلافت مین بوابی کے منصب پر مامور تھا یہہ خدمت اُس زمانہ مین بڑی شان و رتبہ کی تھی۔

ابوالحسن چوتھی صدی مین بغداد مین پیدا ہوا۔ اور وہین نشو و نما پایا۔ یہہ القادر باللہ عباسی کا معاصر ہے خطاطی مین وہ ابو عبداللہ محمد بن اسد بن علی بن سعید قاری بزازی بغدادی کا شاگرد تہا۔ ابو عبداللہ محمد شاگرد ہے احمد بن حسن بغدادی کا۔ احمد بن حسن بغدادی ابو عبداللہ حسن بن مقلہ سے خطاطی سیکھا تھا۔ اس لحاظ سے ابن بواب بدو واسطہ ابن مقلہ کے بھائی کا شاگرد تھا۔

ابن بوّاب تنہا خوشنویس نہ تھا اُسکو علوم ادبیہ اور قرات مین بھی کمال تھا۔ مگر خط نسخ مین الیا

فصاحۃُ سحبانٍ وَخطُّ ابن مقلۃٍ وحکمۃُ لُقمانٍ وزُھدُ بن آدھم
خطّ ابن مقلۃٍ من وعاہ مقلۃً ودت جوارحہ لو اضحت مقلہ

اِس مین شک نہین ہے کہ ابو عبد اللہ بھی ایک مشہور اور مسلم الثبوت استاد تھا - اسکے بہائی (ابن مقلہ) کے مارے جانیکے بعد لوگ اُسی سے خط کی صلاح لیا کرتے تھے - اِسکے قطعات بھی دنیا مین کثرت سے پہیلے ہوئے ہین -

سنہ [illegible]ھ مین القادر باللہ عباسی کے کتب خانہ مین دو قرآن مجید موجود تھے ایک ابن مقلہ کے ہاتہہ کا لکہا ہوا دوسرا اُسکے بہائی (ابو عبد اللہ) کا - عبد اللہ ابن ندیم کہتا ہے کہ اِن دونو کے خط مین ذرہ فرق نہ تہا الا سنہ کتابت مین -

ابو عبد اللہ ربیع الثانی سنہ ۳۳۰ ہجری کو بغداد مین مرا -

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۳ -) کمال پیدا کیا کہ لوگ اُسکے دوسرے کمالات کو بہول گئے - اور اسکو محض خوشنویسی کا استاد جاننے لگے اِسکے نوشتے خطّاطون کے پاس بڑی ہی قدر و وقعت رکھتے تھے - جتنے خوشنویس اِس فن کے کامل گزرے ہین سب اسکے بعد ہوئے ہین اور استادی کا اعتراف کئے ہین - اس فن مین اسکی شہرت اتنی بڑہی کہ اپنے ہمسرون مین ممتاز ہو گیا لوگ دور دراز سے خطاطی سیکہنے کے لئے اسکے پاس آتے تھے - ابن بواب ایسا زود قلم تھا کہ قواعد دوازدہ گانہ پابندی سے ایک دن مین قرآن کا ڈیڑہ پارہ لکہہ سکتا تھا بعض مورخون نے ابن بواب کو اُن بارہ قاعدون کا موجد بتایا ہے یہ قول ضعیف ہے -

ابن بواب پنجشنبہ کے روز دوسری جمادی الاول سنہ ۴۲۳ھ مین انتقال کیا اسکو امام احمد حنبلؒ کے بازو مین دفن کئے

خوشنویسی کے ۱۲ قاعدے | خطاطی کے ۱۲ قاعدے جو ابن مقلہ نے وضع کیئے تھے یہہ ہین۔

۱ ترکیب اسکی دو قسمین ہین ایک جزئی دوسری کلّی۔ جزئی کے بھی دو قسمین ہین پہلی قسم یہہ ہے کہ کسی حرف مفرد کو ایسی ترکیب دیجائے کہ ان بارہ قاعدون کے مطابق ہو۔ جیسے حرف ق جو مفرد لکھا گیا ہو۔ اسمین ضعف۔ قوت۔ سطح۔ دور سب برابر پائے جائین

دوسری قسم یہہ ہے کہ چند حروف مفرد کو مرکب کر کے کوئی کلمہ بنایا جائے اسطرح پر کہ بارہ قاعدے اسمین برابر پائے جائین جیسا لفظ قلم جو مرکب ہے ق۔ ل۔ م سے اسمین اُن قواعد کی رعایت کی جائے۔

ترکیب کلّی یہہ ہے کہ چند حرف مفرد یا مرکب حروف کو ترکیب دیکر ایک سیدہی سطر بنائی جائے جیسے یہہ عبارت الخطّ نصف العلم یہہ عبارت مرکب ہے حروف مفرد و مرکب سے اگر سطر ایک مصراع کے مقدار مین ہے تو اس مین ایک کشش یا اڑہائی کشش یا ایک دو دانگ اور ایک چہار دانگ قرار دیا جائے۔

خط نسخ کی کششین اگرچہ خط نستعلیق کی طرح دانگ پر تقسیم نہین کیجاتی ہین مگر مقام کشش اور دوسری رعایتون مین کوئی فرق نہین ہے۔

خط نستعلیق مین ۶ دانگ کی کشش اسی قلم کے نو نقطون سے زاید نہین ہوتی ہے اور خط نسخ کی کششین ضرورت اور بیاض کاغذ۔ محل۔ موقع کے لحاظ سے طویل یا قصیر ہوتے ہین

خط نستعلیق مین مصراع کی ابتدا مین کشش نہین لاتے کشش کو مصراع یا سطر کے

وسط مین لاتے ہین عام ازینکہ کشش بڑی ہو یا چھوٹی مصراع یا سطر کے آخر مین کشش کا لانا جایز
ہر کشش بالخصوص یائے معکوس یا تاے ممدود - یا نقط شد ممدود - اگر سطر کے
وسط مین واقع ہو تو بہتر یہہ ہے کہ سطر دوم کے ابتدا مین اور آخر مین اٹہا ئی کششین نظر بر
یکدیگر کہینچی جائین - جبکہ ایک مصراع دوسرے مصراع کے نیچے واقع ہو تو اس کا لحاظ رکھنا
چاہیئے کہ دونو کی کششین ایک دوسرے کے مقابل نظر آئین -

خط نسخ مین بھی ترکیب کی رعایت کششون مین لازم ہے مثلاً **کاف** کوئی کسی
سطر مین واقع ہو تو دوسری سطر مین اس کا لحاظ ضرور ہے کہ اسکے مقابلہ مین واقع ہو -

خط نستعلیق مین جب چار سطرین چلیپا لکھی جائین تو بہتر یہہ ہے کہ جہانتک ہوسکے
خوشنویس کششون کو ایک دوسرے کے مقابل لکھے -

۲ **کرسی** جملہ خطوط مین یکسان ہوتی ہے اسمین کچھہ فرق نہین ہے کرسی
خطاطون کی اصطلاح مین یہہ ہے کہ چند لفظ اور حرف جو ایک مصراع یا سطر مین واقع ہون
ان الفاظ و حروف مین باہم مشابہت ہو یعنی سب برابر و ہم قرینہ لکھے جائین مثلاً ن کا دایرہ
یا ش اور ی کے دایرے اس شعر مین نظر آتے ہین -

من دوستدار روی خوش و موی دلکشم　　　مدہوش چشم مست و می صاف بے غشم

داو اگر کسی مصراع مین دایرے کے بعد واقع ہو تو چاہیئے کہ دائرہ کے
اوپر لکہین الا اس صورت مین کہ الفاظ کم ہون یا جگہہ زاید ہونے کی وجہہ سے ترکیب مین
کوئی نقص پیدا ہوتا ہو -

ہر لفظ کی ہیئت کا دوسرا لفظ موجود ہو تو اسکو بے قرینہ نہ لکھنا چاہئے
جس خط مین کہ کرسی کی رعایت اس طرح نہ رکھی گئی ہو اسکو خوشخط نہ کہینگے۔

۳ نسبت

۳ **نسبت** اُس کیفیت کا نام ہے کہ اجزاے خط کو خواہ وہ مفرد ہون یا
مرکب اس طرح پر لکھین کہ ان مین کا خفی اور جلی دونو دیکھنے مین ایکسان نظر آئین بااین
اسکے کلمے اس قلم کے لحاظ سے حد تعلیم سے خارج نہ ہو جائین جیسے **الف** اور دائرہ
نون کا سرہ تین نقطون کا ہونا چاہیئے دوسرے حروف کو بھی اسی پر قیاس کرو۔
جو خط کہ درجۂ خوشنویسی کو نہ پہونچا ہو مگر اسکے کلمے یا مصرعے یا سطور باہم تناسب ہون
اسکو خط منسوب کہتے ہین جیسے اکثر کاتب لکھا کرتے ہین جس مین یہ بارہ قاعدے نہین
ہوتے مگر اُس مین تناسب ہوتا ہے اس وجہ سے اسکو خط منسوب کہتے ہین۔ ظاہر ہے کہ
نسبت خوشنویسی کے اجزائے دوازدہ گانہ مین سے ایک جز ہے۔

۴ ضعف

۴ **ضعف** اس حالت کا نام ہے جو دوائر کے منتہی پر پاس پیٹ کے
دندانون مین نوک پلک کی ضرورت پڑتی ہے قلم کی تندی یا خوشنویس کی مشاقی کا
اس سے پتہ چلتا ہے۔

۵ قوت

۵ **قوت** اُس حالت کا نام ہے جو کششون کے منتہی اور انکے
وسط مین پائی جاتی ہے جس سے کشش کی استقامت اور خوشنویس کے
قوت دست کا اندازہ ہوتا ہے۔

۶ سطح

۶ **سطح** وہ پرقلمی کا نام ہے جو کبھی حروف کے سطح مین خشکی سی محسوس

ہوتی ہے۔ بیشتر کشش کے منتہی اور ف وت مفرد مین ایسا ہوتا ہے پر قلم خوشنویس ایسا نقص نہین چہوڑتا۔ حرف کی سطح مفرد و کشش مین اول سے آخر تک سیاہی یکسان نظر آتی ہے اس مین سیر و نیم سیر نہین ہوتا۔ اس سے اسکا اندازہ ہوتا ہے کہ خوشنویس کا قلم کہانتک اسکے اختیار و قابو مین ہے۔

۷ دور

۷ دَور یہ سطح کے برخلاف ہے یعنے قلم مستقیم سطح پر نہین چلتا بلکہ گردش کرتا ہے اس سے قلم کی نرمی اور خطاط کی استادی معلوم ہوتی ہے۔

خط نسخ و نستعلیق مین دَور کا استعمال دوسرے جملہ خطوط کی سطح سے زائد ہے۔

۸ صعود مجازی

۸ صعود مجازی اس حالت کا نام ہے کہ قلم نیچے سے بلندی کی طرف حرکت کرے مگر اس کی حرکت مستقیمہ نہو جیسے دوائر کے آخر مین ہوتا ہے خطاط اسکو شمرہ کہتے ہین اس سے خوشنویس کی حکومت اور مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

۹ نزول مجازی

۹ نزول مجازی۔ اس حالت کا نام ہے کہ قلم اوپر سے نیچے کے طرف گردش کرے مگر بخط غیر مستقیم۔ جیسے کششون کی ابتدا اور دوائر معکوس مین ہوتا ہے مثلاً ب کی ابتدا اور ج کا دائرہ معکوس۔

۱۰ اصول

۱۰ اصول اس کیفیت کا نام ہے کہ پچھلے نو صفات اعتدال کے ساتھہ خط مین پائے جائین۔ جس خط مین یہ نو صفات پائے جائین اسی خط کو نفیس کہتے ہین کسی خط کے اصول کو وہی شخص معلوم کر سکتا ہے جو خود بھی خطاط ہو۔

۱۱ صفائی

۱۱ صفائی وہ ایک حالت ہے جو خط مین بہت لکھنے سے پیدا ہوتی ہے

جس خط مین صفائی ہوگا اسکے دیکھنے سے لذۃ اٹھاتی ہے یہ صفت خوشنویسی کی رکن اعظم ہے۔

۱۲ شان

۱۲ **شان** یہہ خط کا اخیر درجہ ہے جب یہ حالت خط مین پیدا ہو جاتی ہے خوشنویس خود اپنے خط کو دیکھنے سے آپ سیر نہین ہوتا۔ اور وہ خوشنویسی کے سوائے کسی دوسرے ہنر و کمال کو پسند نہین کرتا۔ ایسے خط کو اہل فن کے پاس بڑی قدر و قیمت ہوتی ہے ایسے نوشتون کو جواہرات اور اشرفیون سے خریدتے ہین۔ خریدار ایک اشرفی دیکر ایک کاغذ کا ٹکڑا خرید کرتا ہے۔ پھر بھی یہہ سمجھتا ہے کہ مین نفع مین رہا۔

۲۱ خط تعلیق

اسلامی خط کا تیسرا دور

ــــــہ ہجری مین **عماد الدولہ دیلمی** (یا عضد الدولہ) کے عہد مین حسن بن حسین بن علی فارسی **کاتب**۔ خط نسخ۔ خط رقاع۔ خط ثلث۔ سے خط **تعلیق** کو وضع کیا شاہی مراسلات اسی خط مین لکھا کرتا تھا اسی وجہہ سے اس خط کا نام **خط ترسل** پڑ گیا۔ یہہ جملہ خطوط **ــــہ ہجری** تک چلے۔

۲۲۔ خط نستعلیق

اسلامی خط کا چوتھا دور

ــــــہ ہجری مین **خواجہ میر علی تبریزی** نے خط نسخ اور تعلیق سے ایک اور خط وضع کیا جس کا نام **نسخ تعلیق** تھا اس وجہہ سے کہ اسکا ماخذ خط نسخ اور تعلیق تھا رفتہ رفتہ اسکا نام **نستعلیق** ہو گیا۔

خواجہ میر علی نے یہ خط اپنے فرزند میر عبد اللہ کو سکھایا۔ یہ خط اس قدر رواج پایا کہ عالمگیر ہو گیا۔ اس خط کے بہت سے نامی استاد

گزرے ہین جیسے میر عماد وغیرہ دکن مین مظفر الدینخان بہادر مرحوم جن کی
تلمذ کا شرف مولف کو بھی حاصل ہے یہی خط ہے جسمین آجکل ہم لکھا کرتے ہین۔

۲۳ خط شکستہ — اسلامی خط کا پانچوان دور

خط نستعلیق اپنی باریکیون کی وجہہ سے دیر مین لکھا جاتا ہے
اگر جلد لکھا جائے تو باقاعدہ نہین رہ سکتا اس وجہہ سے مرتضیٰ قلی خان شاملو
(جو سنلہ ہجری مین ہرات کا حاکم تھا) نے خط شکستہ کو وضع کیا۔ اس کی غرض
وضعی یہہ تھی کہ جتنا چاہین جلد لکھین پھر خطاطی کی تعریف سے خارج نہ ہو جائے۔

۲۴ خط شفیعا

مرتضیٰ قلیخان کا منشی (شفیعا) نے مرتضیٰ قلیخان سے خط شکستہ کو
سیکھا۔ اور اس مین بعض باتین خط تعلیق کی بڑھا دین جیسے رائے پیچیدہ (خرد) ہی-
ن پیچیدہ (سلے۔ کنم) اسکے بعد خط شکستہ و شفیعا کا رواج ہوگیا۔

خط نسخ و نستعلیق پر اصولی ریمارک

ہندوستان اور عرب و عجم کے مسلمان آجکل جس خط مین تحریر
کرتے ہین اکثر کرکے نسخ و نستعلیق شکستہ شفیعا۔ مین ہے۔ اس وقت جس
ضرورت سے مین نے ان کا ذکر اٹھایا ہے اس سے میرا مقصود صرف اسیقدر
ہے کہ ہماری خطاطی مین جو نقصانات محسوس ہو رہے ہین ان کو اجمال کے ساتھہ دکھاکر
اس کے اصلاح کی کوشش کرون۔

ہم اپنے اس خط مین جن حروف کا استعمال کر رہے ہین ان کی دو حالتین
ہین۔ خطاط اپنی اصطلاح مین ایک کو مفردات دوسرے کو مرکبات کہتے ہین۔ مفردات
مین ہر حرف انفرادی حالت مین لکھا جاتا ہے جیسے ا - ب - ج - د - ر - س - ص

ط-ع-ف-ق-ک-ل-م-ن-و-ہ-ی-مرکبات مین دو یا
دو سے زیادہ حروف ملاکر ایک شکل مین لکھے جاتے ہین جیسے سا و سبد وغیرہ
ہین-جب کوئی عبارت لکھی جاتی ہے تو اس مین مفردات و مرکبات دونو قسم کے
حروف شامل ہوتے ہین-ان مفردات یا مرکبات دونوںمین اصولی نقص موجود ہین-

مفردات کے نقایص ہمارے مفرد حروف باہم ہم قامتہ نہین ہین مثلاً الف (ا) چار
نقطون کا اونچا ہے اور دال (د) دو نقطون کا-یہ دونو حرف ہمقامتہ نہوے
نہ حروف کی حیثیت یکسان ہے مثلاً الف ا کہڑا ہے اور ب پڑا ہے
اس باعث سے یہ حروف لکہنے مین باہم پیوستہ اور ہم پہلو نہین ہوسکتے-برعکس سنسکرت
یا انگریزی کے ان کے سب حروف ہم قامتہ اور مساوی حیثیت کے ہوتے ہین-

مرکبات کے نقایص جتنے نقص مفردات مین ہین اس سے کہین زاید مرکبات مین ہین
ہمارے حروف کی ترکیبی حالت بہت پیچیدہ ہے کیونکہ ترکیبی حالت مین جب ایک
حرف دوسرے حرف کے ساتھ جوڑا جاتا ہے تو دونون کی اصلی شکلین بدل جاتی ہین
ان کی وہ شکل مطلق باقی نہین رہتی-جو مفرد حالت مین ہے-ان کی صورتین مفردات
سے بالکل مغایر ہو جاتی ہین-ایسی کہ باریک نظر سے بھی ایک نو آموز کم پہچان سکتا ہے
الا بعادت-جیسے بد اس مین نہ ب کی اصلی صورت باقی ہے نہ د کی-اس کی
ایسی شکل ہوگئی ہے کہ کسیطرح ب د کی اصلی شکل پہچانی نہین جاتی-ایسا عظیم
تغیر اس وجہہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ہر حرف مفرد جبکہ کسی لفظ مین جوڑا جاتا ہے تو اس کی

اصلی شکل (جیسا کہ وہ مفرد حالتہ مین ہے) مین لکھا ہنین جاتا۔ بلکہ ہر حرف کا سرا یا آخر
حصّہ بطور اشارے کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور باقی تمام حصّہ چھوڑ دیا جاتا ہے
حرف کا سرا اوس حالت مین لیا جاتا ہے جبکہ وہ حرف کسی لفظ کے ابتدا مین واقع
ہو۔ اس حالت مین اس کی پچھلی شکل و شباہت کیقدر باقی بھی رہتی ہے۔ اور کبھی ہنین
بھی۔ جیسے **ف** کا سرا فا مین اس مین **ف** کی شباہت کیقدر تو باقی ہے۔ یہ بھی
ہمیشہ ایک اصول پر ہنین۔ مثلاً **ب** اگر **ح** کے سر پر آوے تو **ب** اس شکل (بح)
مین لکھا جائے گا اس جوڑ مین دیکھو **ب** کی شباہت مطلق باقی ہنین رہی نہ یہ اشارہ کسی
طرح **ب** کا جزو بن سکتا ہے بلکہ یہ بالکل نئی شکل ہے جسکو **ب** کی شکل سے کسی قسم
کی مماثلت ہنین ہے۔ اگر یہی **ب** حرف **ی** کے سرے پر آوے تو اوس کی
شکل یہ (لی) ہوگی اسکو بھی **ب** کے ساتھ کسی قسم کی مشاکلت ہنین ہے نہ یہ ٹکڑا **ب**
کا کوئی جزء بن سکتا ہے اب دیکھو **ب** ہے تو ایک ہی حرف۔ مگر مختلف مواقع مین
اس کی شکلین مختلف وضع کی ہوگئین ایسی حالت مین ایک ذی ہوش آدمی بھی جو نو آموز
ہو کیونکر سمجھ سکتا ہے کہ بح۔ بذ۔ بی کا پہلا حصّہ حرف **ب** ہے۔
جبکہ کوئی حرف لفظ کے وسط مین واقع ہو تو اس صورت مین بھی اس کا سرا ہی استعمال
کیا جاتا ہے۔ جیسے **ف** لفظ سفید مین یا **ب** لفظ سبب مین۔ حرف کا اخیر حصّہ
لیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ حرف لفظ کے اخیر مین واقع ہو۔ جیسے **ف** لفظ سیف مین یا
یا **ب** لفظ سبب مین اگر کاش یہ اشارات حرف **ب** کے لئے مخصوص ہوتے تو

پھر بھی اِن کا یاد رکھنا اس قدر دشوار نہ ہوتا۔ مشکل تو یہ ہے کہ **ب پ ت ٹ ث ن ی** کے لئے بھی یہی اشارے۔ اِسی صورت مین۔ اِنہین مواقع مین مستعمل ہوتے ہین۔ اِن سب کے صورتون مین ذرا فرق نہین ہے بجز نقطون کے جو ان اشارات کے اوپر یا تلے دئے جاتے ہین۔ یہی نقطے ہین جو ایک حرف کو دوسرے حرف سے ممتاز کرکے دکھاتے ہین۔ بار بار دیکھتے دیکھتے اِن الفاظ کی صورت ذہن نشین ہوتی ہے تب کہین ایک طویل زمانہ کی مزاولت کے بعد نوآموز مین سمجھنے یا لکھنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔

الغرض ترکیبی حالت مین ہر حرف کی تین شکلین ہوگئین۔ جیسا کہ ابھی سمجھ چکے ہو۔ اس کی اصلی شکل بھی ایک ہے جو مفرد حالت مین ہوتی ہے۔ یہہ سب چار شکلین ہوجائنگین۔

اگر یہ حروف اوسی صورت مین استعمال کئے جاتے جیسا کہ وہ مفرد حالت مین لکھے جاتے ہین تو ہرگز یہ دشواری پیش نہ آتی۔

حروف ضرورت سے کم ہین

فارسی زبان مین بعض حروف مکرر ہین جیسے (**ن**) ایک ظاہر ہے جیسے (زمین) دوسرا غنہ جیسے (دشتان) یہ دونو نون ایک ہی صورت مین لکھے جاتے ہین۔

(**و**) ایک معروف ہے جیسے (تُو) دوسرا مجہول جیسے (گو) ان دونون کی صورت مین کوئی فرق نہین رکھا گیا۔

(ہ) ایک ظاہر ہے جیسے (تہ) دوسرا مختفی جیسا کہ (کوچہ) اِن دونون کی صورت مین بظاہر کوئی فرق نہین ہے -

(ی) ایک معروف ہے جیسے (کروی) دوسرا مجہول جیسے (کردے) اِن دونو کی شکل مین بھی بظاہر کوئی فرق نہین بجز ایک معنوی فرق کے کہ اگر یا کے ماقبل کسرۂ معروف ہے تو ایسا یا معروف پڑھا جائے گا - اگر وہ کسرہ مجہول ہے تو مجہول پڑھا جائے گا - اوّل تو کسی حرف کو کسرہ دیا ہی نہین جاتا - اگر دیا بھی جائے تو کسرۂ معروف اور کسرۂ مجہول مین کوئی امتیاز نہین ہے - ایک نوآموز یا اجنبی شخص کیونکر سمجھ سکتا ہے کہ کردی کے دال کو کسرۂ معروف ہے یا مجہول -

اعراب کا نقص | ذرہ اُن دشواریون پر بھی غور کرو جو اعراب نہ دینے کی وجہ سے لفظون کا صحیح تلفظ ادا کرنے مین پیش آتی ہین -

عربی - اردو - فارسی - تحریر مین کسی حرف کو اعراب نہین دیا جاتا - اسوجہ سے پڑھنے والے کو پورا اختیار رہے کہ وہ کسی حرف کو چاہے مفتوح پڑھے یا مضموم یا مکسور یا ساکن کیونکہ ہر حرف اعراب سے معرّی ہے جیسے لفظ مدد اسکو مَدَد پڑھو یا مُدد یا مِدُّم تم کو کوئی الزام نہین دے سکتا - اِس باعث سے کسی لفظ کا صحیح تلفظ (جسکے لئے وہ وضع کیا گیا ہے) ادا کرنا بالکل پڑھنے والے کی لغت دانی پر منحصر ہے ہم الفاظ کو سوق کلام یا قرینہ کی تائید سے صحیح پڑھتے ہین تو یہ ہماری لغت دانی اور مزاولت کا نتیجہ ہے - اس مین ہماری خطاطی کا کوئی احسان ہم پر نہین ہے - اُسی سبب سے اکثر

خواندہ اشخاص بھی فارسی یا عربی الفاظ کا صحیح تلفظ نہین جانتے ہمیشہ وہ اپنی یاد پر بہروسہ کرتے ہین جو بعض یا اکثر اوقات مین غلط ہوتا ہے۔ اس کی تصحیح مین ناگزیر لغت سے مدد لینی پڑتی ہے منظوم کلام کے لکہنے والے اس ضرورت کو زیادہ محسوس کرتے ہین۔

اعراب ضرورت سے کم ہین

ہمارے اعراب مین ایک دوسرا نقص یہ ہے کہ ضرورت سے بہت کم ہین جتنے اعراب تحریر مین آ سکتے ہین ہماری ضرورت اُس سے بہت زاید ہے۔ یعنے اعرابی حیثیت سے جتنی آوازین (یا سُر) ہمارے منہ سے تلفظ کے وقت نکلا کرتے ہین۔ ان تمام آوازون کے ہمارے پاس نہ نام ہین نہ علامات۔ ہم اپنی نحو مین جتنے اعراب سیکہتے ہین وہ صرف تین ہین (۱) فتحہ (۲) کسرہ (۳) ضمہ اس سے زاید کچہ نہین۔ یہ اعراب مخصوص ہین زبان عرب کے لئے۔ حالانکہ ہماری زبان خالص عربی نہین ہے۔ بلکہ وہ مرکب ہے کئی زبانون (سنسکرت ناگری۔ فارسی۔ عربی۔ پرتگیزی۔ انگریزی) سے جن مین ایک عربی بھی ہے۔ اس حالت مین مناسب یہ ہے کہ ہر زبان کے اعراب ہماری تحریر مین داخل ہون تاکہ ہم ہر زبان کے ہر لفظ کا صحیح تلفظ ادا کر سکین جیسا کہ اُس زبان مین ادا کیا جاتا ہے جس کا کہ وہ لفظ ہے۔

سُرلی حروف مین دشواری

ہمارے زمانہ مین عربی حروف کے ٹائپ بن گئے ہین اور اوس مین کتب بھی چھاپے جاتے ہین ایک ٹائپ کے مطبع مین چلو دیکھو کہ مطبع

والون کو سُرپی حروف کے نسبت کیا شکایت ہے جبکہ وہ جوڑکر کتب چھاپتی ہین
جو شخص کہ سرپی حروف کو اوس کے مطبع مین چھاپتے دیکھا ہے
وہ اس کا اقرار کرے گا کہ اس مین بھی سخت دشواریان ہین۔ پہلی دشواری یہ ہے
کہ سُرپی حروف کی تعداد جو چھاپنے کے لئے ڈھالے گئے ہین کم از کم ۱۵۰
ہے۔ حالانکہ زبان عرب جن حروف سے مرکب ہے وہ محض (۲۸) ہین (۲۸) کی
(۱۵۰) کیسے ہوگئے۔ یہ حروف کو مرکب حالت مین لکھنے کا نتیجہ ہے کیونکہ ہر حرف
کی چار صورتین ہو جاتی ہین۔ جبکہ وہ لفظ کے اول یا وسط یا آخر مین جوڑ دیا جائے
یا مفرد حالتین استعمال کیا جائے (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) اس حساب سے
۲۸ × ۴ = ۱۱۲ صورتین ہوگئین۔ یہ اون حروف کا ذکر ہے جو اعراب سے معرّی ہین
اگر ہر حرف پر اعراب کا دینا لازم کر دیا جائے تو ہر حرف مفرد کی پھر چار صورتین
ہو جائینگین (۱) مفتوح (۲) مکسور (۳) مضموم (۴) ساکن۔ اس صورت مین ٹایپ
کی تعداد اور بھی بڑھ جائے گی یعنی ۱۱۲ × ۴ = ۴۴۸۔ اتنے کثیر التعداد حروف کا
استعمال کرنا خالی از دقت نہین ہے اس مین زیادہ وقت ضائع جاتا ہے۔ باین
اس مین زیادہ غلطیان ہونے کا احتمال ہے اگر اچانک کسی حرف مرکب کے جوڑنے مین
یا کسی حرف معرب کے بٹھانے مین کوئی غلطی ہو جائے تو ایک حرف کو ایک موقع
سے نکالکر اسکی جگہہ دوسرے حرف کے بٹھانے مین سخت انقلاب کرنا پڑتا ہے
یعنے سارا چھاپا ہوا نقشہ بگڑ جاتا ہے۔ اور تمام صفحہ کو یا کئی صفحون کو اُلٹ دینا پڑتا ہے

اس وقت کو اہل مطابع بخوبی سمجھ سکتے ہین۔ اسی وجہ سے اہل مطابع اسپر مجبور رہین
کہ حروف کو بدون اعراب کے استعمال کرین۔

مطبع میری نے اعراب کی دشواری کو حل کرنے کے لئے
ایسے حروف ڈھالے تھے جن کا ہر ایک معرب تھا۔ مگر ایسے کتب بہت کم چھپ سکے
بااین وہ قیمت مین بہت گران پڑے بالآخر ان کو اس انتظام سے دست بردار ہونا پڑا

اصلاح کی ضرورت

ہماری خطاطی کے اتنے نقص تمہارے ذہن نشین ہو چکے ہین۔

(۱) مفرد حروف باہم ہمقامتہ و ہم حیثیت نہین ہین۔

(۲) حروف کو مرکب کر کے لکھنے سے ان کی اصلی صورتین بگڑ جاتی
ہین اتنی کہ ان کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ترکیبی ضرورت سے ان کے ٹائپ کثیر التعداد
ہو جانے کیوجہ سے چھاپنے مین وقت ضرورت سے زاید صرف ہوتا ہے بااین ہمہ
غلطی کا احتمال بھی ہے۔

(۳) بعض حروف کا تلفظ منہ سے ادا کیا جاتا ہے مگر ان کے لئے
کوئی خاص شکل مقرر نہین ہے جس سے ظاہر و مخفی اور معروف و مجہول مین التباس
ہوتا ہے۔

(۴) بعض اعراب کا تلفظ منہ سے ادا کیا جاتا ہے۔ مگر انکے لئے
کوئی خاص صورت معین ہے نہ نام۔

(۵) حروف کو غیر معرّب لکھنے کی وجہ سے کسی لفظ کا صحیح تلفظ

ادا کرنا مشکل ہے یہ وہ رمارکس ہین جو دوسرے اقوام کے طرف سے مسلمانون کی خطاطی پر وارد ہوتے ہین یا ہو سکتے ہین۔

ان نقصانات کو تسلیم کرنے کے بعد اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہم ان کو دور کرنے کی فکر کرین۔ ایسی تبدیل یا اصلاح کا پیدا کرنا بالکل اسپر منحصر ہے کہ۔

(۱) حروف کی وضع و حیثیت مین بقدر ضرورت تبدیلی کی جائے تاکہ تمام حروف ہمقامتہ و ہم حیثیت ہو جائین۔

(۲) حروف بالکل مفرد حالت مین لکھے جائین جن کی صورتین ہمیشہ ایک ہی سی ہون یعنے ترکیبی حالت مین جیسے حروف کی شکل بدل جاتی ہے ایسا نہو تاکہ وہ دشواری دور ہو سکے جو حروف کو ترکیبی حالت مین استعمال کرنے سے ان کے اجزا کے ٹائپ کثیر التعداد ہو جاتے ہین۔ کثیر التعداد ہونے کی وجہ سے حروف کے جوڑنے مین جتنا وقت (احتمال غلطی کے ساتھہ) اضایع جارہا ہے وہ بچ جائے

(۳) جن حروف کی آواز ہم منہ سے نکالتے ہین اور ان کے لئے کتابت مین کوئی خاص صورت نہین ہے۔ ایسے حروف کے لئے نئی صورتین وضع کی جائین یا موجودہ حروف پر کوئی خاص امتیاز بڑھا کر وہی کام مین لائے جائین تاکہ ظاھر و مخفی و معروف و مجہول مین جو فرق کہ ہے وہ ان کی صورتون سے آشکار ہو جائے۔ جو التباس اب ہوتا ہے ہونے نہ پائے۔

(۴) اعرابی حیثیت سے جتنے سُر ہمارے منہ سے ادا ہوتے ہین

اِن تمام کے لئے نام دئے جائین۔ اور ہر ایک کے لئے ایک خاص صورت وضع کیجائے

(۵) ہر حرف مُعرب لکھا جائے۔ اِس سے صرف چھاپنے ہی کی دقت دور نہ ہوگی بلکہ ہر حرف کو مُعرب لکھنے سے اسکے اصلی تلفظ کے ادا کرنے مین پڑہنے والے کو آسانی ہوگی۔ علی الخصوص غیر زبان والے کو۔

(۶) ہر حرف اعراب حرف صحیح کے بعد لکھا جائے۔ بجائے اسکے کہ نیچے یا اوپر لکھا جائے۔

بعض اشخاص یہ کہتے ہین کہ اعراب کا دینا خط مین ضروری نہین ہے کیونکہ علم نحو ہر لفظ کو صحیح پڑہنے مین مدد دیتا ہے یہ خیال کئی وجوہ سے غلط ہے۔

اوّل۔ علم نحو مین صرف حرکات سے بحث کیجاتی ہے۔ اور اُن حروف سے جو آخر کلمہ مین واقع ہوتے ہین۔ علم نحو ایک غیر مُعرب لفظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنے مین مدد نہین دیتا۔

دوم۔ جو ہر کلمہ کی ترکیب مین جو حرکات داخل ہین اُن مین کوئی تغیر واقع نہین ہوتا نہ اس کا جاننا ممکن ہے بغیر اسکے کہ اُستاد اسکو سکھائے یا وہ کتب لغت کا مطالعہ کرے

سوم۔ یہ دعوی کہ (علم نحو حرکات کے لگانے سے مستغنی کر دیتا ہے) بحث کے لئے تہوڑی دیر کے واسطے مان بھی لیا جائے جب بھی الفاظ کو مُعرب لکھنا بہتر ہے تاکہ بار بار کے پڑہنے سے قواعد نحو یہ بخوبی مستحضر ہو جائین۔

یہ بحث بھی متعلق ہے اُس زبان کے الفاظ سے جس کی نحو ہمکو معلوم ہے

اگر غیر زبان کا کوئی لفظ ہماری زبان میں داخل ہو جائے (ایسے ہزاروں ہیں) جسکی نحو ہم نہیں جانتے تو ہمیں یہ معلوم ہے کہ اس لفظ کے جوہر کلمہ کی ترکیب میں کیا حرکات ہیں تو ایسے لفظ کے صحیح تلفظ کا ادا کرنا بغیر اعراب کے محال ہے۔

ایسی اصلاح جیسی کہ ہم چاہتے ہیں ممکن بھی ہو تو اردو (جسکے حروف عربی اور اور فارسی سے زاید ہیں) کے چھاپنے کے لئے عددین صرف اُتنے ہی ٹایپ کافی ہو جائینگے۔ جتنے کہ اُسکے حروف صحیح اور حروف اعراب کی تعداد ہوگی۔ بجائے اسکے کہ اب ترکیبی حالت میں اردو کے (۱۵۰) ٹایپ استعمال کئے جارہے ہیں۔ اگر حروف صحیح اور حروف اعراب کے ٹائپ اس طریقہ سے بنا کر ڈھال لئے جائیں تو ان کا باہم جوڑنا بہت سہل ہو جائے گا۔ یعنے بہت جلد جوڑے جاسکیں گے (جیسا کہ انگریزی حروف) اور بغیر کسی غلطی کے چھاپ سکیں گے۔ ساتھ اسکے اصلی حرکات باقی رہیں گے جس کی وجہ سے انکا صحیح تلفظ ادا کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ نہ اس سے قواعد مفردہ کی مطابق پڑھنے میں کچھ خلل واقع ہوگا (جیسے کہ انگریزی میں ہے)۔

ان اصول پر نئے حروف بنا لینے کا ایک اہم اور بہت اہم فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ہم انہیں اصول پر ٹائپ رائٹر بھی بنا لے سکیں گے جس میں مجموعاً اتنے ہی حروف درکار ہونگے جتنے حروف صحیح اور حروف اعراب کی تعداد ہو سکتی ہے اس سے زاید نہیں موجودہ حالت میں حروف ٹائپ زاید ہونے کی وجہ سے ٹایپ رائٹر کے بنانے میں جو مایوسی کہ پیدا ہے بالکلیہ دور ہو جائے گی۔

مختلف زبانوں کا مقابلہ

ایسی اصلاح کرنے سے پہلے ضرور ہے کہ ہم چند مختلف زبانوں پر جو ہندوستان مین بولی یا صرف لکھی جاتی ہین گہری نظر ڈالین اور زبان اردو کا مقابلہ ان تمام زبانوں سے کرین جن سے وہ مرکب ہے جو حرف صحیح کسی دوسری زبان مین ایسا پایا جائے۔ جو اردو مین مستعمل ہے مگر اُس کے لئے کوئی صورت معین نہین ہے یا کوئی حرف اعراب دوسری زبان کا ایسا ملے جو اردو مین استعمال کیا جارہا ہے اور اُس کے لئے کوئی نام یا علامت نہین ہے تو اب لیا جائے تاکہ ہماری زبان تکمیل آواز کے لحاظ سے اور زبانوں کی نسبت کامل ہو جائے اور خیالات کو ادا کرنے کے لئے پوری مدد دے سکے۔ یہ ایک مہم ہے اب ہمین اس مہم کا سر کرنا ہے اس مہم کو سر کرنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم سنسکرت اور فارسی عربی انگریزی حروف اور ان کے اعراب سے بحث کرین۔

ہم اس موقع پر دو تختے پیش کرین گے ایک حروف صحیح کا دوسرا حروف اعراب کا۔ اس مین چار زبانوں کے حروف ہون گے۔ سنسکرت[۱] فارسی قدیم[۲]۔ عربی[۳]۔ انگریزی[۴] ان حروف کو بالمقابل بتائینگے۔ تاکہ ناظرین کو اجمالی طور پر معلوم ہو سکے کہ کس زبان مین حروف صحیح کتنے ہین انکی آوازین کیا ہین اور حروف اعراب کتنے ہین ان کی آوازین کیا ہین۔ اس کے بعد ہر ایک زبان کے حروف صحیح اور حروف اعراب سے تفصیلی بحث کرینگے۔

حروف صحیح

آوستا	سنسکرت	عربی	انگریزی
𐬐	क	ك	k
𐬑	ख	...	...
𐬒، 𐬓	...	خ	q
𐬔	ग	گ	g
𐬖	घ	...	...
𐬗	च	چ	...
𐬘	ज	ج	j
𐬙، 𐬝	त	ت	t
𐬚	थ	...	...
𐬛	द	د	d
𐬜	ध	...	...
𐬥، 𐬧	न	ن	n
𐬞	प	پ	p
𐬟	फ	...	...
𐬠	ब	ب	b

حروف صحیح

آوستا	سنسکرت	عربی	انگریزی
𐬨	म	م	m
𐬫	य	ي	y
𐬭	र	ر	r
𐬬	व	و	v
𐬡	...	...	w
𐬳	श	...	...
𐬯	स	س	s
𐬴	ष	ش	...
𐬰	...	ز	z
𐬲	...	ژ	...
𐬵	ह	ه	h
𐬓	ह्व	...	...
[illegible]	...*	...†	...‡

* آوستا سے سنسکرت میں (۱۳) حروف زاید ہیں
भ ण ढ ड ठ ट ञ ङ छ झ क्ष ळ ल

† آوستا سے عربی میں (۱۳) حروف زاید ہیں ا ث ح ذ ص ض ط ظ
ع غ ف ق ل

‡ آوستا سے انگریزی میں (۴) حروف زاید ہیں x l f c

سنسکرت کے حروف

سنسکرت کی زبان جن حروف سے مرکب ہے وہ ۴۹ ہین ۳۳ حرف صحیح اور ۱۶ حرف اعراب۔

سنسکرت کے حروف کے نام وہی ہین جو اُن کے تلفظ کی آوازین ہین۔ جیسے آ اس حرف کا یہی نام ہے اور اس کی آواز بھی وہی ہے اس سبب سے ہندی کو ابتدا مین حرفون کے سیکھنے مین بڑی آسانی ہوتی ہے اور زبانون (جیسے انگریزی۔ عربی وغیرہ) مین ایسا نہین ہے۔ مثلاً ایک حرف کا نام ہے یے۔ اور اُس کی آواز ہے ی سُننے والے کا خیال پراگندہ ہوجاتا ہے کہ یے کی آواز یے ہونی چاہیے یا ی کیسی۔ اگر ہم بھی اپنے ہر حرف کا نام وہی رکھین جو اس کی آواز ہے۔ جیسے اَ بَ جَ دَ رَ زَ سَ شَ قَ وغیرہ تو زیادہ مناسب ہوگا۔

سنسکرت اور ناگری کے حروف ایک ہین۔ ناگری مین سنسکرت سے دو حروف زائد ہین ڑ ड़ ڑھ ढ़ اس حساب سے ناگری مین ۳۵ حرف صحیح ہین ۱۳ حرف اعراب جملہ ۴۸۔

سنسکرت کا مقابلہ اردو سے

سنسکرت کے ۲۰ حرف ہین جنکے ہم آواز حروف اردو مین موجود ہین جیسے اَ بَ پَ تَ ٹَ جَ چَ دَ ڈَ رَ سَ شَ کَ گَ لَ مَ نَ وَ ہَ یَ ۔

اردو کے ۱۵ حرف ہین جنکے ہم آواز حروف سنسکرت مین

ہنین ہین جیسے ث ح خ ذ ڈ ز ژ ص ض ط ظ ع غ ف ق دیوناگری
کے لکھنے والون نے ناگری کے بعض حروف کے نیچے نقطہ زیادہ کر کے
اِن ہین سے بعض کے ہم آواز حروف اپنے لئے بنائے ہین جیسے ख سے
خ اور ड سے ڑ ज سے ز ۔ ض ऩ سے غ फ سے ف وغیرہ اسیطرح
کی تبدیلیان انگریزی لغت نگارون نے بھی کی ہین ۔

سنسکرت مین اردو سے ۱۴ حرف زائد ہین جیسے بہا پہا بتا
ٹھا ۔ جہا ۔ چہا ۔ دھا ۔ ڈھا ۔ ںشا ۔ کہا ۔ گہا ۔ گیان ۔ یان ۔ انا ۔

ہمین اُن حروف سے کوئی بحث ہنین ہے جو زبان اردو اور
سنسکرت مین بالاشتراک پائے جاتے ہین ۔ نہ اُن حروف سے بحث
کرنے کی ضرورت ہے جو اُردو مین سنسکرت سے زاید ہین (۱ لا اٹ) البتہ
اُن ۱۴ احروف سے بحث کرنا ضروری ہے جو سنسکرت مین اُردو سے زائد
ہین اِن ہین ایک حرف مفرد ہے اور دش مرکب اور ۳ غنہ ۔

وہ مفرد حرف श شّ ہے پہلا شّ اور دوسرا ष کی آواز مین
تھوڑا فرق ہے اس فرق کو ہندی کے گرامر نے اِن لفظون مین بتایا ہے
پہلا حرف श شّ کی جگہہ ہے جو دانت سے نکلتا ہے جہان سے ت نکلتا
ہے ۔ جیسے شکرا اور دوسرا حرف ष بھی شّ کی جگہ ہے جو تالو سے نکلتا ہے
جہان سے ٹ بولا جاتا ہے جیسے اشٹمی ۔

نوٹ

یہ دو نوش قدیم فارسی (یعنی آوستا) مین موجود ہین

مرکب حروف بھا - پھا - تھا - ٹھا - وغیرہ کو ہم مرکب اس وجہہ سے کہتے ہین کہ انہین دو مختلف المخرج حروف کی آوازین شامل ہین مثلاً بھا کو لو اس مین ب کی آواز ہے جو دونو ہونٹون سے نکلتا ہے - اسکے ساتھہ ھا کی آواز مخلوط ہے جو حلق کے پچھلے حصہ (جو جانب سینہ ہے) سے نکلتا ہے اس صورت مین ہم ب کو ہائے مخلوط کے ساتھہ ملا کر بھا کی آواز نکال سکتے ہین - ایسے مختلف المخرج حروف کو حروف تہجی مین داخل کرنا غلطی ہے اس عذر سے ہم ان دس حروف کو اپنے حروف تہجی مین داخل کرنا نہین چاہتے -

۳ نون غنہ یہ حروف ہین ङ ञ ण اسکی آواز نون غنہ کی سی ہے مگر خالص نون کی نہین بلکہ پہلے حرف مین نون کے قبل گ کا اشمام ہے دوسرے مین نون کے قبل ی کا اشمام ہے - تیسرے مین نون کے قبل ڈ کا اشمام ہے - قدیم فارسی مین ان مین سے پہلا اور دوسرا غنہ مستعمل نہین ہوتا تیسرا غنہ مستعمل ہے آوستا کے اعراب مین جو غنہ لکھا ہے اس سے یہی غنہ مراد ہے

سنسکرت کے جو حروف اردو سے زائد ہین ان مین سے صرف دو ہی حرف ہین جنکو ہم اردو کے حروف تہجی مین اضافہ کر سکتے ہین ایک ष ش دوسرا ण نا دوسرے حرف کو ہم نے اس شکل مین ݨا بنا لیا ہے

یعنے نون غیر منقوط اور اسکو حروف صحیح مین داخل کیا ہے اور ण کو اس
وجہہ سے لینا نہین چاہیئے کہ اردو کی زبان مین اسکی آواز ہی نہین ہے۔ اس
حرف کے استعمال کی ہمین صرف اُس وقت ضرورت پڑے گی۔ جبکہ سنسکرت
کا کوئی لفظ اُردو مین لکھا جائے جس مین ण شریک ہو والّا ہمیشہ یہہ حرف بیکار رہیگا۔
اس وجہہ سے ہم اس حرف کو کوئی امتیاز بڑھا کر اپنا حرف بنانا نہین چاہیئے کیونکہ
یہ طریقہ اصل حرف ण پر دلالت کرنے کے لئے کافی نہین ہے۔ جس کے لئے
وہ وضع کیا گیا ہے۔ نہ ایسے حرف کو دیکھ کر ایک سنسکرت کا واقف سمجھ سکیگا کہ
اسکی اصلی آواز ण کی ہے اور نہ زبان عربی و انگریزی کا واقف اسکی
آواز کو ادا کر سکے گا۔ اس وجہہ سے کہ اُن کے پاس اس کی آواز ہی نہین ہے
ایسی صورت مین ہمارے لئے مناسب یہی ہے کہ ہم اس ण کو وقت ضرورت
اُسکی اصلی شکل مین استعمال کرین تاکہ ایک سنسکرت کا واقف اس کی اصلی
آواز کو ادا کر سکے۔

اب صرف حرف ڑ کی نسبت بحث باقی رہی۔ مسلمانون نے
فارسی لغات مین اس حرف کو رائے ہندی لکھا ہے کیونکہ انھون نے
اس حرف کو ہندوستان سے لیا تھا۔ اور ہندوستان کی اصلی زبان
یعنے سنسکرت مین اس حرف کی آواز ہی نہین ہے غالباً عجمیون نے یہہ
حرف دیوناگری سے لیا تھا جس مین یہ حرف موجود ہے۔

قدیم فارسی

قدیم فارسی کے حروف اور اسکے اعراب کی بحث کو ذہنشین کرنے کے لئے ضرور ہے کہ اُس سے پہلے زبان فارسی کی پیدائش اور اس کی کسیقدر تاریخ بیان کی جائے۔

علماء[1] علم السنہ کی یہ رائے ہے کہ آرین قوم کے افراد جو ایک گھرانے مین پیدا ہوئے ایک گھر کے رہنے والے ایک بولی کے بولنے والے ایک مذہب کے ماننے والے ایک ریت رسم کے برتنے والے گروہ گروہ انبوہ انبوہ وطن چھوڑ کر روانہ ہوئے۔ ایک قطار نے ہند کا رخ کیا ایک نے ایران کا ان دونو کی زبانین گویا ایک ماں کی دو بیٹیاں ہین یا جو بہن ہند مین پلی ہندی کہلائی۔ جس نے ایران مین پرورش پائی ایرانی کہلائی (سنسکرت کو جو کچھہ رشتہ ہے ژند سے ہے)

شاستر کے کتب خبر دیتے ہین کہ یہ قوم جب ہندوستان پہونچی تو اس کی آبادی سے یہان کا ملک ہماچل سے بندھیاچل تک آریہ ورت کہلاتا تھا اس لئے قوم سے امتیاز جتانے کے لئے آرج اپنا نام رکھا۔ اور غیر قومون کو اَن آرج کہتے تھے وہی آریا اَن آریا ہو گیا۔ (شاید اَن آریا کا اصل اناڑی ہو) فلسفہ زبان کے ماہرون نے بہت سی زبانون کو پڑھا اور ہر زبان

(۱) دیکھو سخندان پارس۔

مین حروف کی ترکیب لفظون کے جوڑ اور عبارتون کے انداز پر خیال کرکے کُل
دنیا کی زبانون کو تین حلقون مین انتظام دیا ہے - ہر حلقہ مین کئی کئی شاخین لگائین - نکتہ
اس مین یہہ ہے کہ جو ایک نسل کی زبانین ہین اُن کے الفاظ کی نسل ایک ہی حلقہ مین
ملے گی - دوسرے حلقہ مین نہ جا ملے گی - اس تقسیم نے بڑی آسانی کر دی کہ
الفاظ کے سراغ لگانیوالے کو اپنی سوئی جنگل مین ڈھونڈنی نہ پڑی - اور ظاہر
ہے کہ جنگل کی نسبت کسی چیز کو ایک محلہ مین ڈھونڈنا اتنا دشوار نہین - تینون
حلقون کی تفصیل یہہ ہے -

اول ایرین اس کی شاخین ہندوستانی - ایرانی - یونانی - لاٹینی - فرنچ -
جرمن وغیرہ ہین -

دوم سمٹیک اس کی شاخین عبرانی کلدانی وغیرہ ہین -

سوم ٹورینین اس کی شاخین جن مین بہت سی بے قاعدہ اور بے علم زبانین
شامل ہین جیسے تاتار - سیام - برہما - ٹہٹی - میکو وغیرہ -

اس وقت ہماری بحث پہلی شاخ کی دو زبانون سے متعلق ہے - یعنی
ہندوستانی اور ایرانی - صاحب فرہنگ ناصری کی تحقیق یہ ہے کہ فارس مین
مختلف (۷) زبانین بولی جاتی تھین (۱) ہروی (۲) سگزی (۳) سغدی (۴)
زاولی (یہ چارون زبانین اب مفقود ہین) صرف تین زبانین (۵) دری (۶) پارسی
(۷) پہلوی ہین جو اسوقت بولی جاتی ہین جن مین لکھا پڑھا جاسکتا ہے مگر یہ زبانین اسقدر

مخلوط ہوگئی ہین کہ ایک کو دوسرے سے جدا کرنا مشکل ہے۔

زبان دری | پہاڑون اور جنگلون مین جو زبان بولی جاتی تھی وہ دری کہلاتی تھی کیونکہ درہ شگاف کوہ کو کہتے ہین۔

ژند کی تعریف | ژند حقیقتہ مین کسی زبان کا نام نہین ہے بلکہ ژند حکیم زردشت کی لائی ہوئی کتاب ہے۔ (صاحب دائرۃ المعارف کی تحقیق یہ ہے کہ) اس کتاب کا اصلی نام آوستا ہے ژند اس کی تفسیر کا نام ہے جو پہلوی مین کی گئی تھی مطلب سمجھنے کے لئے یہ تفسیر بھی کافی نہ تھی اس وجہ سے ژند کی بھی تفسیر کی گئی جسکو پاژند کہتے ہین (آوستا ۲۱ جلدون مین تھی)

آوستا جس زبان مین ہے وہ اصل پارسی ہے۔ یہ آتشکدون کے موبدا ور علما کی زبان تھی جو ایک زمانہ مین فارس کی زبانون پہ خدائی سلطنتہ کرتے تھے۔ کاؤس جی ادل جی کانگا (صاحب آوستا گرامر) کہتے ہین کہ زبان آوستا بہت محدود ہے اسکے افعال کے گردان چندان وسیع نہین ہین نہ اس مین الفاظ کی وسعت ہے صرف ایک مذہبی زبان ہونے کی وجہ سے اُس کا تقدس بڑھا ہوا ہے۔ آوستا کی زبان سنسکرت کی حقیقی بہن ہے۔

زبان پہلوی | پہلو شہر کو کہتے ہین اہل فارس خصوصاً اصفہان۔ رے۔ نہاوند کو شہر سمجھتے تھے اور باقی تمام کو دہ کہتے تھے ان شہرون کے باشندے جو زبان بولتے تھے اسکو پہلوی کہتے تھے۔

(ابن ندیم لکھتا ہے کہ اصفہان - رے - ہمدان - نہاوند - آذربیجان ان پانچ شہرون کی زبان پہلوی کہلاتی تھی)

دستور خدایار ایرانی جنھون نے ۱۳۱۲ھ مین اندرزنامہ پہلوی کا ترجمہ فارسی مروجہ مین کیا ہے وہ کہتے ہین کہ پہلوی کی صرف نحو تقریباً ویسی ہے جیسی فارسی حال کی مگر پہلوی کا ہر لفظ دس بارہ طرح سے پڑہا جاسکتا ہے (اس کی تفصیل آگے چلکر معلوم ہوگی) اسوجہ سے اس کا پڑھنا مبتدی پر دشوار ہے پہلوی مین اکثر اضافت اور صفت مقلوب لائی جاتی ہے جیسے فیلخانہ - دانامرد بیشتر واؤ عطف اور کسرہ اضافہ محذوف ہوتا ہے - حرف روابط (ہست و نیست) چھوڑ دئے جاتے ہین کبھی کسرہ اضافہ واو عطف بے ضرورت اور بے محل لایا جاتا ہے - اکثر فاعل مضمر ہوتا ہے اور کبھی مستقل بار بار بھی جیسے چم گفت - یعنی چہ من گفت گشن واد یعنی اور اداد بعض جگہ پورے فقرے مقدر ہوتے ہین -

آوستا اور پہلوی مین تعلق

پہلوی گرامر کا مولف (دستور شہریارجی دادا بھائی) کہتا ہے کہ پہلوی اور پاژند مین بہت نزدیک کا تعلق ہے فی الحقیقۃ دونون ملک ایران کی قدیم زبانین ہین جس کی تحریر و قراءت کی دو صورتین جداگانہ ہین ان دونون مین جو فرق ہے یہہ ہے کہ آوستا کی زبان خالص فارسی بلا آمیزش ہے اور پہلوی مین سیمٹک غیر زبانون کے الفاظ بھی مخلوط ہین -

ہم اس موقع پر زبان آوستا و زبان پہلوی کے چند الفاظ اور چند فقرے

نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین مروجہ فارسی سے مقابلہ کرسکین کہ ان دونون کے الفاظ مین کیا فرق ہے۔

وہو ہذا

نمبر	آوستا	مروجہ فارسی	حالتہ
۱	ازم	من	ضمیر واحد متکلم حالتہ فاعلی
۲	مام	مرا	" " " مفعولی
۳	منہ	مرا	" " " اضافی
۴	می	مرا	" " " سببی
۵	اہماکم	ما	جمع متکلم حالتہ اضافی
۶	اہمسر	ہستم	واحد متکلم صیغہ حال
۷	اس	ہستن	مصدر
۸	استہ	ہست	حال واحد غائب
۹	اسن	سنگ	اسانو سنگہا جمع حالتہ فاعلی
۱۰	اشتمو	ہشتم	صفتہ عددی
۱۱	اُو	اُو	ضمیر اشارہ واحد غائب
۱۲	اوا	اوشاں را	جمع غائب حالتہ مفعولی
۱۳	اویام	یک	صفتہ عددی

۱۴	بیتیو	دوم	صفتہ حالتہ فاعلی
۱۵	بو	بودن	مصدر
۱۶	بود	بود	صیغہ ماضی واحد غائب از بو بمعنی بودن
۱۷	توا	تو	ضمیر واحد حاضر
۱۸	تی	ترا	؍؍ حالتہ سببی
۱۹	وے	شمارا	؍؍ جمع مخاطب حالتہ سببی
۲۰	تیریہ	چہارم	صفتہ عددی واحد مذکر حالتہ فاعلی
۲۱	کے	کے	کلمہ استفہام واحد مذکر حالتہ فاعلی
۲۲	وستا	خواہش	ازوس بمعنی خواہش کردن۔
۲۳	وس	خواستن	

جیسا کہ سنسکرت مین اسما اور ضمائر کی تین قسمین ہین مذکر و مونث غیر ذی روح اشیا جو نہ مذکر ہین نہ مونث مخنث لکھے جاتے ہین اسیطرح آوستا مین بھی ہے۔

نمبر	آوستا	موجودہ فارسی	حالتہ
۲۴	نر	مرد	اسم نکرہ مذکر
۲۵	نرش	مردی	حالتہ اضافی
۲۶	تانسچہ	تان	جمع مذکر حالتہ مفعولی
۲۷	اتورنان	۔	اسم نکرہ مذکر

۲۸	توا	تو	واحد مذکر حاضر حالت نسبی
۲۹	فیرہ کا	پری	اسم نکرہ مونث
۳۰	فیرہ کا سچہ	پریان	" " جمع مونث
۳۱	اورا - اورد	اروران	جمع مونث حالت فاعلی
۳۲	تاسچہ	تان	" " " مفعولی
۳۳	تد	آن	ضمیر اشارہ واحد مخنث حالت فاعلی
۳۴	فہ	سام	یزدان
	بہ	نام	یزدان

جم دساتیر کاسفے نہ دتی

خبر دساتیر کارسے نکنی

فرشید شتمنا ہرشندہ ہرشش گر رمزیان فراہیدور

بنام ایزد بخشایندہ بخشایشگر مہربان دادگر

ان الفاظ کو مروجہ فارسی کے الفاظ سے مقابلہ کرکے دیکھو ان مین بہت کم لفظ ایسے ہین جو دونون زبانون مین ملتے ہین جیسے او - بود - کے - نہ - نرش - باقی کل الفاظ فارسی کے معلوم نہین ہوتے -

فارسی حال زبان فارسی کا جو خاکہ اوپر کھینچا گیا ہے یہ تیرہ سے برس پہلی کی بات ہے - فتوحات[1]

(۱) سخندان پارس ۱۲

عرب کے بعد فارس کی قوم جب آوارہ ہوکر بدحال ہوگئی سلطنتہ نے اسکو چھوڑدیا مصلحت
وقت لیے رایج الوقت فارسی اسکے منہ مین رکھہ دی آذہب فقط اتنی زبان کو سنبھالے رہا
کہ مرنی اور جینی کے رسوم کے وقت کام مین آئی ہے ۔ وہ بھی ان پڑہ لوگ بے سمجھے الفاظ
مین کچھ کا کچھ کرلیتے ہین ۔ سمجھتے اصلا نہین ۔

اب فارسی زبان کی حالت کو دیکھو دری ژند ۔ پہلوی کو کوئی جانتا ہی نہین ۔ فارسی
قدیم کو مروجہ فارسی سے مقابلہ کرو تو ایسی معلوم ہوگی جیسی سنسکرت بہاشا اور اردو ۔ فردوسی
طوسی (خدا اوس کو فردوس برین مین جگہہ دے) فارسی زبان پر بڑا احسان کیا جو ڈوبتی
ہوئی کو خون جگر پی کے بچالیا ۔ اگر شاہنامہ فارسی زبان مین نہ لکھا ہوتا تو آج فارسی
زبان کا ایک لفظ اور فارسیون کی تاریخ کا ایک واقعہ بھی ہم تک نہ پہونچ سکتا ۔

باوجودیکہ[1] ہزارون برس کی جدائی اور سلطنتون کے انقلاب نے
رشتون کو فرسودہ کردیا سب رنگ وروپ خاک مین ملگئے بااین فارسی زبان کو
سنسکرت سے مقابلہ کرو تو قیافہ شناسون کو بہت سے لفظون کے چہرے پر
ایک نسل کے خط وخال کے جھلک دکھائی دیتے ہین اہل نظر ایک فارسی کتاب کے
صفحہ پر غور کرتے ہین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک خاندان کے لوگ ہین ہان
قد وقامت مین فرق اگیا ہے ۔ اپنی اپنی وضع کے لباس پہنے سامنے پھرتے ہین ۔

---

(۱) دیکھو سخندان پارس ۱۲

الغرض زمانہ کے زبردست ہاتھوں سے فارسی زبان پر تاریکی کے
پردے جو سنہ ۷ء کے آخر میں ڈالدئے تھے وہ گیارہ سو برس تک اسیطرح
پڑے رہے۔ سنہ ۱۸۶۲ء میں اسپر روشنی پڑنی شروع ہوئی۔ جو دن بدن پھیلتی
گئی۔ یعنے سب سے پہلے سنہ ۱۸۶۲ء میں ڈاکٹر ہاگ نے آوستا کی ایک مختصر گرامر
لکھی اسکے بعد شہریارجی دادابھائی نے گجراتی زبان میں آوستا گرامر کے قواعد
قلمبند کئے اسکے بعد ۲۸ سال کے اندر اندر اس زبان کے طریق تحصیل میں بہت بڑا
فرق پیدا ہوگیا۔ جسکو فارسی زبان کے ماہر پارسی اور یوروپین اشخاص نے
اپنے رسالوں کی ذریعہ سے ظاہر کیا ہے بالآخر بمبئی کی یونیورسٹی نے۔ ایم۔ اے کی
امتحان میں آوستا کو دوسری زبان بنادی۔ اس سے قبل یعنے (سنہ ۱۸۶۱ء تک)
زبان آوستا اور پہلوی کی تعلیم صرف دستور (موبد) جانتے تھے۔ جنکا دارومدار
پہلوی کے ترجموں پر تھا صرفی ذخیرہ ان کے پاس بہت کم تھا۔ وندیداد۔ یسنا۔ آوستا
خرد کا ترجمہ جو زبان گجراتی میں تھا سنہ ۱۸۶۱ء کے قبل شایع ہو چکے تھے وہ صرف
پہلوی ترجموں پر مبنی تھے۔ اسکے بعد مسٹر آر کاما کے سر اس کا سہرا باندھا گیا
جن کی سرتوڑ کوششوں نے بمبئی میں اس زبان کو فروغ دینے میں بے حد
مدد دی مسٹر آر کاما نے خاص فرنچ جاکر پروفسر اپارٹ سے آوستا اور پہلوی زبان
سیکھی اور بمبئی میں اس زبان کی اشاعت کی غرض سے ایک جماعت کھولی
سنہ ۱۸۶۳ء میں زبان آوستا کی تحصیل کا قدیم طریقہ متروک کر دیا گیا اور ایک نیا طریقہ

جو گرامر پر مبنی تھا رایج کیا گیا - آوستا اور پہلوی کی ابتدائی کتابین جو بمبئی مین طبع ہوئی ہین اسوقت میرے سامنے ہین جن سے قدیم فارسیون کے حروف اور زبانون کے اکثر حالات معلوم ہوتے ہین۔

قدیم فارسی حروف

ہم بانون باتون مین بہت دور نکل گئے مگر ہنوز حدود ارضی سے باہر ہنین ہوے منزل سامنے نظر آرہی ہے چلو ہم پھر اسی راستہ پر آجائین جہان سے چلنا شروع کئے تھے ہم دکھانا یہہ چاہتے تھے کہ قدیم فارسیون کے حروف کس صورت کے اور کتنے تھے معترضہ جملون نے ہمکو اس بحث سے دور ہٹا دیا آؤ ہم بتائین کہ وہ حروف کیسے اور کتنے تھے (ابن ندیم لکھتا ہے کہ اس خط کا نام جس مین ژند لکھی تھی خط دین تھا جس مین سرکاری تحریرات ہوتے تھے اسکو دفتری کہتے تھے)

آوستا کے حروف

آوستا کا خط یا خط دین جن حروف سے مرکب ہے وہ کل ۴۲ ہین جنمین ۲۸ حرف صحیح اور ۱۳ حرف اعراب ہین ان کی شکلین اور آوازین یہہ ہین۔

نمبر	اواز	اوستا	سنسکرت	پهلوي
۱	ک	𐬐	क	
۲	کھا	𐬑	ख	
۳	خ	𐬒، 𐬓	...	
۴	گ	𐬔	ग	
۵	گھا	𐬖	घ	
۶	چ	𐬗	च	
۷	ج	𐬘	ज	
۸	ت	𐬙، 𐬝	त	
۹	تھا	𐬚	थ	
۱۰	د	𐬛	द	
۱۱	دھا	𐬜	ध	
۱۲	ن	𐬥، 𐬦، 𐬧	न	
۱۳	پ	𐬞	प	
۱۴	پھا	𐬟	फ	
۱۵	ب	𐬠	ब	

نمبر	آواز	اوستا	سنسکرت	پہلوی
۱۶	م	𐬨	म	
۱۷	ي	𐬫	य	
۱۸	ر	𐬭	र	
۱۹	و	𐬎𐬎	व	
۲۰	و	𐬬	...	
۲۱	ش	𐬱	श	
۲۲	س	𐬯	स	
۲۳	ش	𐬴	ष	
۲۴	ز	𐬰	ज	
۲۵	ژ	𐬲	...	
۲۶	ھ	𐬵	ह	
۲۷	ں	𐬣	ङ	
۲۸	مٔ	𐬨	...	

یہہ حروف سیدہی جانب سے بائین جانب کو لکہے جاتے ہین (جیسے عربی کے ہر حرف (خواہ وہ حرف صحیح ہو یا حرف اعراب) بالکل جدا جدا لکہا جاتا ہے (جیسے انگریزی کے حروف) صرف چار ہی حرف ہین جن کو چاہو تو ملا کر لکھہ سکتے ہو (ﻉﺱ ۲، ﻉﺱ ۱۸، ﻉﺱ ۹، ﻉﺱ ۹) کا وُس جی ایدل جی کانگا (مولف اوستا گرامر) یہہ لکھتے ہین کہ خ (یہہ تیسرا حرف ہے) (ﻠﻠﻠ) مطابق ہے اِس خ کے جو خو خواب۔ خویش۔ خواندن مین ہے اِس خ کی نسبت صاحب فرہنگ ناصری نے عیون اخبار الرضا سے ایک حکایت نقل کی ہے وہو ہذا۔

حکایت

جناب رضا علیہ السلام نے عمران صابی فارسی سے پوچھا کہ فارسیون کے پاس مخصوص حروف کتنے ہین عرض کیا چار پ ح۔ ژ۔ گ۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی حرف ایسا بھی ہے جو گ اور خ کے بیچ مین بولا جاتا ہے تو موبد نے عرض کیا ہان ہے۔ جسکا تلفظ یزد۔ و شیراز مین بہ ندرت کرتے ہین۔

اسی خ کا ذکر ابن خلدون نے اپنے مقدمہ مین بھی کیا ہے آیندہ ہم اسکا ذکر کرینگے پروفسر گزرا اوستا ٹکسٹ بک مین اِس خ کو (ﮐﺪ) (غالباً یہہ واو معدولہ ہے) کے بہلے استعمال کیا ہے۔ اور دوسرے خ کو جس کی صورت یہہ (ﻠﻠ) ہے حروف اعراب کے بہلے استعمال کیا ہے۔

اوستا کا آٹھوان حرف ت (ﻋ) ہے اور نوان حرف تھا

(ᵭ) ظاہر ہے کہ ٹ کی آواز تھا سے کسیقدر ملایم ہے صاحب فرہنگ ناصری
نے جو حروف فارسی مین ۲ دوت لکھے ہین - اس دوسری ت سے یہی تھا مراد ہے
جو نوان حرف ہے -

حرف نمبر ۱۲ نون (ɳ و ŋ) ہمیشہ وسط کلمہ مین آتا ہے کلمہ کے
اول یا آخر مین نہین آتا نہ دو حرف اعراب کے بیچ مین آتا ہے (یہ غالباً نون ظاہری)

حرف نمبر ۱۷ ای (y) یہہ یا ہمیشہ لفظ کے شروع مین آتا ہے - دد
یہہ یا ہمیشہ لفظ کے وسط مین آتا ہے -

حرف نمبر ۱۹ و (v و w) لفظ کے شروع مین آتا ہے (غالباً یہہ واو
معروف ہے -)

حرف نمبر ۲۰ ( ) وَ (غالباً واو مجہول یا معدولہ) لفظ کے وسط
مین آتا ہے -

حرف نمبر ۲۸ ہم ( ) یہہ حرف میم کی گری ہوئی آواز ہے -

پہلوی کے حروف | پہلوی کے حروف تھوڑے فرق کے ساتھہ بالکل ویسے ہی ہین جیسے
آوستا کے حروف - مگر آواز - تعداد - ترتیب تقسیم مین بہت بڑا فرق ہے -

آوستا کے حروف کی تقسیم یہہ ہے حروف صحیح ۲۸ حروف اعراب
۱۳ - ۲۸ + ۱۳ = ۴۱ - آوستا کے حروف بہت باقاعدہ ہین جیسے سنسکرت کے -

ہر حرف ایک خاص آواز پر دلالت کرتا ہے یا ہر خاص آواز کے لئے

ایک خاص صورت وضع کی گئی ہے۔ پہلوی مین الیا ہی ہے پہلوی کے کل ۲۶ حرف ہین ان کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

۱	وہ حروف جو ہمیشہ مفرد آتے ہین	۱۳
۲	بدلنے والے حروف جو کبھی مفرد آتے ہین کبھی مرکب	۷
۳	وہ حروف جو ہمیشہ مرکب آتے ہین	۶

۱۳ + ۷ = ۲۰ + ۶ = ۲۶۔

مفرد حروف مین صرف ۳ ہی حرف ہین جو ہمیشہ ایک ہی آواز پر دلالت کرتے ہین وہ حروف یہ ہین ﻫ (ش) ع (غ) ۶ (م) باقی ہر حرف مفرد متعدد آوازون پر دلالت کرتا ہے اور حروف متغیر جبکہ مفرد آتے ہین تو ایک آواز پر دلالت کرتے ہین۔ اور جبکہ وہی حروف مرکب ہوتے ہین تو ان کی آوازین دوسری ہو جاتی ہین ۔ اور جو حروف ہمیشہ مرکب آتے ہین وہ بھی کبھی ایک آواز دیتے ہین کبھی دوسری آواز یہ بات نقشۂ ذیل سے ثابت ہوگی۔

مفرد حروف

نمبر	پہلوی کے حروف	آواز
۱	لل	اَ - اا - ہ - خ - اِی
۲	ل	بَ - جَ -
۳	ٯ یا ٯ	پَ - ف

۴ ت ۔ تھا ۔ دَ

۵ جَ ۔ ذ ۔ کَ ۔ گَ ۔ یَ ۔ اِ ۔ اِی

۶ ج ۔ چ ۔ وسط یا آخر مین دھا ۔ ز ۔ ژ

۷ رَ لَ

۸ ژ

۹ غ

۱۰ کَ گَ

۱۱ م

۱۲ لَ ۔ و ۔ کبھی ۔ رَ ۔ لَ جبکہ اول کلمہ مین واقع ہو تو فتحہ کا کام دیتا ہے

۱۳ آئی ۔ اِ ۔

حروف متغیر

۱۴ س جبکہ مفرد ہو

〃 جَ ۔ ذَ ۔ کَ ۔ گَ ۔ یَ ۔ اِ ۔ اِی جبکہ مرکب آوے

۱۵ ش جبکہ مفرد آوے

〃 ج ۔ وکَ گَ یَ ۔ اِ ۔ اِی ۔ آ ۔ ۱۱ ۔ ۵ ۔ ج جبکہ مرکب ہو

۱۶ خ ۔ جبکہ مفرد ہو ۔

〃 حرف نمبر ۵ + ۵ + ۱ جبکہ مرکب آوے ۔

۱۷ ۱ + ۱۳ ۔ جبکہ مفرد اوے ۔

نمبر	علامت	اجزا	کیفیت
〃		١٣+١	جبکہ آخر میں آوے
١٨		مٙں	جبکہ مفرد آوے
〃		٥+٥	جبکہ مرکب آوے
١٩		اَ - ا - اِ - اِی	جبکہ مفرد آوے
〃		٢+٥	جبکہ مرکب ہو
٢٠		اُ - اوٗ	جبکہ مفرد ہو
〃		١٢+١	جبکہ مرکب ہو

مرکب حروف

نمبر	علامت	اجزا
٢١		١+١+١
〃		٥+١+١+٥
٢٢		٣+١+١
〃		٣+١+٥+١٩
٢٣		١+١+٥
〃		١٢+٥
٢٤		آیا
٢٥		٥+١
〃		١٤+٥

۲۶ مجموعہ ۱۵+۱+۱

〃 ۱۵+۵+۵+۱

اس نقشہ سے معلوم ہوگا کہ پہلوی مین حروف کی کوئی ترتیب سے نہ ہر حرف کسی خاص آواز کے لئے وضع کیا گیا ہے (اِلّا ۳) ان جملہ حروف کے آوازون پر غور کرو تو پہلوی مین جتنے حروف کی آوازین منہ سے نکالی جا سکتی ہین وہ حسب ذیل ہین۔

نمبر	آواز	صورت
۱	ا	(۱)
۲	بَ	(۲)
۳	پَ	(۳)
۴	تَ	(۴)
۵	تھَا	(۴)
۶	جَ	(۵)
۷	چَ	(۶)
۸	خَ	(۱)
۹	دَ	(۴)
۱۰	دھَا	(۶)

نمبر	آواز	صورت	
۱۱	ر	(۷)	(۱۲)
۱۲	ز	(۲)	
۱۳	ژ	(۲)	
۱۴	س	(۱۴)	
۱۵	ش	(۱۵)	
۱۶	غ	(۹)	
۱۷	ف	(۳)	
۱۸	ک	(۵)	(۱۰)
۱۹	گ	(۵)	
۲۰	ل	(۷)	(۱۲)
۲۱	م	(۱۱)	
۲۲	ن	(۱۲)	
۲۳	و	(۱۲)	
۲۴	ہ	(۱)	
۲۵	ی	(۵)	

اِن دونو تختون پر غور کرو کہ ایک حرف مکتوبی مختلف حروف ملفوظی پر

دلالت کرتا ہے جیسے حرف نمبرہ دلالت کرتا ہے سات آوازون پر - ج - د - ک گ - ی - ا - ای اسیطرح ایک حرف ملفوظی پر دلالت کرنے کے لئے مختلف حروف مکتوبی وضع کئے گئے ہین جیسے ل کے لئے صورت نمبر ۷ - ۱۲ غرض کہ پہلوی مین نہ حرفون کے لئے آواز معین ہین نہ آواز کے لئے حروف ان وجوہ سے پہلوی زبان کی تہجی بہت مشکل ہے - کیونکہ کسی لفظ کے صرف حروف معلوم کر لینے اس کا تلفظ ادا نہین کیا جا سکتا - نہ کسی لفظ کا تلفظ معلوم ہونے سے اسکے صحیح ہجے ہو سکتے ہین - ایسی زبان کے ہر لفظ کے ہجے اور تلفظ دونون یاد ہونا ضروری ہے اگرچہ یہہ دقت انگریزی زبان مین بھی ہے مگر اس بے قاعدگی مین پہلوی کا نمبر انگریزی سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے -

حروف اوستا کا مقابلہ سنسکرت سے | حروف آوستا کی آوازین اور ان کی ترتیب بہ تفاوت لیسیر بالکل ویسی ہے جیسے سنسکرت کی ان دونون مین جو فرق ہے یہہ ہے کہ آوستا مین سنسکرت سے ۱۱ حرف کم ہین (گیان) ज्ञ (چہا) छ (جہا) झ (یان) ञ (ٹا) ट (ٹہا) ठ (ڈ) ड (ڈہا) ढ (نڈان) ण (بہا) भ (ل) ल

اوستا مین سنسکرت سے ۵ حرف زاید ہین - ز - ژ - خ - و - ہم -

حروف پہلوی کا مقابلہ سنسکرت سے | پہلوی مین سنسکرت سے ۱۴ حرف کم ہین کہا - گہا - گیان - چہا جہا - یان - ٹ - ٹہا - ڈ - ڈہا - نڈان - پہا - بہا - ش -

اور پہلوی مین سنسکرت سے ۵ حرف زاید ہین - ز - ژ - خ - غ - ف -

خط پہلوی کا مقابلہ اوستا سے | پہلوی مین اوستا سے ۷ حرف کم ہین - کہا - گہا - پہا - وا (کک) ش (وس) نڈ ان - ہم - پہلوی مین اوستا سے ۳ حرف نہ ایہ ہین - غ - ف - ل دیکھو سنسکرت مین بھی غ - ف نہین ہے وہ غ کی جگہہ گہا - اور ف کی جگہہ پہا استعمال کرتے ہین چونکہ اوستا اور سنسکرت مین قریب کا رشتہ ہے اس سے یہ یقینی قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اوستا مین بھی ایسا ہی کرتے تھے (یعنی غ کی جگہہ گہا اور ف کی جگہہ پہا بولتے تھے)

پہلوی مین پہا - گہا نہین ہے مگر پہا کے عوض مین ف اور گہا کے عوض مین غ موجود ہے تو صحیح اور بہت صحیح قیاس یہہ ہے کہ زبان پہلوی کے بولنے والے یعنی اہل شہر نے پہا کو فا کہا اور گہا کو غا -

اس موقع پر جو بات سمجھ مین نہین آتی ہے یہہ ہے کہ ل اصل زبان (یعنی سنسکرت) مین موجود ہے اور پہلوی مین بھی جو سنسکرت سے دور کا رشتہ رکھتی ہے - حیرت یہہ ہے کہ اوستا مین ل کیون نہین ہے جو سنسکرت سے قریب کا رشتہ رکھتی ہے -

فارسی حال کے حروف کا مقابلہ فارسی قدیم سے | تم نے اوستا اور پہلوی کے مقابلہ سے یہہ بات دریافت کر لی ہے کہ ان دو نون زبانون کے حروف ہجائی کے تعداد مین تفاوت ہے اب ان دونون زبانون کے حروف غیر مکرر کو ایک جگہہ جمع کر کے دیکھو کہ کل کتنے ہوتے ہین - ان حروف کے جملہ کو یہہ سمجھو کہ زبان فارسی کے حروف

مبانی ہیں اِن کی تعداد حسب ذیل ثابت ہو گی۔

نمبر	آوستا	پہلوی
۱	٠	ا
۲	ب	
۳	پ	
۴	پہا	
۵	ت	
۶	تہا	
۷	ج	
۸	ح	//
۹	شخ	//
۱۰	د	//
۱۱	دھا	//
۱۲	ر	//
۱۳	ز	//
۱۴	ژ	//
۱۵	س	//

نمبر	آوستا	پہلوی
۱۶	ش	″
۱۷	ش	
۱۸	٠	غ
۱۹	٠	ف
۲۰	س	
۲۱	کھا	
۲۲	گ	
۲۳	گھا	
۲۴	٠	ل
۲۵	م	
۲۶	ن	
۲۷	ن	نون غنہ
۲۸	و	واؤ معروف
۲۹	و	واؤ مجہول
۳۰	ہ	ہائے ظاہر
۳۱	ہ	ہائے مختفی

نمبر	آوستا	پہلوی
۳۲	ی	یائے معروف
۳۳	ے	یائے مجہول
۳۴	ہم	

ان مین سے چار حرف نمبر ۱ (ا) ۲ (غ) ۳ (ف) ۴ (ل) پہلوی کے لئے مخصوص ہین باقی ۳۰ حرف آوستا کے ہین اِن مین سے پانچ مرکب المخرج حروف کو خارج کردو تو آوستا کے ۲۵ حرف باقی رہتے تو مقتضی عقل یہہ ہے کہ ہم اِن ۴ + ۲۵ = ۲۹ حرفون کو زبان فارسی حال کے حروف مبانی لکھین کیونکہ فارسی حال مین آوستا - دری - پہلوی - اِن تینون زبانون کے الفاظ مخلوط ہین - بجائے اِسکے صاحب فرہنگ ناصری نے فارسی کے حروف مبانی کل ۲۴ گنے ہین - ا ب پ ت ث ج چ ح خ د ر ز ژ س ش غ ف ک گ ل م ن و ہ ی - ۱۱ حرفون کو حذف کر دیا - پہا بہا - دہا شہ - کھا - گھا - نڈان - و - ہ - ے - ہم - اِس کی وجہہ غالباً یہہ ہے کہ پہا - بہا دہا - کھا - گھا نڈان - ہم کی آوازین عرب کی زبان مین نہ تھین - اگر یہہ کل ۲۹ حروف زبان فارسی کے مبانی قرار دئے جاتے تو فارسی زبان کے تلفظ مین ایسا تفاوت نمایان ہوتا جو آج تک ہے -

صاحب فرہنگ ناصری نے صرف ایک ت کا ذکر کیا ہے جو آوستا

کی فہرست مین تو ان حرف سے دوسرے حروف کا ذکر تک نہین کیا۔

الغرض فارسیون کے یہ حروف (خط دین اور خط دفتری) اور ان کے اعراب فتوحات اسلام تک چلے جسوقت عرب عجم مین آئے تو یہان ایرانی اپنی آواز تلفظ کو اپنے حروف مین لکہتے تھے اور اعراب کے لئے کافی علامات (جنکی شکلین اور آوازون کی بحث اعراب مین کیجائیگی) لگاتے تھے عرب نے جب ان کی زبان کو لیا تو ان کے حروف ان کے اعراب چھوڑ دئے۔ اور اپنے حروف مین لکھنے لگے (جسطرح تم اب ہندی کو اپنے حروف مین لکھتے ہو) یہانتک کہ عرب کا خط چند ہی روز مین فارس کے خط کو مٹا دیا اب ژند و پہلوی کے خط کو کوئی جانتا بھی نہین کہ کیسا تھا۔ فاتحین عرب نے اہل ملک کے لہجہ مین بعض آوازین پائین جو خاک عرب کی زبان مین نہ تھین۔ اہل عرب کو ان کے تلفظ مین ایک آواز آئی جو ب نہ تھی۔ مگر اسکے قریب قریب ایک آواز تھی اس باعث سے ان کے پاس اس آواز کو لکھنے کے لئے کوئی حرف بھی نہ تھا اصل فارسی مین اسکے لکھنے کے لئے ایک صورت (ف) پ موجود تھی۔ فاضل عرب نے اپنی تحریر مین اسکے لئے اپنا حرف لکھا۔ اور امتیاز کے لئے نیچے ۳ نقطے لگا کر پ نیا حرف بنا لیا۔ اور اس کو باے فارسی نام دیا۔ اسیطرح چ۔ ژ۔ گ کی نئی آوازین آئین ان مین بھی ایسے ہی نقطے یا مرکز بڑھا کر نئے حرف بنائے۔

عرب کے منہ اور گلے مین پہا۔ تہا۔ دھا۔ کھا۔ گھا۔ کثا ہم۔
کی آوازین نہ تہین۔ اور نیز انھون نے اِن حروف کو دو مختلف المخرج حروف
کے آوازون سے مرکب پایا۔ غالباً اِس وجہ سے انکو بالکل متروک کردیا۔
اس طرح اب مروجہ فارسی کی کارگزاری عربی کے حروف کررہے ہین۔ ان حروف
کا ذکر ابن خلدون نے بھی اپنے مقدمہ[1] مین کیا ہے۔ ہم اِس موقع پر اِس کی
عبارت بجنسہ نقل کرتے ہین۔

وھُوَ ھذا "ہماری یہہ کتاب (یعنی مقدمہ) بربر[2] اور بعض عجمی اقوام کے
حالات پر مشتمل ہے۔ اور ہمین اِن کے اسما اور بعض کلمات کے لکھنے مین وہ
حروف لکھنے کی ضرورت ہوئی جو ہماری زبان وکتابت مین نہین ہین اِس لئے
اِن کے اظہار مین بھی وہی دقّت پڑی جو اورون کو پیش آچکی تھی۔ اور مخصوص
حروف عجم کو ہمنے اپنی زبان کے قریب المخرج حروف سے لکھنا پسند
نہ کیا۔ کیونکہ یہہ طریقہ ہمارے نزدیک اصل حروف پر دلالت کرنے کے لئے
کافی نہ تھا۔ ہمنے مجبوراً اپنی اِس کتاب مین یہہ اصطلاح اور طریقہ اختیار کیا
کہ اِس قسم کے حروف عجمی کو اِن دو حرفون سے کتابت مین ظاہر کرین

(۱) دیکھو مقدمہ ابن خلدون کا صفحہ ۴۴

(۲) بربر اس لفظ کا اطلاق کل اُن قبایل پر ہوتا ہے جو افریقہ کے مغرب مین رومانیہ قدیم کے حدود پر رہتے ہین

جن کے بین بین ان کا تلفظ ہوتا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے اسکو ان دونو حرفون
کے مخرج کے درمیان پڑھین۔ اور حرف کی آواز اچھی طرح ادا ہو جائے۔ یہہ طریقہ
ہمنے قرآن مجید کے حروف اشمام کے رسم کتابت سے لیا ہے جیسے کہ لفظ
(صراط) خلف کی قرءت مین ہے کہ اس کا صاد عجمی لہجہ اور طریقہ پر ص اور ز
کے درمیان ادا کیا جاتا ہے۔ اور کتابت مین صاد لکھکر اسکے اندر ز کی شکل
بنا دیتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حرف ان دونو حرفون کے بین بین
پڑھا جائے گا۔ اسیطرح ہمنے بھی اس قسم کے حروف عجمی کو ان دونو حرفونکی
صورتمین لکھا ہے کہ اسکا تلفظ ان دونو کے بین بین ہے جیسے بربری کاف
ہماری زبان کے ک اور ج یا ق کے بین بین ہے۔ ہمنے اسکو ک کی صورتمین
لکھکر ج کا ایک نقطہ نیچے دیدیا ق کے دو نقطے اوپر لگا دئے۔ جس سے یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ حرف ک اور ج یا ق اور گ کے درمیانی مخرج سے نکلے گا۔
اسکے علاوہ بھی جو حروف ہماری زبان سے زیادہ ہین اور اس زبان مین آئی ہین
ہمنے ان کو اس طریقہ پر دو حرفون کے درمیان ظاہر کیا ہے۔ اگر ہم ایسے حرفون
کو ان کے طرفین مین سے کسی ایک حرف کی صورت مین لکھتے تو اس حالت مین
وہ حرف اپنی اصلی مخرج سے خارج ہو کر ہماری زبان کے حروف کے مخارج مین
آجاتا اور ہم غیر قومون کی لغت اور لفظ ہی کو بدلنے والے قرار پاتے"
افسوس ہے کہ مطبع والون نے مقدمہ ابن خلدون کو تو چھاپ دیا۔

مگر اس مین سے ان اصطلاحی حرفون کی شکلین نہین چہاپین جو بہت مفید تھین اگر
آج وہ حروف ہمارے سامنے ہوتے تو ہم بہت آسانی سے اس کا فیصلہ کرسکتے تھے
کہ ت - خ غ ف کی آوازین فارسی قدیم مین کیا تھین -

عربون کے حروف

عربون نے کتابت کس سے سیکھی - بدء اسلام مین کیسی اور زمانہ
نبوت مین کس حالت مین تھی زمانہ نبوت کے بعد جب اسلامی حکومت قایم ہوئی خط مین
کیا کیا اصلاحات ہوئے اس کی تفصیل بقدر ضرورت ہم اوپر بتا چکے ہین اس مضمونکے
اعادہ کی چندان ضرورت نہین ہے یہان صرف اس قدر دکھا دینا کافی ہے کہ ہماری
موجودہ کتابت مین حروف کتنے ہین تاکہ ہم اپنی ضرورتون کے لحاظ سے اس بات کا
صحیح اندازہ کر سکین کہ کیا ان مین اضافہ کی ضرورت ہے -

عربی زبان جن حروف سے مرکب ہے وہ ۲۸ ہین - ا ب ت
ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل
م ن و ہ ی - جب تک عرب ریگستان عرب مین رہے ان کو صرف عربی زبان سے
کام تھا یہی ۲۸ حروف ان کی مطلب براری کے لئے کافی تھے -

جب عرب فاتح بنکر عجم مین آئے تو ان کی ضرورتین زبان کی لحاظ
سے وسیع ہوگئین ان کے ذاتی و خانگی لین دین اور دفتری کاروبار مین فاتحین عرب
کو ناگزیر فارسی زبان بولنی پڑی - انھون نے فارسی زبان مین کئی ایسے حروف پائے
جو ان کی زبان مین نہ تھے عربی مصنفین کو جب عجمی الفاظ کے لکھنے کی ضرورت پڑی تو

انھوں نے عجمی الفاظ کے حروف مسموعہ کو اپنی زبان کے حروف کتابت سے لکھنا شروع کیا۔ جب ان کو ایسا حرف لکھنا پڑا جو ان کی لغت و کتابت میں نہ تھا تو انھوں نے اس حرف کو اپنے ہاں کے اُس حرف کی صورت میں لکھنا اختیار کیا جس سے ازروئے مخرج اسکو قریب پایا۔ اور اُس پہ خاص امتیاز بڑھا کر اپنے لئے ایک نیا حرف بنا لیا۔ (جیسے ب سے پ ج سے چ۔ ز سے ژ۔ ک سے گ) پ کو بائے فارسی اور جیم کو جیم فارسی ژ کو زائے فارسی اور گ کو کاف فارسی نام دیا۔ اب ان کے حروف ۲۸ + ۴ = ۳۲ ہو گئے۔

جب اسلامی فتوحات کا سیلاب ہندوستان تک پہونچا یہاں بھی فاتحین اسلام نے چند حروف ایسے پائے جو اُن کی لغت اور کتابت میں نہ تھے جیسے ٹ۔ ڈ۔ ڑ۔ انھوں نے اِن ہندی مہمانوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو ایرانی مہمانوں کے ساتھ کیا تھا۔ یعنے انھیں خاص امتیاز کے ساتھ اپنا لباس پہنا کر اپنا بنا لیا اور اپنی لغت میں ان کو جگہ دی اب ان کے حروف ۳۲ + ۳ = ۳۵ ہو گئے اس وقت ہماری اُردو زبان جن حرفوں سے مرکب ہے وہ بھی ۳۵ حروف ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ ۳۵ حروف ہماری ضرورتوں کے لحاظ سے ہمارے لئے کافی ہیں؟ اِس کا جواب یقیناً نفی میں ملے گا۔ کیونکہ صاف طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ ہماری موجودہ کتابت حروف تہجی اور اعراب

کی کمی کی وجہ سے ایک فارسی زبان (جس سے وہ مرکب ہے) ہی کے الفاظ کو
اُن کے اصلی تلفظ کے ساتھ ادا کرنے مین پوری مدد نہین دے سکتی۔

ذرہ فارسی زبان کے حروف پر غائر نظر ڈالو دیکھو اِس مین
دو نُون ہین ایک نون ظاہر دوسرا نون غُنّہ جیساکہ زبان و زنُون و زمین
و زمان ان کلمات کا نون ظاہر نہین کیا جاتا مگر اس صورت مین کہ وہ مضاف
یا موصوف یا معطوف علیہ یا ضمیر یا لفظ است سے ملحق ہوں۔ مگر دونو کی شکل ایک ہے

اسیطرح واو بھی دو ہین ایک واؤ معروف جیسے (بود) دوسرا
مجہول جیسے (گو) مگر شکل دونون کی ایک ہی ہے۔

ھا بھی دو ہین ایک ظاہر جو تلفظ مین آئے جیسے (راہ۔ ماہ)
دوسرا مختفی جو صاف طور پر تلفظ مین نہ آئے بلکہ بمنزلہ حرکت کے ہو کبھی وہ بیان
فتحہ ماقبل کے لئے آتا ہے (جیسے کنارہ۔ خامہ۔ کوچہ۔ گونہ) کبھی بیان کسرہ
ماقبل کے لئے آتا ہے (جیسے چہ۔ سہ) اس ہا کا اظہار فارسی زبان مین
مخل فصاحت سمجھا جاتا ہے۔ دونو کی ایک ہی صورت ہے۔

اسیطرح یا کی بھی دو قسمین ہین ایک یائے معروف جسکو وہ یائے
عربی بھی کہتے ہین۔ (جیسے کردی) دوسری یائے مجہول جسکو یائے فارسی بھی
کہتے ہین (جیسے کردے) ان دونون لفظون مین دال کو کسرہ ہے پہلے کو
کسرہ معروف دوسرے کو کسرہ مجہول ان دونو لفظون مین جب تک یا کو معروف یا مجہول

بنا دیا ہے وہ بھی کسرہ ہے یعنے جس یا کے ماقبل کسرہ معروف ہے وہ معروف پڑہی گئی جس یا کے ماقبل کسرہ مجہول ہے وہ مجہول پڑہی گئی کوئی خاص علامتہ نہین ہین جس سے کسرہ معروف و مجہول پہچانا جاسکے نہ یاے مجہول و معروف ہی کی صورت مین کوئی فرق ہے جو اس التباس کو دور کرسکے۔

صاحب فرہنگ ناصری نے واؤ معروف و مجہول اور یاے معروف اور مجہول کی تعریف اس طرح کی ہے کہ ہر واو ساکن کا ماقبل مضموم اور ہر یاے ساکن کا ماقبل مکسور ہوتا ہے اگر وہ ضمہ ماقبل صاف طور پر پڑھا جاوے تو واو معروف ہے ورنہ مجہول اسیطرح اگر کسرہ ماقبل صاف طور پر پڑھا جائے تو یائے معروف ہے ورنہ مجہول۔

اب غور کرو مروجہ فارسی مین لفظ (من اور اوشان) دونو ایک ہی صورت مین لکھے جاتے ہین اسیطرح لفظ (تو اور گو) اسیطرح لفظ (بہ - بہ) اسیطرح (کردی - کردے) حالانکہ نون ظاہر و نون غنہ مین واؤ معروف اور واو مجہول مین اور ہائے ظاہر اور ہاے مختفی مین اور یائے معروف اور یاے مجہول کی آواز مین بین فرق ہے اس فرق کو تلفظ مین ظاہر کرنے کے لئے حروف کی صورت بالکل مدد نہین دیتی۔ اگر اوستان کے نون کو ظاہر کرکے اوشاں اور گو کو گو کو چہ کو کوچہ - کردے کو کردی پڑھو تو تم کو کوئی الزام نہین دیسکتا۔ نہ الزام دینے کیلئے کوئی وجہ ہے اردو کے کاتبون نے کسیقدر امتیاز پیدا کرلیا ہے۔ وہ اکثر نون غنہ

کو غیر منقوط اور یائے مجہول کو بدون دامن کے یا معکوس لکھتے ہین تاکہ نون ظاہر
یا یائے معروف کے ساتھ التباس نہو مگر واؤ مجہول اور ہائے مختفی کے لئے
انھون نے بھی کوئی امتیاز نہین رکھا - جس سے فرق کیا جاسکے کہ کون سا واؤ
مجہول ہے - اور کونسا ہا مختفی -

ان نقصانون کو دریافت کرنے کے بعد کیا عقل سلیم کا یہہ مقتضی نہین ہے
کہ ہم نون ظاہر اور نون غنہ - واو معروف اور واو مجہول ہائے ظاہر اور مختفی -
یائے معروف و مجہول کی صورتون مین کوئی خاص امتیاز پیدا کردین - جس سے یہہ
التباس جو اب ہے بالکل رفع ہو جائے -

اس موقع پر یہہ بات بھی خاص طور پر بیان کرنے کے قابل ہے
کہ مسلمان فارسیون نے فارسی کے زبان مین ایک واؤ معدولہ بھی بتایا ہے -
ان کے پاس واؤ معدولہ وہ واؤ ہے جو لکھا جائے اور پڑھا نہ جائے اس کی
حالت خاص یہ ہے یعنے واؤ معدولہ ہمیشہ حرف خ کے بعد اور نو حرفون مین سے
کسی حرف کے ماقبل آتا ہے وہ نو حروف یہہ ہین ا - د - ر - ز - س - ش - ن -
ہ - ی جیسے

۱	خواب	بروزن تاب	اسمین واؤ ا کے قبل آیا ہے
۲	خود	" بد	" د "
۳	خور	" سر	" ر "

۴	خوزم	بروزن عزم	اسمین واؤ ز کے قبل آیا ہے
۵	خوستہ	رر خستہ	رر س رر
۶	خوش	رر کش	رر ش رر
۷	خوند	رر چند	رر ن رر
۸	خوہل	رر سہل	رر ہ رر
۹	خوے	رر سے	رر ی رر

ان تمام مثالون مین خ کو نہ فتحہ ہے نہ ضمہ بلکہ فتحہ مجہول ہے جو فتحہ اور ضمہ کے بیچ مین پڑھا جاتا ہے (یہہ خ بندرت مکسور یا مضموم بھی پڑھا جاتا ہے جیسے آخور اس مین خ کو ضمہ معروف ہے اسیطرح خویش اس مین خ کو کسرہ معروف ہے) حالانکہ فارسی قدیم کے اعراب مین کوئی اعراب فتحہ مجہول کے نام سے نہین ہے اس وجہ سے قیاس یہہ راہبری کرتا ہے کہ حقیقت مین ان لفظونکی اصل - خاب - خد - خزم - خستہ - خش - خند - خہل - خے - بدون واو کے تھی اور خ کو تقاضہ ضمہ مجہول مگر عربون کی زبان مین ضمہ مجہول کی آواز نہ تھی اس باعث سے انھون نے خ کو فتحہ دے کر چاہا کہ اس سے ضمہ مجہول کی آواز پیدا کرین ضمہ کی اشمام کو ظاہر کرنے کے لئے انھون نے خ کے بعد واؤ بھی لکھدیا چونکہ یہہ واؤ اپنی اصلی آواز نہین دیتا ہے اس وجہ سے اسکا نام رکھدیا واؤ معدولہ - اور واؤ معدولہ کی تعریف اس طرح کردی کہ لکھا جائے اور پڑھا نہ جائے

اور اس فتحہ کو فتحہ مجہول کہا یہہ ساری کارستانی عربون کی ہے جو صرف ضمہ مجہول کی آواز کو پیدا کرنے کی غرض سے کی گئی اگر یہہ میرا قیاس صحیح ہے تو پھر واؤ معدولہ کوئی چیز نہین ہے۔ جب ہم فتحہ مجہول اور ضمہ مجہول کے لئے ایک خاص علامت بنا لینگے (جیسا کہ فارسی قدیم کے اعراب مین بحث کیجائے گی) اسوقت یہہ گورکھ دہندہ از خود بیکار ہو جائے گا۔

انگریزی حروف | انگریزی زبان جن حرفون سے مرکب ہے وہ ۲۶ ہین ABC DEFGHIJKLMNOPQRSTUVW XYZ. ان مین پانچ AEIOU. تو یعنی واول اور ۲۱ حرف صحیح ہین یہہ حروف تلفظ اور تکمیل آواز کے اعتبار سے عربی۔ فارسی۔ سنسکرت ان تمام زبانون کے حروف تہجی سے گرے ہوئے ہین کیونکہ اس مین ایک حرف کی صورت سے کئی آوازونکا کام لیا گیا ہے جیسے C اسکے لئے کوئی خاص آواز نہین ہے C کبھی S کی آواز دیتا ہے اور کبھی K کی جب S اور K اپنی اصلی آواز پر دلالت کرنے کے لئے موجود ہین تو پھر C کی ضرورت کیا باقی رہی اسکے برعکس ایک آواز پر دلالت کرنے لئے دو صورت بنائے گئے ہین جیسے Q کہ وہ ہمیشہ محض K کی آواز دیتا ہے جب اس آواز کے لئے K موجود ہے تو اسی آواز کے لئے Q کی کیا ضرورت ہے ان مین سے ایک ضرور فضول ہے۔ اور بعض اوقات دو یا تین حرفون کو ملا کر ایک آواز کا کام لیتے ہین

جیسے TH سے ت کا اور CH سے چ کا KH سے خ کا اور SH سے ش کا GH سے غ کا اور بعض حرف مرکب آوازکے ہین جیسے X یہہ حرف استعمال کیا جاتا ہے K اور S کے عوض ہین جیسے BOX جبکہ یہی آواز K اور S سے پیدا کیجا سکتی ہے تو ایسے مرکب الصوت حرف کی کوئی ضرورت نہین ہے۔

اِس سبب سے انگریزی زبان کی ہجی بہت مشکل ہے کیونکہ لفظ کے صرف حروف یاد ہو جانے سے اُس کا تلفظ ادا نہین کیا جا سکتا۔ اور کسی لفظ کے کئی حرف ہین سے ایک یا زیادہ حروف ساکت ہون تو اِس لفظ کے ہجے معلوم ہونے سے اِس کا صحیح تلفظ ادا نہین ہو سکتا اور نہ کسی لفظ کا تلفظ معلوم ہونے سے اسکے صحیح ہجے ہو سکتے ہین ایسی زبان کے ہر لفظ کے ہجے اور تلفظ دونو یاد ہونا بہت ضرور ہے۔

انگریزی حروف کا مقابلہ اردو حروف سے اردو زبان جن حروف سے مرکب ہے وہ (۳۵) ہین انگریزی سے اردو مین ۹ حرف زاید ہین ایسی حالتہ مین اردو زبان انگریزی زبان سے کوئی حرف مانگ کر نہین لے سکتی۔ نہ انگریزی مین کوئی حرف ہی ایسا ہے جو اردو مین نہ ہو اِلّا X جو دراصل مفرد حرف نہین ہے۔

سنسکرت کے اعراب زبان سنسکرت اعراب کے لحاظ سے اُن تمام زبانون سے بہتر ہے جن سے ہم اسوقت بحث کر رہے ہین یعنی اعرابی حالتہ مین جتنی آوازین منہ سے نکل سکتی ہین سنسکرت مین وہ سب موجود ہین مع شئے زاید اور ایسی

ہر آواز کے لئے ایک نام اور ہر نام کے لئے ایک علامت ایجاد کی گئی ہے
مطول بھی مختصر بھی۔

زبان سنسکرت کے محققون نے حروف کی تعریف اور انکی تقسیم
نہایت عمدہ اور فلسفیانہ اصول پر کی ہے۔

۱ حروف صحیح (ویجن) وہ حروف ہین جو بغیر امداد کے ملفوظ نہین ہو سکتے
۲ حروف اعراب (سُر) وہ حروف ہین جو بغیر امداد کے ملفوظ ہو سکتی ہین
اور ان کی مدد کے بغیر حروف صحیح کا تلفظ نہین ہو سکتا۔

سُر مطلق آواز کا نام ہے جو حیوان یا انسان یا کسی اور شے
سے نکلے جیسی ہاتھی کی چنگھاڑ یا ستار کی بول یہہ سب سُر ہین جو بلا واسطہ
حروف کے ادا ہوتے ہین اسیطرح حروف اعراب بھی در اصل سُر ہین جو انسان
کے منہ سے نکلتے ہین بلا امداد حروف صحیح کے اور ان کی مدد کے بغیر
حروف صحیح کا تلفظ ہو نہین سکتا کیونکہ ہر حرف صحیح اُن کے پاس اصل مین ساکن
ہے اُس کا تلفظ ادا کرنے کے لئے ضرور ہے کہ متحرک پڑھا جاے۔ مثلاً ب
یہہ حرف صحیح ہے اس کا تلفظ کروگے تو اسکو بَ کہوگے یا بِ یا بُ ایک
بَ کو لو دیکھو اس مین دو آوازین جدا جدا ہین ایک حرف ب کی (جس کا
مخرج دونو لب ہین) دو لبون کے ملنے سے ادا ہوئی ہے دوسری اَ کی جو
ہوائی ہے۔ یا سارے منہ سے نکلتی ہے اسی اَ کی آواز نے ب کی آواز کو

شفتین سے نکالنے مین مدد دیتی ہے۔ اگر تم اُکی آواز کو اس مین سے نکالدو خاص
ب کی آواز کو نکالنا چاہو بغیر اسکے کہ اس کے ساتھ اُبا اِبا اُبی کی آواز کو شامل
کرو تو ہرگز نہ نکال سکوگے لب سے لب ملکر رہجائیگا کوئی آواز
نہ نکل سکیگی۔ اسی وجہ سے گانے مین لفظ کا کوئی جز ساکن نہین رہتا سب کو
متحرک کر لیتے ہین۔ اس صورت مین یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ حرف علتہ یا حرف
اعراب حقیقتہ مین ایک سُر ہے اور کوئی حرف صحیح بغیر سُر کے ادا نہین کیا جاسکتا حرف
صحیح کے ساتھ کوئی سُر یعنے حرف علتہ اس کے تلفظی مدد کے لئے ہونا ضرور ہے۔

سنسکرت مین اصلی اور منفرد سُر تین ہین (ا) अ (اِ) इ (اُ) उ ہر ایک کو
دراز کرنے یا ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے بقدر ضرورت دوسرے سُر بنے ہین مثلاً
اَ کو अ کے ساتھ ملانے سے اور اِ کو इ کے ساتھ اور اُ کو उ کے ساتھ
ملانے سے تین اور لانبے سُر پیدا ہوئے جیسے آ आ اِی ई اُو ऊ مفرد یا (چھوٹے)
سروںین سے یا چھوٹے اور دراز سروںین سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے
اور مرکب سُر پیدا ہوتے ہین۔ یہ بات گُن ورِدھی یا سندھی کی قاعدون سے اچھی طرح دریافت ہوسکتی ہے

اس لحاظ سے سرون کی تین قسمین ہین

(۱) ہرسو یعنے چھوٹے جیسے اَ अ اِ इ اُ उ

(۲) دیرگھ یعنے دراز آ आ اِی ई اُو ऊ

(۳) مرکب جیسے رِ ऋ اے ए اَو ओ اَو औ

جملہ سُر یا حروف اعراب سنسکرت مین ۱۶ ہین انکی آوازین اور شکلین و علامات ماسطور ذیل مین لکھائی ہین

نمبر	اواز	اعراب سنسکرت	مختصر علامت	اُردو میں نئے نام
۱	اَ	अ	...	فتحہ معروف مقصور
۲	اا	आ	ا	فتحہ معروف ممدود
۳	اِ	इ	ا	کسرہ معروف مقصور
۴	اِی	ई	ا	کسرہ معروف ممدود
۵	اُ	उ	ہ	ضمہ معروف مقصور
۶	اُو	ऊ	ہ	ضمہ معروف ممدود
۷	اِ	ए	ہ	کسرہ مجہول مقصور
۸	اَے	ऐ	ہ	ہمزہ مفتوح و یاے ساکن
۹	ا	ओ	ا	ضمہ مجہول مقصور
۱۰	اَو	औ	ا	ہمزہ مفتوح و واو ساکن
۱۱	رِ	ऋ	...	راء مکسور
۱۲	رِی	ॠ	...	راے مکسور با یاے معروف
۱۳	لِر	ऌ	...	ل مکسور با راے ساکن
۱۴	لِری	ॡ	...	ل مکسور و راء مکسور با یاے معروف
۱۵	اں	अं	ە	
۱۶	اہ	अः	:	

دیکھو حرف نمبر۱ अ نمبر۳ इ نمبر۵ उ بلا فرق فتحہ معروف مقصور اور کسرہ معروف مقصور ضمہ معروف مقصور کی ہم آواز ہے جو عربوں کے ہان مستعمل ہے۔

اور حروف نمبر۲ आ نمبر۴ ई نمبر۶ ऊ بلا فرق عربی کے حروف علتہ ای و کے ہم آواز ہین۔

حرف نمبر۷ ए بلا فرق فارسیوں کے کسرہ مجہول کا ہم آواز ہے۔

حرف نمبر۸ ऐ ہمزہ مفتوح اور یاے ساکن کا ہم آواز ہے۔

حرف نمبر۹ ओ بلا فرق فارسیون کا ضمّہ مجہول ہے مگر مقصور

حرف نمبر۱۰ औ ہمزہ مفتوح اور واؤ ساکن کا ہم آواز ہے

حرف نمبر۱۱ ऋ خالص راے مکسور ہے

حرف نمبر۱۲ ॠ راے مکسور با یاے معروف کا ہم آواز ہے۔

حرف نمبر۱۳ ऌ لام مکسور با راے ساکن کا ہم آواز ہے۔

حرف نمبر۱۴ ॡ لام مکسور راے مکسور با یاے ساکن کا ہم آواز ہے

حرف نمبر۱۵ अं حقیقتہ مین نون غنہ ہے جسکے ماقبل مین حرف گ کا اشمام ہے۔

حرف نمبر۱۶ अः ہمزہ مفتوح با ہاے ساکن کا ہم آواز ہے۔

اِن حروف اعراب مین سے نمبر ۸-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ کو خاص طور پر دیکھو یہ سُر اصلی اور مفرد نہین ہین - بلکہ ایک سُر کو دوسرے سُر سے

ہا سے نے سے یہہ پیدا ہوئے ہین گو سنسکرت کے قواعد نحویہ کے رو سے
یہ بھی مرکب اعراب ہین مگر حقیقتہً مین وہ اعراب کی اصلی تعریف سے گرے ہوئی ہین
مثلاً حرف نمبر ۱ کو دیکھو کہ خالص راے مکسور کا ہم آواز ہے اسکے تلفظ مین دو
آوازین شامل ہین - ایک ر کی جو ذلقیہ اولیٰ کا حرف ہے دوسری اِ کی جو
تمام خلوے دہن سے نکلتی ہے اس وجہہ سے اس اعراب مین اور راے مکسور کے
آوازمین کوئی فرق نہوا ایسے حرف اعراب کسی حرف صحیح کے تلفظ مین کیا مدد
دیسکتا ہے جبکہ اُس کی شان یا ساخت ترکیبی خود ایک حرف معرب کی ہے - ائی ہمزہ
مفتوح اور یاے ساکن سے مرکب ہے اور آو ہمزہ مفتوح اور واو ساکن سے
ہم اُی کی آواز کو ہمزۂ مفتوح اور یاے ساکن سے - اور اَو کی آواز کو ہمزۂ مفتوح
اور واو ساکن سے پیدا کر سکتے ہین - یہی حالت حرف نمبر ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ کی ہے
(کسی سنسکرت کے نحوی نے میرے اس اعتراض کا معقول جواب نہ دیا) یہہ
جملہ اعراب حقیقتہً مین حروف صحیح معرب ہین اسی عذر سے ہم ان حروف کو اپنے
اعراب مین اضافہ کرنا نہین چاہتے نہ حقیقتہً وہ ہم کو اعراب ہونے کی حیثیت سے
مدد دے سکتے ہین -

قدیم فارسی کے اعراب

اُسترا یا حرف اعراب جسطرح سنسکرت مین اجزاے حرفی
کے ساتھہ ملاکر لکھے جاتے ہین اسیطرح آوستا دیولوی مین بھی ہے - اوستا
مین دو حرف علتہ ایک جگہہ جمع نہین ہوتے جسطرح سنسکرت مین ہے -
آوستا کے جملہ اُسترا یا حروف اعراب ۱۳ ہین انکی آوازین اور شکلین بطور ذیل مین دکھائی جاتی ہین

نمبر	آواز	اوستا کے اعراب	عربي	سنسکرت کے اعراب	انگریزی کے اعراب
۱	اَ	𐬀	اَ ـَ	अ	a
۲	اا	𐬁	...	आ	â
۳	اِ	𐬌	ـِ	इ	i
۴	اِي	𐬍	...	ई	î
۵	اُ	𐬎	ـُ	उ	u
۶	اُو	𐬏	...	ऊ	û
۷	اے	𐬈 𐬇	...	ए	e مقصور
۸	اے	𐬈	...	....	ê اوسط
۹	اے	𐬉 𐬊	...	....	ē ممدود
۱۰	اۥ	𐬊	...	ओ	o
۱۱	اۥو	𐬋	...	....	ô
۱۲	ر	𐬆𐬭𐬆	...	ऋ	ERE
۱۳	آں	𐬅	...	....	...

فارسی قدیم کے اعراب کا مقابلہ سنسکرت کے اعراب سے

اوستا کے اعراب اور سنسکرت کے اعراب ترتیب اور آواز مین بالکل یکسان ہین - جو فرق کہ اِن دونون زبانون کے اعراب مین نمایان ہے یہہ ہے کہ سنسکرت مین حروف اعراب ۱۶ ہین - اور اوستا مین ۱۳ یعنے سنسکرت سے ۳ حرف کم لِر ऌ لری ॡ اَہ अः مگر اوستہ گرامر (جو حال مین بمبی مین تالیف اور طبع ہوئی ہے) مین یہ لکھا ہے کہ ان حروف اعراب کے علاوہ اور ۱۰ حرف ہین جو دو حرف اعراب کے مِلنے سے پیدا ہوتے ہین "بعض دو ہمجنس حروف کے مِلنے سے بعض دو غیر جنس حروف کے مِلنے سے"
(۲) سنسکرت کی تحریر مین اعراب حروف کے اوپر یا نیچے لگائے جاتے ہین (جیسے عربی مین) اوستہ مین ہر حرف اعراب حرف صحیح کے بائین بازو مین لکھا جاتا ہے (جیسا کہ انگریزی مین سیدہی بازو پر) یہہ طریقہ عربی اور سنسکرت کے طریقہ سے بوجوہ بہتر ہے بالخصوص ٹائپ کے چھاپہ مین اس سے بے حد آسانی ہوگی - کیونکہ حروف اعراب کو حروف صحیح کے نیچے یا اوپر بٹھانے مین جتنا وقت ضایع جاتا ہے وہ بچ جائے گا -

فارسی اعراب کا مقابلہ عربی اعراب سے

قدیم فارسیون کے اعراب کو عربون کے اعراب سے مقابلہ کر کے دیکھو فارسی اعراب مین پہلا - تیسرا - پانچوان اعراب بلا فرق عربی کا فتحہ - و کسرہ - و ضمہ ہے - دوسرا - چوتھا - چھٹا اعراب بلا تفاوت عربی کے حروف مدہ ا - و - ی ہین - ساتوان اعراب کسرہ مجہول ہے (کسرہ مجہول وہ حرکتہ ہے جسکا

خاص ہے یعنے وہ ہمیشہ واؤ معدولہ کے آگے آتا ہے واؤ معدولہ وہ واو ہے جو لکھا جائے مگر پڑھا نہ جائے واؤ معدولہ ہمیشہ حرف خ کے بعد اور نو حرفون مین سے کسی حرف کے ماقبل آتا ہے ۔ ا۔ د۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ن۔ ہ۔ ی۔ جیسے

۱	خواب	بروزن تاب	اس مین واو معدولہ	ا کے قبل آیا ہے
۲	خود	" سَد	"	د "
۳	خور	" سَر	"	ر "
۴	خوزم	" عزم	"	ز "
۵	خوستہ	" بَستہ	"	س "
۶	خوش	" کَش	"	ش "
۷	خوند	" خَند	"	ن "
۸	خوہل	" سَہل	"	ہ "
۹	خوی	" مَے	"	ی "

ان تمام مثالون مین خ کو نہ فتحہ ہے نہ ضمہ بلکہ فتحہ مجہول ہے جو فتحہ اور ضمہ کے بیچ مین پڑھا جاتا ہے (یہ خ بندرت مضموم یا مکسور بھی پڑھا جاتا ہے جیسے آخور بروزن آجرا وس مین خ کو ضمہ معروف ہے اسیطرح خویش بروزن پیش اس مین خ کو کسرہ معروف ہے)

ذمرہ نحو فارسی کے اس قاعدہ پر بھی غور کرو "الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے

یاے معروف ساکن کے ماقبل ہمیشہ کسرہ معروف - واو معروف ساکن کے ماقبل
ہمیشہ ضمہ معروف ہوگا چونکہ ایسے حروف علت کا تلفظ دراز آواز کے ساتھہ
ہوتا ہے اسوجہہ سے انکو حروف مدہ کہتے ہین" اِس قاعدہ نے اَ - اِ
اُ کی آوازون کو ممدود کر کے اور تین آوازین (اا - اِی - اوُ) پیدا
کر دین - اِسی قاعدہ کو فتحہ مجہول - کسرہ مجہول - ضمہ مجہول مین بھی جاری کر کے
اور تین نئی آوازین پیدا ہو جائنگین جیسے (خوَد بروزن سَد) کا فتحہ مجہول جو مقصور تھا
حرف مدہ الف کے ساتھہ ملکر فتحہ مجہول ممدود بنگیا - جیسے (خواب بروزن تاب)
اسیطرح (خرمن) کا کسرہ مجہول مقصور حرف مدہ یعنے یاے مجہول کے ساتھہ
ملکر کسرہ مجہول ممدود بنگیا (جیسے سیر) اسیطرح (گھر کا ضمہ مجہول مقصور) حرف مدہ
یعنی واو مجہول کے ساتھہ ملکر ضمہ مجہول ممدود بنگیا (جیسے گوشہ توشہ) اب دیکھو
مروجہ فارسی کے اعرابون کی تعداد اِس قاعدہ کے روسے (۱۲) ہوگئی جنکے
آوازین یہہ ہین اَ - اا - اِ - ای - اُ - اوُ - اَ - اا - اِ - اے - اُ - او -

اب ان آوازون کو فارسی قدیم کے اعراب سے ملاکر دیکھو تو
ان کو نقشہ مین کے (۱۰) اعراب (از نمبر ۱ تا ۱۰) کے بالکل مطابق پاؤگے فتحہ
مقصور و ممدود اسمین نملیگا - اسکے بعد حرف نمبر ۸ - ۱۲ - ۱۳ باقی رہجائے گا - اعراب
نمبر ۸ کو ہم چھوڑ دیتے ہین کیونکہ اِسی کا ہم آواز اعراب نمبر ۱ ہے بس کرتا ہے نمبر ۸ و ۱
مین اگر فرق ہے تو ایسا باریک ہے جیسے کومل اور تر کومل سُر مین ہوتا ہے

جس کا ادا کرنا ہر شخص پر سہل نہیں ہے اگر ہم بجائے نمبر ۸ کے نمبر ۱ کے اعراب پر قناعت کرین تو اس مین ہمارا کوئی حرج نہین ہے بلکہ اس باریک فرق کے ساتھہ اسکو ادا کرنے مین جو دقت ہے وہ دفع ہو جاے گی۔ اور اس کا ادا کرنا سہل ہو جائیگا کسی کام کا سہل کر دینا زیادہ بہتر ہے اسکو دشوار کر دینے سے۔

اعراب نمبر ۱۲ حقیقتہ مین اعراب ہی نہین ہے کیونکہ فارسی قدیم یا سنسکرت کے نحویون نے اعراب کی تعریف یہہ کی ہے کہ حروف اعراب وہ حروف ہین جو بغیر امداد کے ملفوظ ہو سکتے ہین اور ان کی مدد کے بغیر حروف صحیح کا تلفظ ناممکن ہو اعراب نمبر ۱۲ اس تعریف سے بالکل گرا ہوا ہے کیونکہ اس کی آواز رائے مکسور کی ہے۔ اور ر ایک حرف ہے ذلقیہ اد لنے کا جو کنارہ زبان اور حنک اعلی سے (جو مخرج نون سے کسیقدر جانب فم ہٹا ہوا ہے) نکلتا ہے اور زبان اسکے نکلنے کے وقت اوپر کے حلق کے طرف مایل ہوتی ہے اور با عتبار مخرج کے ہوائی ہے کیونکہ یائے مکسور (بشرطیکہ مدی نہو) کا مخرج معین نہین ہے بلکہ تمام خلوئے دہن سے نکلتی ہے تو اب دیکھو اعراب نمبر ۱۲ (رِ) مین دو مختلف صورتین ہین ایک ذلقیہ ادنی دوسرا ہوائی یہہ اچھی خاصی حرف مرکب کی شکل ہوئی اسکو حرف اعراب کہنا غلطی ہے ہم تھوڑی دیر کے لئے رِ کو حرف اعراب فرض کرتے ہین اور تعریف اعراب کے لحاظ سے ایک حرف صحیح کے نکالنے مین اس سے مدد لیکر دیکھتے ہین کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے فرض کرو کہ ہم ب کی آواز

مین ہِ سے مدد لینا چاہتے ہین تو کیا آواز ہوگی - بِہ - اگر ہم ب کے بعد اسے
مکسور بڑھا دین جب بھی یہی آواز نکلے گی بِہ تو پھر حرف اعراب اور حرف صحیح
مین کوئی فرق نہ رہا -

حرف نمبر ۱۳ نون غنہ البتہ لینے کے قابل ہے ہم اس کا استعمال
بھی کرتے ہین جیسے - اینسان - اوستان اس مین نون کا اعلان خلاف فصاحت
ہے اِلّا اُس صورت مین کہ ایسا لفظ (جیسے زمان - زبان) مضاف یا موصوف
یا معطوف علیہ ہو یا ضمیر یا لفظ است سے ملحق ہو موجودہ حالت مین نون ظاہر اور
نون غُنّہ دونون ایک ہی صورت مین لکھے جاتے ہین ایک نوآموز کے لئے
بظاہر یہہ امتیاز محال ہے کہ اس مین نون ظاہر ہے یا غنہ جب تک اُستاد نہ بتائے
مگر ہم نون غُنّہ کو اعراب سے نکالکر حروف صحیح مین داخل کرین گے اور اس کیلئے
خاص شکل قرار دین گے -

اس موقع پر یہہ بات خاص طور پر بیان کرنے کے قابل ہے کہ
فتحہ مجہول (جسکا ذکر ابھی ہوا ہے جو ہمیشہ واؤ معدولہ کے آگے آتا ہے فارسی
قدیم کے اعراب مین داخل نہین ہے نقشہ مین دیکھو اسکے لئے نہ آواز ہے نہ صورت
پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عرب کے محققون نے فتحہ معروف کہان سے نکالا
جبکہ قدیم فارسی مین فتحہ مجہول موجود نہین ہے بظاہر قیاس یہہ راہبری کرتا ہے
کہ مصنفین عرب کو فتحہ مجہول کی نسبت دھوکہ ہوا یعنی انھون نے ضمہ مجہول کو جو لفظ

خود خوش مین ہے فتحہ مجہول خیال کیا اِس مین ضمہ کا اشمام پیدا کرنے کے لئے
اِن لفظون (خاب - خد - خر - خرم - خستہ - خش - خند - خنل - خے) مین ایک
واؤ کو خ کے بعد زاید کر دیا - یہ عربون کی منگھڑت ہے ہارے اِس قیاس کی
تائید صاحب فرہنگ ناصری کی اِس تحقیق سے بھی ہوئی ہے - "خر آفتاب
ست ومتاخرین برائے آنکہ بکلمہ خر (بمعنی گدہا) مشتبہ نشود بواؤ نویسند" لیکن
درزبان قدیم بے واؤ بودہ۔
خشا - خوش کنندہ نزاری گفتہ ۵ شہریار دہر شمس الدین علی - خسرو
ظالم کش عاجز خشائے خش بروزن کش خشندامن بروزن ترد امن - مادرزن"
دیکھو اِن الفاظ - خر خش - خشائے کو بدون واؤ معدولہ کے بھی لکھا ہے - اگر مین
اِس قیاس مین غلطی نہین کر رہا ہون تو فتحہ مجہول کو فارسی قدیم کے اعراب سے
خارج کر دینا چاہئے - اور اسکے عوض مین ضمہ مجہول پڑہنا چاہیئے جب بھی یہی نتیجہ
نکلے گا یعنے خواب خود - خور خورم - خوستہ - خوش - خونذ - خوہل - خوے کی یہی
آواز باقی رہے گی جواب واؤ معدولہ کے ساتھ ملکر ہے اسمین کچھہ فرق نہ آئے گا
اور اِن الفاظ مین واؤ معدولہ زائد کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔
فارسی قدیم کے حروف کی بحث مین ہم نے بتایا ہے کہ فارسیونکے
جو حروف عربی مین نہ تھے عربون نے اپنے اُن حروف سے جسکو ازروے
مخرج قریب پایا خاص امتیاز لگا کر اپنے لئے ایک نیا حرف بنا لیا اور اپنے

حروف تہجی مین بضرورت اضافہ کیا یہی سلوک وہ اُن کے اعراب کے ساتھہ بھی کر سکتے تھے یعنے اُنکے حروف اعراب سے جن کی ضرورت محسوس ہوری تھی خاص امتیاز دے کر اپنے لئے نیا اعراب بنا لے سکتے تھے اور حروف کے ساتھہ اعراب کے ذخیرہ مین بھی اضافہ کر سکتے تھے اس کی ضرورت اُس وقت بھی تہی اب بھی مسلم ہے کیونکہ عربون نے جب ان کی زبان لی تو الفاظ کے ساتھہ ناگزیر ان کے اعراب بھی لئے (جسمین وہ بے اختیار تھے) جب ان کو ایسا اعراب بولنا پڑا جو ان کی زبان مین نہ تھا تو وہ اعراب دلالت کتابی مین مہمل رہگیا اور تحریر و بیان مین نہ آسکا۔ تو مقتضاے عقل یہہ تہا کہ وہ اُسکو خاص علامت کے ساتھہ لکھتے جو اسکی اصلی آواز پر دلالت کرنے کے لئے کافی ہوتا مثلاً کسرہ جسطریقہ سے وہ لکھا کرتے ہین اُسکو اُلٹا لکھہ دیتے۔ اسیطرح ضمہ کو۔ جو دلالت کرتا کسرہ مجہول یا ضمہ مجہول پر فتحہ مجہول اگر اصلی فارسیون کے پاس اِس نام کا کوئی اعراب تھا (مین کہتا ہون کہ نہ تھا) وہ اِسکے لئے بھی کوئی ایسا امتیاز پیدا کر سکتے تھے جس سے وہی آواز ادا ہوتی جسکی دلالت کیلئے وہ وضع کیا جاتا۔ اور اُسکی آواز اپنی اصلی آواز سے خارج نہ ہو جاتی۔ یہہ ایک نامعقول بات ہے کہ ایک اعراب تو استعمال کیا جائے مگر اسکے لئے نہ نام ہو نہ علامت۔ ایسے اعراب کی تعلیم و تعبیر دونو دشوار ہین ہم اپنے بچونکو کسرہ مجہول اور ضمہ مجہول کا تلفظ تو یاد دلاتے مگر انکی کوئی نشانی یا نام یاد دلاتے ہین نہ علامت۔ افسوس ہے کہ عربون نے اعراب کی طرف سے بالکل آنکھہ بند کرلی۔ اُن اعراب کا نام و نشان تک باقی نہ رکھا۔ زیادہ افسوس اسکا ہے کہ

نحو فارسی مین اُن کا ذکر تک نہ کیا - غرض کہ جب کتابت مین زبان فارسی نے عربی حروف کا جامہ پہنا تو اُن کی پہلی صورتین بدل گئین حروف کے ساتھ اُنکے اعراب بھی چلے گئے ایسی ہماری غلطی کا نتیجہ بھی ہونا تھا جو ہوا - یعنے اچھے پڑھے لکھے اشخاص بھی فارسی کے اکثر الفاظ کا تلفظ اعرابی حیثیت سے غلط ادا کرتے ہین اور غلط سکھاتے بھی ہین - جیسے لفظ خُوش جو کُشّ کا ہم وزن اور لفظ خور جو خرّ کا ہم آواز اور خوے جو مے کا ہم آواز و ہم قافیہ ہے اسکو خُوش خُور - خُوے ضمہ معروف سے کہتے ہین جو سراسر غلط ہے یہہ ہماری اُس ہماری غلطی کا نتیجہ ہے جو ہمارے تحریرات مین ہمارے حروف اعراب سے بالکل معرّی ہوتے ہین اگر ہم فارسیون سے اُن کی زبان کے ساتھ اِن کے اعراب بھی بقدر ضرورت لیتے اور ان کو اجزاے حرفی کے ساتھ ملا کر لکھتے تو آج یہہ دشواری پیش نہ آتی اعراب کے لکھنے یا بولنے کے لئے شریعت نے ممانعت کی نہ کسی قانون نے جرم قرار دیا تو جو کام اسلاف نے ادھورا چھوڑا اسکو اخلاف کیون پورا نہ کرین -

عربون کے اعراب | عربی زبان کی ترکیبی ساخت کچھ ایسی سہل اور سادہ واقع ہوئی ہے کہ ان کو اپنی زبان کے ادا کرنے مین تین اعراب سے زیادہ کی ضرورت ہی نہین ہے فتح - کسرہ - ضمہ (جسکو فارسی مین زبر - زیر - پیش کہتے ہین) انہین تین اعراب سے اُن کی تمام ضرورتین پوری ہو جاتی ہین - کیونکہ اعرابی حیثیت سے زبان عرب مین اور تیسری کوئی آواز ہی نہین ہے - مگر جبکہ اَ - اِ - اُ کو ممدود کرکے پڑھو - آا - اِی

ا ُو ہوجائے گا فتحہ کو دراز کرنے سے الف اور کسرہ کو دراز کرنے سے ی اور
ضمہ کو دراز کرنے سے واؤ پیدا ہوتا ہے اِس وجہ سے الف کو فتحہ ممدود اور
ی کو کسرہ ممدود اور و کو ضمہ ممدود کہنا زیبا ہے - ا - ی - و کو حرف علت
کہتے ہین - سبب کہ حروف علتہ پر اعراب آجاتے ہین تو یہہ بھی حرف صحیح سمجھے جاتے ہین
اگر ہم حروف علتہ کو اعراب مین داخل کرلین (جسکے نہ کرنے کے لئے اصولاً کوئی
وجہہ نہین ہے) تو عربون کے پاس (۶) اعراب ہوجائینگے - فتحہ معروف مقصور
فتحہ معروف ممدود - کسرہ معروف مقصور - کسرہ معروف ممدود - ضمہ معروف مقصور
ضمہ معروف ممدود اِن کے ہان فتحہ و کسرہ و ضمہ مجہول مطلق نہین ہے قرآن شریف
مین کسرہ مجہول ایک ہی جگہہ آیا ہے (وہ مقام یہہ آیتہ شریف ہے بسم اللہ مجریہا
و مرسیہا) مگر امالہ کے قاعدہ سے -

امالہ کی معنی لغت مین جُھکانا ہے اور علمائے نحو کی اصطلاح مین آواز کا
جھکانا ہے تلفظ حرکت فتحہ سے طرف ایسی حرکت کے کہ جو حالتہ فتحہ و کسرہ کے بیچ
مین ہو شرط جواز کے ساتھہ جو ہین اسمین شک نہین ہے کہ یہہ آواز کسرہ
مجہول کی ہے وہ کسی قاعدہ سے پڑہین پھر کوئی معقول وجہہ نہین ہے کہ عرب
اپنے اعراب مین کسرہ مجہول کو نہ بڑہائین - اگر امالہ کو بھی اعراب مین شامل کرلو تو کل
اعراب سات ہوجاتے ہین - اِس سے نہ اید کچھہ نہین جس حرف پر اِن تین حرکات
مین سے کوئی حرکت نہو اسکو ساکن کہتے ہین -

عربون کے پاس اور بھی ایک اعراب ہے جسکو تنوین کہتے ہین وہ
دو فتحہ یا دو کسرہ یا دو ضمہ سے پیدا ہوتی ہے جس سے نون خفیفہ کی آواز پیدا
ہوتی ہے صاحب اشباہ و نظائر نے نون خفیفہ اور تنوین مین ان الفاظ سے
فرق بتایا ہے۔ الفرق بینہما ہو ان النون الخفیفہ لا یحرک لالتقاء الساکنین
والتنوین یحرک لہ متی لقے النون الخفیفہ ساکن سقطت مذا ویشترکان فی عدم
جواز الوقف علیہما۔ اور قراء کے پاس یہہ فرق ہے کہ نون ساکن قایم رہتا ہے
خط۔ لفظ۔ وصل۔ وقف اور اسما اور افعال اور حروف متوسط و متطرفہ مین بخلاف
تنوین کے کہ وہ نون ساکن زاید ملحق ہوتا ہے آخر اسماء مین اور گرجاتا ہے
خط مین۔ اس حساب سے تنوین کو اعراب مین داخل کرنا ایک حیثیت سے غلطی ہے

عربون مین اعراب جدید ہے

عرب نے جس وقت خط کوفی کو لیا اسوقت انکے حروف اعراب
سے بالکل معرا تھے سب سے پہلے اسلام کی ایک مذہبی ضرورت نے اعراب
دینے کا خیال پیدا کیا وہ ضرورت یہہ تھی کہ جب قرآن شریف کاغذ مین مکتوب
ہوگیا خود عرب اس کے پڑہنے مین غلطیان کرنے لگے وائے بر حال عجمیون
کے جن کی وہ زبان نہ تھی۔ اس دشواری کو دور کرنے کیلئے پچھلے زمانہ مین ہر حرف
مفتوح پر ایک نقطہ اوپر اور ہر حرف مکسور کو ایک نقطہ نیچے اور ہر حرف مضموم کو
ایک نقطہ اسکے آگے سرخی یا ایسے رنگ سے جو حروف کا مغائر ہو دیتے تھے
تاکہ یہہ نقطے حروف کے اصلی نقطون سے جدا نظر آئین اسی وجہ سے انکو فارسی

مین زبر ـ زیر ـ پیش کہتے ہین ـ

خلیل(۱) ابن احمد عروضی نے ہر حرکت کے لئے ایک خاص علامت اسی نقطہ کی جگہہ وضع کی جیسے ـَ ـِ ـُ ان کی صورتین حروف ہجی مین داخل نہین ہین نہ ان کو حرف کہتے ہین بلکہ وہ بطور علامت حروف صحیح کے اوپر یا نیچے لکھی جاتی ہین جو حرف ساکن ہو اسپر ایک چھوٹی سی کنڈلی جیسے (ه) اور جو مشدد ہو اسپر باریک تین دندانے (ـّ) بنادیتے ہین ـ جو اس وقت تک عربون کے پاس مروج ہین ـ

عرب جب عجم مین پہونچے اور ان کے الفاظ اپنے حروف مین لکھنے لگے ان کو اس کی ضرورت پیدا ہوئی کہ ان کے اعراب بھی استعمال کرین اسپنے لغت مین فارسیون کے اعراب کا ذکر بھی کیا ہے مگر بہت کم ـ لغنے اس وقت فارسیون کے پاس ۱۳ قسم کے اعراب تھے جن کی آوازین یہہ تہین ـ اَ ـ اِا ـ اِ اِی ـ اُ ـ اُو ـ اِ ـ اِ ـ اِے ـ اْ ـ اَو ـ ـِ ـ اَن ـ ۱۳ اعراب مین سے انھون نے جن اعراب کا ذکر کیا ہے وہ پہلا ـ تیسرا ـ پانچوان ـ ساتوان دسوان اعراب ہے ـ ان کی تعریف بھی کی ہے ـ دوسرے ـ چوتھے ـ چھٹے ـ اعراب کا ذکر حروف مدہ کے ضمن مین کیا ہے یعنی حروف مدہ کی وجہہ سے اَ ـ اِ ـ اُ کی آوازین جو ممتد ہو جاتی ہین ان کو اس قاعدہ کے تحت مین بیان

(۱) محمد حسن البونی کہتے ہین کہ سب سے پہلے جس نے اس طریقہ کو ایجاد کیا وہ ابو الاسود تھا ابن خلکان بھی یہی کہتا ہے

کیا ہے - جس سے ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ انھون نے (۱۰) آوازون
اَ - اَا - اِ - اِی - اُ - اُو - اِ - اِے - اَو - اَوٗ - کو تسلیم کرلیا -

زیبا یہہ تہا کہ مورخانہ حیثیت سے وہ فارسیون کے تمام اعراب کا ذکر کرتے اور ہر ایک کی آواز اور صورت کو دکہاتے تاکہ آیندہ نسلون کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہوتا - اور اس سے معلوم کرسکتے کہ قدیم فارسی کے اعراب کیسے اور کتنے تہے - اور ان کی آوازین کیا تہین ایسا کرنے کا ایک نتیجہ یہہ ہوا کہ فارسیون کے الفاظ آج اوس تلفظ کے ساتہہ ادا نہین کئے جاسکتے ہین جسطرح کہ قدیم اہل فارس کرتے تہے - یہہ فروگذاشت درگزر کے قابل نہتی اس وجہہ سے اب ہم اس کی تکمیل کرینگے تاکہ یہہ نقص اور یہہ الزام جو ہم پر ہے دور ہوجاے -

انگریزون کے اعراب | اعراب کی بحث مین انگریزی زبان سب سے ناقص اور بیقاعدہ ثابت ہوگی - باانیکہ آج وہ روے زمین کے زبانون مین مہذب اور علمی سمجہی جاتی ہے - اس موقع پر ہم نیسفیلڈکی گرامر کے صفحے ستاکر ناظرین کے دماغ کو پریشان کرنا نہین چاہتے نہ اس بحث سے کوئی مفید نتیجہ ہی نکل سکتا ہے بلکہ یہہ صرف ثابت کرینگے کہ انگریزبہی فارسیون کے طرح فتحہ و کسرہ وضمہ معروف اور فتحہ و کسرہ وضمہ مجہول کی آواز منہ سے نکالتے ہین انہین اعرابون کو وہ ممدود بہی پڑہتے ہین جیسے -

آواز	نام اعراب	مثال
اَ	فتحہ معروف مقصور	فیٹل Fatal مین ٹے
اا	″ ″ ممدود	فار Far مین نا
اِ	کسرہ معروف مقصور	بل Bill مین بے
اِی	″ ″ ممدود	فیڈ Feed مین نی
اُ	ضمہ معروف مقصور	پُٹ Put مین پُ
اُو	″ ″ ممدود	فُوڈ Food مین فو
اے	کسرہ مجہول مقصور	نٹ Net مین ان
اے	″ ″ ممدود	فیٹ Fate مین فے
اُ	ضمہ مجہول مقصور	ہٹ Hot مین ہ
اُو	″ ″ ممدود	بون Bone مین بو

یہہ کُل دش آوازین ہوئین چاہیئے تو یہہ تہا کہ ان کے لئے دش حروف بہی وضع کئے جاتے بجاے اسکے ان تمام آوازون کو وہ پانچ حروف . . AEIOU کے ذریعہ سے ادا کرتے ہین جسکو وہ واویل کہتے ہین - مگر یہہ کہنا مشکل ہے کہ کونسا حرف کس اعراب کی آواز دیتا ہے - کیونکہ انکا ہر حرف مختلف اعرابون کی آواز دیتا ہے مثلاً -
اَ کی آواز جسکو ہم فتحہ معروف مقصور کہتے ہین ان پانچون حرفون کے

ذریعہ سے ادا ہوتی ہے جیسے

۱ کارٹر Carter مین حرف A کی آواز دیتا ہے

۲ جرم Germ مین حرف E " " " "

۳ برڈ Bird مین حرف I " " " "

۴ برو Borough مین حرف O " " " "

۵ ٹب Tub مین حرف U " " " "

ان مثالون مین AEIOU ان پانچون حرفون سے
فتحہ معروف مقصور کی آواز دی ہے جو بالکل بے قاعدہ اور خلاف قیاس ہے۔

اب اا کی آواز کو لو جسکو ہم فتحہ معروف ممدود کہتے ہین کبھی
سنگل A فتحہ معروف ممدود کا کام دیتا ہے جیسے فار مین FAR کبھی ڈبل
AA فتحہ معروف ممدود کا کام دیتا ہے جیسے بال مین BAAL

اِ کی آواز دیکھو جسکو ہم کسرہ معروف مقصور کہتے ہین۔
U-I-E یہ تینون حرف کسرہ معروف مقصور کا کام دیتے ہین جیسے BEGIN
بل BILL بزی BUSY

اِی کی آواز کو لو جسکو ہم کسرہ معروف ممدود کہتے ہین۔
کبھی سنگل E کسرہ معروف ممدود کا کام دیتا ہے جیسے می ME مین کبھی ڈبل
EE کسرہ معروف ممدود کا کام دیتا ہے جیسے فیڈ مین FEED

اُکی آواز دیکھو جسکو ہم ضمہ معروف مقصور کہتے ہین-

کبھی سنگل O ضمہ معروف مقصور کا کام دیتا ہے جیسے DOMESTIC

کبھی ڈبل OO ضمہ معروف مقصور کا کام دیتا ہے جیسے فُٹ FOOT

اوُ کی آواز کو لو جسکو ہم ضمہ معروف ممدود کہتے ہین-

ڈبل OO ضمہ معروف ممدود کا کام دیتا ہے جیسے اسٹول مین STOOL

کبھی سنگل " " " TOMB

اِ کی آواز دیکھو جسکو ہم کسرہ مجہول مقصور کہتے ہین

حرف E کسرہ مجہول مقصور کی آواز دیتا ہے جیسے ہن مین HEN

اے کی آواز کو لو جسکو ہم کسرہ مجہول ممدود کہتے ہین-

حرف A کسرہ مجہول ممدود کی آواز دیتا ہے جیسے A میری مین MARY

اُکی آواز دیکھو جسکو ہم ضمہ مجہول مقصور کہتے ہین-

حرف O ضمہ مجہول مقصور کی آواز دیتا ہے جیسے ہٹ مین HOT

او کی آواز لو جسکو ہم ضمہ مجہول ممدود کہتے ہین-

حرف O ضمہ مجہول ممدود کی آواز دیتا ہے جیسے BONE

اب انھین حروف کو جدا جدا کرکے دیکھو کہ کون حرف کتنی آوازین دیتا ہے-

A

FATAL

اَ فتحہ معروف مقصور جیسے کنفر ~~GANFER~~

آ " " ممدود جیسے باربر BARBER

اے کسرہ مجہول ممدود جیسے مے ری	MARY

E

اَ فتحہ معروف مقصور جیسے فادر	FATHER
اِ کسرہ معروف مقصور بگین	BEGIN
اِی کسرہ معروف ممدود جیسے می	ME
اِ کسرہ مجہول مقصور " ہن	HEN

I

اَ فتحہ معروف مقصور جیسے برڈ	BIRD
آی " فائن	FINE
اِ کسرہ معروف مقصور " ہم	HIM

O

اَ فتحہ معروف مقصور " برو	BOROUGH
اُ ضمہ معروف مقصور " بگس	BOGUS
اُو " ممدود " اسٹول	STOOL
اُ ضمہ مجہول مقصور " ہٹ	HOT
اُ " " ممدود " بون	BONE

U

اَ فتحہ معروف مقصور " ٹب	TUB

اُ ضمہ معروف مقصور	جیسے پُٹ	PUT
یُوْ	" ڈیوک	DUKE
اِ کسرہ معروف مقصور	" بزی	BUSY

AA

اا کبھی سنگل A اا کی آواز دیتا ہے جیسے فار FAR مین

کبھی ڈبل AA " " " با BAA مین

اِی کبھی سنگل E اِی کی آواز دیتا ہے جیسے بیما BEMA

کبھی ڈبل EE " " " فیڈ FEED

OO

اُو کبھی ڈبل OO اُ کی مقصور آواز دیتا ہے جیسے فٹ FOOT

اُوْ کبھی اُو کی ممدود آواز دیتا ہے۔ جیسے فوڈ FOOD

مذکورہ بالا نظایر سے معلوم ہوگا کہ کوئی حرف اعراب کسی خاص آواز پر دلالت نہیں کرتا۔ مثلاً U زبر کی بھی آواز دیتا ہے۔ زیر کی بھی۔ پیش کی بھی۔ ایک ہی حرف جب تین مخالف آوازین دے اور کسی قاعدہ کے تحت اثر بھی نہو تو ایک نوآموز شخص کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس لفظ کا تلفظ کیا ہے انگریزون نے حروف اعراب ایجاد کئے اس سے یہہ آسانی پیدا ہوگئی کہ ان حروف کی مدد سے ہر لفظ کا تلفظ صحیح طور پر ادا کیا جا سکتا ہے مگر کسی خاص

حرف کو خاص آواز کے لئے مخصوص تعین کیا اس سے وہ آسانی دشواری سے
بدل گئی بلکہ یہہ کہنا مبالغہ نہوگا کہ حروف اعراب کی غرض وضعی تقریباً فوت
ہوگئی یہہ واضعان اعراب یا زبان کے خرادونکی اصولی غلطی ہے اگر وہ
ہر حرف کو ایک خاص آواز کے لئے مخصوص کر دیتے تو اعراب کی اصلی
غرض حاصل ہوجاتی مثلاً

A	فتحہ معروف مقصور کے لئے	جیسے کنفر	CANFER
AA	فتحہ معروف ممدود کے لئے	" فادر	FAATHER
I	کسرہ معروف مقصور کے لئے	" بزی	BISY
II	" " ممدود "	" فیڈ	FIID
U	ضمہ معروف مقصور کے لئے	" فٹ	FUT
W	" " ممدود "	" فوڈ	FWD
E	کسرہ مجہول مقصور کے لئے	" ہن	HEN
EE	" " ممدود "	" مے رے	MEERY
O	ضمہ مجہول مقصور کے لئے	" ہٹ	HOT
OO	" " ممدود "	"	BOON

اگر وہ ایسی تخصیص کر دیتے تو اِن کے حروف اعراب ادائی
تلفظ مین اسی قسم کی آسانی پیدا کر دیتے جیسی سنسکرت کے حروفِ اعراب سے

حاصل ہے افسوس ہے کہ انھون نے ایسا نہین کیا اس وجہ سے اِن کی زبان گرامیٹکل لیا نگویج نہین ہے انگریزون کے لئے بڑی شرم کی بات ہے کہ اُن کی زبان جو آجکل روئے زمین کے زبانون مین علمی زبان سمجھی جاتی ہے وہ گرامیٹکل لیانگویج نہ کہلائے انکو چاہئیے کہ وہ اس کی اصلاح کرین۔

الغرض اس بحث کا نتیجہ یہہ ہے کہ انگریزی زبان مین اعرابی آوازون کی تو قلت نہین ہے مگر ہر آواز پر دلالت کرنے کے لئے کافی حروف موجود نہین ہین۔ بلکہ دس آوازون کو صرف پانچ حروف کے ذریعہ سے ادا کرتے ہین وہ بھی کسی قاعدہ کی پابندی سے نہین بلکہ من مانے جس حروف سے جو آواز چاہے نکال لئے ہم ایسی کم مایہ زبان سے کوئی حرف اعراب عاریت لیکر اپنی زبان مین اضافہ نہین کر سکتے جو زبان کہ اپنے آپ ضرورتون کو پورا نہین کر سکتی وہ دوسرے کو کیا مدد دے سکتی ہے۔ انگریزی ہنوز دریوزہ گری

مقابلہ زبانون کا نتیجہ

تلفظ اور ترتیب مخارج کے لحاظ سے سنسکرت اور ناگری کے حروف ہجی کی ترتیب سب سے بہتر ہے کیونکہ زبان سنسکرت کے ماہرون نے ایک ایک مخرج کے حروف کو چن کر ایک ایک جگہ مین جمع کر دیا ہے ان کی اصطلاح کے بموجب اِنکے حروف کی ترتیب بلحاظ مخرج یہہ ہے

۱	حروف حلقیہ	ک۔ کہا۔ گ۔ گہا۔ گیان
۲	حروف لہویہ	چ۔ چہا۔ ج۔ جہا۔ یان

۳	حروف اسلیہ	ٹ۔ ٹہا۔ ڈ۔ ڈھا۔ نڈان
۴	حروف سنیہ	ت۔ تہا۔ د۔ دھا ۔ نا
۵	شفویہ	پ۔ پہا۔ ب۔ بہا۔ م

اگر ہم بھی متحد المخرج حروف کو اپنے اصول پر چن کر ایک جگہہ کردین تو ہمارے حروف کی ترتیب اسطرح ہوگی۔

۱	ہوائیہ	ا۔ و۔ ے
۲	حلقیہ اقصیٰ	ء۔ ہ
۳	حلقیہ وسطی	ع۔ ح
۴	حلقیہ ادنیٰ	غ۔ خ
۵	لہویہ اقصیٰ	ق
۶	لہویہ اسفل	ک۔ گ
۷	شجریہ	ج۔ چ۔ ش۔ ے بشرطیکہ ی کے پہلے زبر نہو
۸	ضرسیہ	ض
۹	ذلقیہ اقصیٰ	ل
۱۰	ذلقیہ وسطی	ن
۱۱	ذلقیہ ادنیٰ	ر۔ ڑ
۱۲	نطعیہ	د۔ ڈ۔ ت۔ ٹ۔ ط

۱۳	لثویہ	ذ۔ث۔ظ
۱۴	اسلیہ صفیرہ	ز۔ژ۔س۔ص
۱۵	شفویہ اقصی	ف
۱۶	" ادنی	ب۔پ۔م۔و
۱۷	غنہ	

اگر ہم اپنے حروف تہجی کی پچھلی ترتیب کو بگاڑ کر نئی ترتیب کا ایک نیا سلسلہ قایم کر دین تو پچھلی ترتیب (جو زبانون پر چڑھی ہوئی ہے) مین ایک عظیم انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ یا ان اس مین کوئی اتنا بڑا فائدہ نھین ہے جو اس حرج عظیم کا مقابلہ کر سکے جس کے لئے ہم اس زحمت کو گوارا کر سکین اس وجہ سے ہم موجودہ ترتیب کو بگاڑنا نھین چاہتے۔

ب تکمیل آواز کے لحاظ سے بھی سنسکرت اور ناگری سب سے بہتر ہے ان دونون زبانون کے برابر اور زبانون مین اس قدر آوازین نھین ہین البتہ اردو زبان جو کئی زبانون (سنسکرت۔ ناگری۔ عربی۔ فارسی) سے مرکب ہے اس امتزاج کی وجہ سے اتنی وسیع ہو گئی ہے کہ اس مین ان سب زبانون کے حروف باستثنار چار حرف سنسکرت ङ-ञ-ण-ष کے جو اپنی چند خاص آوازین رکھتے ہین بغیر بدل کے لکھے جا سکتے ہین جامعیت اصوات کے لحاظ سے اردو ان جملہ زبانون سے برتر ہے۔ کیونکہ ان تمام زبانون

حروف پر مشتمل ہے عربی کے ۲۸ حروف فارسی کے ۴ سنسکرت کے ۲ ناگری کا
ایک ۲۸ + ۴ = ۳۲ + ۲ = ۳۴ + ۱ = ۳۵ حرف ہوئے۔

سنسکرت مین جو دس حرف مرکب الصوت یا مختلف المخرج
اردو سے زاید ہین وہ حروف تہجی مین داخل ہونے کے قابل نہین ہین۔ کیونکہ جن
مختلف المخرج حروف سے وہ مرکب ہین ان کی آواز انھین حروف کی ترکیب سے
ظاہر کی جاسکتی ہے۔

الغرض سنسکرت عربی انگریزی کسی زبان مین کوئی حرف
ایسا نہین ہے جسکو ہم زبان اردو مین اضافہ کرسکین۔ الّا فارسی کے پانچ حرف
نون غنہ۔ واؤ معدولہ۔ واؤ مجہول۔ ہائے مختفی۔ یائے مجہول۔ جو اس وقت بھی
اردو مین استعمال کئے جاتے ہین مگر ان کے لئے شکلین خاص نہین ہین
ہمین صرف یہہ کرنا ہے کہ ان حروف کے لئے خاص شکلین تجویز کردین یا موجود
حروف کو کسی خاص امتیاز سے ممتاز کردین تاکہ التباس نہو۔

ج سنسکرت مین ۱۶ حرف اعراب ہین۔ اور فارسی مین ۱۳ فارسی کے
اعراب آواز و ترتیب مین بلافرق وہی ہین جو سنسکرت مین ہین ان دونوں کے اعراب مین جو
تفاوت کہ نمایان ہے اسیقدر ہے کہ سنسکرت مین پانچ اعراب (ری۔ لِرِ
لری۔ اَو۔ اَہ) فارسی سے زاید ہین اور فارسی مین سنسکرت سے دو اعراب
(جو مقصور ممدود کے بیچ مین بولا جاتا ہے) اور اَو زاید ہین فارسیون کے

اعراب کی آوازین یہہ ہین اَ - اٰ - آ - اِ - اِی - اُ - اُو - اِے - اِے - اِی - اُو - اَو
اَے - اںٓ ان مین سے ہم اس وقت اردو مین فارسیون کے دس اعراب
۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - استعمال کر رہے ہین - انہین سے
۱ - ۳ - ۵ - ۷ - ۱۰ - کے لئے نام بھی موجود ہین اَ فتحہ معروف اِ کسرہ معروف
اُ ضمہ معروف اِ کسرہ مجہول - اُ ضمہ مجہول - ۲ - ۴ - ۶ - ۹ - ۱۱ - یہہ ایسے اعراب
ہین کہ اردو مین استعمال تو کئے جاتے ہین مگر ان کے لئے نہ نام ہین نہ علامات
اتنی کسر ہے کہ ان آخر پانچ اعراب کے لئے نام تجویز کئے جائین اور علامات
بھی ہم ایسا کرینگے -

یہی دس اعراب ہمارے لئے کافی ہین - آٹھوان - بارہوان
تیرہوان اعراب فضول ہے - کیونکہ آٹھوان اعراب کسرہ مجہول ہے مگر نہ
مقصور نہ ممدود بلکہ درمیانی آواز کا ہے اسکے عوض مین ہمین ساتوان
نوان اعراب بس ہے -

بارہوان حرف معرّب یعنی رائے مکسور ہے وہ اعراب نہین ہے
اسوجہہ سے ہم اسکو اعراب کے سلسلہ مین داخل کرنا نہین چاہتے کیونکہ ہم جو
کام اس سے لے سکتے ہین رائے مکسور سے بھی لے سکتے ہین -

تیرہوان اعراب نون غنہ ہے جو ہمارے پاس حروف صحیح مین
داخل ہے ہم اسکو استعمال بھی کر رہے ہین اسوجہہ سے ہم نے اسکو حروف

صحیح ہی مین رکھا ہے مگر اس کے لئے ایک صورت خاص کر دینگے ان وجوہ سے ہم فارسیون کے ۱۳ - اعراب مین سے نمبر ۸ - ۱۲ - ۱۳ - کو متروک کر کے باقی دس اعراب اپنے اعرابی ذخیرہ مین شامل کر لینگے اور فتحہ مجہول مقصور و ممدود کو بھی اس کی شہرت کی وجہہ سے لے لینگے (اگرچہ اس نام کا کوئی اعراب فارسی قدیم مین نہین ہے) اسکے ساتھ عربون کے علامات مین سے تنوین (اً - اٍ - اٌ) اور جزم - تشدید کے علامات کو بھی بڑہا ئینگے - اسکے بعد ہمارے پاس ۲۳ - اعراب ہو جائینگے -

د عربی یا سنسکرت مین اعراب حروف کے اوپر یا نیچے بطور علامت کے لگائے جاتے ہین فارسی قدیم - انگریزی مین اعراب حروف کی شکل مین لکھے جاتے ہین اور حروف اعراب کہلاتے بھی ہین اس طریقہ مین ایک یہہ فائدہ تو ضرور ہے کہ اعرابی پہلو زوردار ہو گیا ہے مگر اسکے ساتھ ایک نقص بھی پیدا ہو گیا ہے کہ تحریر طول ہو گئی کیونکہ ہر لفظ مین جو ہر کلمہ کے بنتے حروف ہین ان کے علاوہ حروف اعراب بھی ساتھ ساتھ اُسیقدر لکھنا ہوتا ہے اس وجہہ سے حروف کی تعداد بڑہجاتی ہے - برعکس اردو یا عربی کے کہ اس مین صرف جو ہر کلمہ کی حروف لکھدئے جاتے ہین اعراب نام کو نہین جیسے (گُڈ) کا لفظ اگر اُردو مین لکھا جائے تو اسمین صرف (گ - ڈ) دو حرف ہونگے اگر یہی لفظ قدیم فارسی یا انگریزی مین لکھا جائے تو حرف اعراب زائد ہو جائینگے جیسے GOOD

دیکھو اِس مین دو OO محض اعراب کی غرض سے زائد کئے گئے ہین یہہ طریقہ کاروبار مین حارج تھا اسیوجہہ سے انگریزون نے شارٹ ہینڈ رئٹینگ کا طریقہ ایجاد کیا اگر ہمارا خط بھی ایسا ہی ہوتا جیساکہ انگریزون کا ہے تو آج ہم بھی شارٹ ہینڈ رئٹنگ سیکھنے پر مجبور ہوتے صفتہ اختصار مین موجودہ اردو خط انگریزی اور قدیم فارسی بدرجہا بہتر ہے جس مین وقت اور کاغذ بہت کم صرف ہوتا ہے مگر اِس بہتری کے ساتھ اُس مین ایک ابتری بھی پیدا ہوگئی ہے کہ حروف کے غیر معرّب ہونیکی وجہہ سے کسی لفظ کا صحیح تلفظ ادا کرنا دشوار ہوگیا ہے یہہ بڑا نقص ہے یہہ ضرر اُس نفع سے بدرجہازاید ہے جو مختصر نگاری مین ہے اگر موجودہ خطاطی کے اِن نقصانات (جو اوپر مذکور ہوئے) کا موازنہ اِن کمالات سے کرو جو ہمارے خط مین ہے تو اِس نئے خط کا ایک عیب (طول نگاری) اِن جملہ عیوب کے آگے بمنزلہ صفر کے ہوجائے گا۔ کیونکہ موجودہ طریقہ مین اعرابی پہلو بہت ضعیف ہوگیا ہے۔

اِن وجوہ سے ہم اِس طریقہ کو اختیار کرینگے یعنے اعراب جو بطور علامت کے حروف صحیح کے اوپر یا نیچے لگائے جاتے ہین کسیقدر انکی وضع و قطع کو بدلکر حروف ہجی کے ہم قامت بنائینگے۔ اور ہر ایک کو ایک نام دینگے اور اِن کو حروف صحیح کے ساتھ ملاکر لکھینگے جیساکہ واول انگریزی مین اور فارسی قدیم مین لکھے جاتے ہین۔

ھ فارسی قدیم مین ہر حرف صحیح کے بعد ایک حرف اعراب بھی لازمی طور پر لکھا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے حرف ماقبل کی صحیح اعرابی حالتہ کو دکھاسکے ہم بھی یہی کرینگے یعنے ہر حرف صحیح کے بعد ایک حرف اعراب لازمی طور پر لکھینگے۔ تاکہ ہمارا ہر حرف معرَّب ہو جائے اور ہجّے کرنے مین آسانی ہو اِلّا تین حرفون کے ماقبل اور ایک حرف کے مابعد کوئی حرف اعراب نہ لائینگے وہ تین حرف **ا۔و۔ی** ہین کیونکہ فارسی نحوی قاعدہ کے روسے ہر الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح رہتا ہے اور ہر واؤ ساکن کا ماقبل اکثر مضموم اور ہر یائے ساکن کا ماقبل اکثر مکسور واؤ ساکن اور یائے ساکن کا ماقبل کبھی مفتوح بھی ہوتا ہے جیسے دَو دَیر۔ ایسے واؤ یا کے ماقبل حرف اعراب (جو کچھہ کہ ہو) ظاہر کرینگے۔

الف ہمیشہ ساکن رہتا ہے اسوجہہ سے الف کے بعد سکون کی علامت نہ دینگے اسیطرح جو حرف لکھا جاے اور پڑہا نہ جائے اسپر ایک آڑی لکیر کھینچدینگے یہی اسکے ساکت ہونیکی شناخت ہے۔ ساکت ہماری اصطلاح مین وہ حرف ہے جو لکھا جائے اور پڑہا نہ جائے اسپر کوئی اعراب یا کوئی علامت سکون تشدید وغیرہ کی نہ ہوگی جیسے اَلتَّشَوُّر مین ل۔

و خط حمیر مین ایک ایک حرف جدا جدا لکھا جاتا ہے اسیطرح قدیم فارسی مین بھی ہر حرف (خواہ وہ حرف صحیح ہو یا حرف اعراب) بالکل جدا جدا لکھا جاتا ہے یہی طریقہ انگریزی کے مطبوعہ حروف مین بھی ہے سنسکرت مین بھی بیشتر ایسا ہی

کرتے ہین (اگرچہ بعض اوقات مین وہ حروف کو مرکب بھی کرلیتے ہین) حمیر کا
طریقہ کئی وجوہ سے بہتر ہے کہ ہر حرف کی صورت ہمیشہ ایک ہی سی رہتی ہے
اس مین کسی قسم کا تغیر نہین آتا مرکب لکھنے سے ٹائپ جو کثیر التعداد ہو جاتے ہین
اس طریقہ مین اس زحمت سے بھی چھٹکارا ملتا ہے لہذا ہم بھی اسی طریقہ کو اختیار
کرینگے یعنے ہمارا ہر حرف جدا جدا لکھا جائے گا حروف کو جدا جدا لکھنے مین
ہم متفرد یا موجد نہ کہلائینگے بلکہ حمیر یا اہل فارس کے مقلد ہون گے۔

خط حمیر اور کوفی کی صورتین

ہم نے تمہید مین یہ تو بتا دیا ہے کہ اہل حجاز نے کتابت
اہل حیرہ سے سیکھی اور اہل حیرہ نے تبابعہ اور حمیر سے مگر یہ نہین بتایا کہ حمیر کا
خط کیسا تہا۔ اور مرامر بن مرہ نے خط حمیر مین جو تراش و خراش کی وہ کیا تہی زمانہ
نبوت مین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ جو خط کوفی لکھتے تھے (جس مین
مصاحف اور احادیث لکھے جاتے تھے۔) اس مین اور خط جزم مین کیا فرق تھا
جب بغداد مین خط کوفی معراج کمال کو پہونچ گیا اسوقت اس خط کی کیا شان تھی
ہم اس موقع پر ان تینون خطون کے حروف کو نقل کرتے ہین تاکہ ناظرین بالمقابل
معلوم کرسکین کہ اس خط مین کس وقت مین کیسا تغیر پیدا ہوا۔

خط حمیر	خط جزم	سیدنا علی کا خط	خط نسخ
			ا
			ب
			ت
			ث
			ج
			ح
			خ
			د
			ذ
			ر
			ز
			س
			ش
			ص
			ض

خط حمیر	خط جزم	سید نا علی کا خط	خط نسخ
			ط
			ظ
			ع
			غ
			ف
			ق
			ک
			ل
			م
			ن
			ه
			و
			لا
			ي

ا ان تمام حروف مین ہ آگے ہے اور و اسکے بعد۔

ب جملہ حروف مین لا قریب قریب ایک ہی شکل مین موجود ہے۔

ج دیکھو خط جمیر اصل ہے اور بعد کے کل خطوط اسکی فرع ہین ہر فرع سے اسکی اصل کی طرف چلو اور غور کرو کہ ان مین باہم کیا فرق ہے تو ہر اصل اپنی فرع سے نہایت بھدا اور بدحسن نظر آئے گا اگر ہر اصل سے اُسکی فرع کی طرف چلو تو اُسکا عکس یعنے ہر فرع اپنے اصل سے باریک اور حسین نظر آئے گا غور کرنے سے یہہ بھی معلوم ہوگا کہ ان خطون مین وقت بوقت جسقدر باریکیان پیدا ہوتی گئین اسیقدر وہ حسین بنتے گئے مگر اسکے ساتھ ہی ساتھ ان کے لکھنے مین اُسی قدر دشواری پیدا ہوتی گئی۔

خط جمیر کو چھوڑ دو جو شکل مین بہت مغایر ہے خط کوفی کو لو جو خط ثلث کا اصل اور اس سے بہت ملتا جلتا ہے دیکھو خط کوفی جس قدر سادہ سیدھا ہے اسیقدر اس کا لکھنا بھی آسان ہے بہ نسبت خط نسخ و نستعلیق کے بھدا ہونیکے ساتھ خط کوفی مین یہہ خوبی ضرور ہے کہ باستثنائے چار حرف (ب ت ث ہ) کے جملہ حروف قریب قریب ہم قامتہ و ہم حیثیت ہین ہر حرف جہان سے خم کہایا ہے موڑ کی جگہ ایک زاویہ قائمہ ہے اس وجہ سے ان حروف کی شکلین قاطبتہً ریاضی ہین آلات نقشہ کشی کے ذریعہ سے نہایت آسانی سے بہت خوبصورت بنائی جاسکتی ہین۔

اب اسکے مقابلہ مین نستعلیق کو لو دیکھو یہہ خط حسن مین تو کوفی سے
بہت بڑھا ہوا ہے جیسے جیسے اس مین تراشں وخراش ہوتی گئی اوس مین سے
اُسیقدر یہہ خوبی وسہولت بھی کم ہوتی گئی۔ مثلاً نستعلیق کے د کو لو دیکھو وُہ
کس قدر چھوٹی ہوگئی ہے اسکے مقابلہ مین خط کوفی کی دال ⊐ کو دیکھو کہ کس قدر
بڑی اور بہدی ہے مگر وہ ج کے ہم قامت وہم حیثیت ضرور ہے۔

خط کوفی مین تم نے دیکھا ہے کہ اکثر حروف مین موڑ کی جگہہ ایک
زاویہ قائمہ موجود ہے خط نستعلیق کے موجد نے زاویہ قائمہ کو بگاڑ کر اسکی جگہہ
ایک موہوم سا خم دیدیا ہے تاکہ خطاط کو اسکے لکھنے مین آسانی ہو یہہ آسانی
تو پیدا ہوگئی مگر اسکے ساتھہ ہی ایک دقت بھی بڑہ گئی کہ اس خم کا لکھنا کسی ریاضی
قاعدہ کے تابع نہین رہا بلکہ اسکا لکھنا بالکلیہ لکھنے والے کی مشاقی اور فطرت پر منحصر ہی
جو شخص زیادہ مشق کرے گا ر - ز - د کے خم کو خوبصورتی سے لکھہ سکیگا
برعکس کوفی دال ⊐ کے جسکو ہر نقشہ نگار ایک سٹ اسکوئر کے ذریعہ سے
باآسانی اور باقاعدہ بنا سکتا ہے۔ اسکو اس کی صورت نگاری مین ایک منٹ کے
کے لئے بھی مشق کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

اسیطرح ہر حرف مین (عام ازینکہ وہ منفرد حالتہ مین ہو یا ترکیبی
حالتہ مین) یہہ دشواری ہر زمانہ مین اور ہر اختراع مین بڑہتی گئی حتٰی کہ خطاطی ایک
مستقل اور مشکل فن بن گیا انہین موشگافیون کے باعث سے اسکے ماہر اور کامل الفن

استاد ہر زمانہ مین کم گزرے ہین۔ جنھون نے اپنی تمام عمر اسکی خدمت مین کہو کر نام پیدا کیا ہے جیسے ابن مقلہ۔ یاقوت۔ میر عماد۔ میر پنجہ کش وغیرہ اگر یہہ حروف اس تراش و خراش کی ہہون اور اون کے لکھنے مین مشاقی کی اتنی ضرورت نہ ہو تو ایک معمولی نقشہ نگار بھی آلات ریاضی سے خوبصورت حروف لکھ سکتا ہے۔

ہمارے مروجہ خطون مین خط کوفی اور نسخ ہی ایک ایسا خط ہے جس مین تہوڑا سا تصرف کرنیکے بعد اُسکے حروف ایسی حالت مین آسکتے ہین کہ وہ باہم ہمقامتہ اور حیثیت مین قریب قریب مساوی ہو جائین ان وجوہ سے ہم اپنے نئے حروف کو خط کوفی کے اصول پر تراشینگے۔

یہہ خط کوفی کے حروف تہجی کا ذکر تھا خلفاء بنی عباس کے زمانہ مین جب خط کوفی معراج کمال کو پہونچا اُسوقت اسکی ترکیبی صورت یہہ ہو گئی۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

خط ثلث ۔ خط نسخ ۔ خط یاقوت نستعلیق غایت شہرت کی وجہ سے
ہمارے تعارف کے محتاج نہیں ہیں ۔ البتہ خط توقیع ۔ خط محقق ۔ خط ریحان ۔ و خط
رقاع سے کم لوگ واقف ہیں ۔ کیونکہ اس کے لکھنے والے اس زمانہ میں بہت کم
ہیں بلکہ نہیں ہیں ۔

حروف میں اختراع

ان تمام ضرورتوں نے جو اوپر مذکور ہوئیں ہمیں مجبور کیا کہ ہم
ایک نیا خط اختراع کریں جس میں وہ تمام رعائتیں ملحوظ ہوں جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے یعنی (۱)

۱ اسکے تمام حروف قامتہ و حیثیت میں یکساں ہو جائیں ان کے
لکھنے میں کرسی نشینی کی دشواری مطلق باقی نہ رہے ۔

۲ حروف بالکل مفرد حالۃ میں لکھے جائیں جن کی صورتیں ہمیشہ
ایک ہی سی ہوں یعنی ترکیبی حالت میں جیسے حروف کی شکل بدلجاتی ہے ایسا نہو ۔

۳ جن حروف کی آواز ہم اسوقت منہ سے نکالتے ہیں اور انکے لئے
کتابت میں کوئی خاص صورت نہیں ہے ایسے حروف کی نئی صورتیں وضع کئے جائیں

۴ اعرابی حیثیت سے جتنے سُر ہمارے منہ سے ادا ہوتے ہیں اُن
تمام کے لئے نام دئے جائیں ۔ اور ہر ایک کیلئے ایک خاص صورت وضع کیجائے

۵ ہر حرف معرب لکھا جاوے ہماری انتہائی کوشش یہہ ہوگی کہ اس
نئے خط کی ترکیب ایسے جامع اصول پر رکھی جائے کہ نیا خط (جسکا نام نظامی ہوگا)
اس بات کی کفالت کرسکے کہ اگر تمام دنیا کی زبانیں نہیں تو کم سے کم سنسکرت ناگری عربی

فارسی - انگریزی (جن سے وہ مرکب ہے) کے کسی لفظ کو اس مین اصلی تلفظ کے ساتھ نقل کرنا چاہین تو بے تکلف نقل ہوسکے اور کسی لکھنے والے یا پڑہنے والے کو یہہ دشواری پیش نہ آئے کہ کسی حرف یا اعراب کو اسکے اصلی تلفظ کے ساتھ ادا کرنے مین تامل ہو بلکہ اس خط مین یہہ کمال ہو کہ ہر زبان کا لفظ اُسی تلفظ مین لکھا اور بولا جاسکے جیسا کہ وہ اُس زبان مین لکھا اور بولا جاتا ہے خط نظامی کے اصول معلوم کرلینے کے بعد ایک لفظ کو اگر دس مختلف زبان کے اشخاص ادا کرین تو سب کے منہ سے ایک ہی طرح کا تلفظ نکلے - اگر ادا کرنے والے کے حلق مین اس آواز کے ادا کرنے کی خود صلاحیت نہ ہو تو وہی اُس کا ذمہ دار ہوگا -

خط نظامی کے اختراع کے وقت ہمارے تصور مین دو قسم کے حروف ہین ایک خط کوفی دوسرا خط ثلث ہم کوئی حرف ایسی شکل کا نہ لکھینگے جس کی صورت ان دونون سے بالکل مغایر ہو تا امکان ہم اُنہین حروف کو لینگے جو اس وقت خط ثلث مین رائج ہین لکھے جاتے ہین جو حرف ہم قامتہ نہو سکتا ہو اُسی کو اُلٹ پلٹ کر ہم قامتہ بنا لینگے یا بدرجہ مجبوری اِسکی صورت بدلنے مین خط کوفی سے مدد لینگے - تہوڑا ایسا تصرف اور ادنیٰ تبدیل ہے ہم اُسکو اپنے مطلب کا بنا لینگے - ہمارا مطلب اس سے صرف اسیقدر ہے کہ ہر حرف قد و قامت مین اور حیثیت مین ایک دوسرے کا مساوی ہوجاے -

خط نظامی کے اصول ہر مہندس یہہ کہیگا کہ خط نقطون سے پیدا ہوتا ہے اسی ہندسی

قاعدہ کی بنیاد پر عربی خط کے موجدون نے حروف کی بنیت نقطون پر رکھی ہے مثلاً خط ثلث کا الف سات نقطون کا ہوتا ہے اگر وہ (۸) نقطون کا لکھا جائے تو اصول سے خارج ہو جائے گا۔

ہم بھی خط **نظامی** کی بنیاد نقطون پر رکھتے ہین تاکہ یہہ معلوم کرنا آسان ہو جائے کہ کس حرف کا کونسا حصہ کتنا عریض یا طویل ہے۔ مگر اس کے یہہ معنی نہین ہین کہ کسی حرف کے عرض وطول کو اسکے حد معین سے بڑہانا یا گھٹانا جرم ہے بلکہ ہر خطاط مجاز ہے کہ اسکے الف کو پانچ نقطون کا لکھے یا دس کا مگر یہہ ضرور ہے کہ وہ الف کو جتنے نقطون کا لانبا لکھے باقی حروف بھی آخیر تک اسی قد وقامت کے ہون تاکہ تمام حروف ایک ہی حیثیت اور ایک ہی قامت کے نظر آئین۔ یہ ایک بیقاعدگی ہے مگر اس بیقاعدگی مین اتنا فائدہ بھی مضمر ہے کہ خط **نظامی** مین تفنن کی کافی گنجایش نکل آئے گی۔ اور خط ہمیشہ ایک ہی صورت پر نہ رہے گا۔ جیساکہ خط ثلث یا نسخ و نستعلیق مین ہے کہ ان خطوط کے حروف ایک ہی وضع و قطع کے ہوتے ہین کبھی اپنا رنگ نہین بدلتے۔ اس بیقاعدگی کی وجہہ سے خط **نظامی** کے حروف کبھی تو ایک دبلے آدمی کی طرح لاغر اور اونچے نظر آئینگے۔ کبھی ایک موٹے آدمی کی طرح بہت موٹے اور ٹھنگنے یہی تفنن ہے۔

خط ثلث کا الف سات نقطون کا اور اس کا سر باریک ہوتا ہے چاہیے

نقطوں تک وہ سیدھا چلتا ہے اسکے بعد اخیر میں (یعنے تین نقطوں تک)
قلم کو ترچھا کر دیتے ہیں جس سے اُس کا دنبالہ بہت باریک ہو جاتا ہے۔ اسوجہ سے
الف بیچ میں موٹا اور طرفین میں باریک نوکدار ہوتا ہے۔

خط نظامی کا الف معمولاً پانچ نقطوں کا لانبا اور
اسی قلم سے ایک نقطہ کا عریض اوّل سے
آخر تک ہوگا طرفین خط پر دو آڑی لکیریں حظبندی
کے لئے کھینچی جاتی ہیں۔ جیسے۔
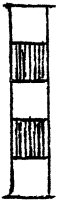
خط ثلث کے ہمزہ اور الف میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہے مگر ذہنی
خط نظامی میں ہمزہ و الف کے صورت میں بھی
فرق رکھا گیا ہے۔ ہمزہ الف سے ایک نقطہ کوتاہ
ہوتا ہے اور سر پر ایک خاص علامتہ بنی ہوتی ہے ان دونوں
صورتوں میں کیوں فرق رکھا گیا ہے آیندہ معلوم ہوگا۔

ب کا سر ثلث میں ایک نقطہ کا اور قد
چھے نقطوں کا ہوتا ہے ب آڑا
لکھا جاتا ہے۔

خط نظامی کا ب کھڑا لکھا جاتا ہے سر ایک نقطہ کا اور
قد الف کا ہم علامتہ اسکے منتھی پر اسیطرح ایک آڑی لکیر کھینچی جائیگی

جیسے الف کے طرفین پر۔

پ ت ث ٹ کی

حد بھی یہی ہے۔

ح
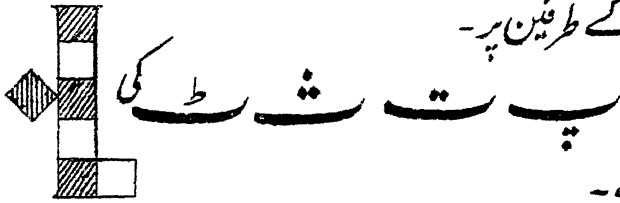
خط ثلث مین جیم کا سر پانچ نقطون کا ہوتا ہے،
اور اس کا دائرہ نیم بیضہ مرغ سے اشبہ دائرہ
کا قطر ایک الف کے مقدار مین۔

خط نظامی مین بھی جیم کا سر پانچ نقطون
کا لانبا ہے اور عرض مین نیم نقطہ اوسکا دائرہ صورت مین پورے
ہلال سے اور اندر کی سفیدی بدر کامل سے مشابہ ہوتی ہے پائین
دائرہ کا عرض ایک نقطہ اور اندر کی سفیدی کا قطر اسی قلم سے
۲½ نقطے کا۔ اگر جیم کے سر اور شملہ سے دو خط عمودی حالت مین
نیچے کیطرف کھینچو تو یہ خطوط اسکے دایرہ کو مس کرتے ہوئے
گذرین گے۔ جیم کا دایرہ اسکے سر کے وسط مین مس کرتا ہے۔
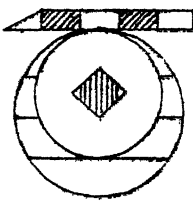
یہی چ ح خ کی حد بھی ہے۔

د

خط ثلث کی دال مثلث شکل کی ہوتی ہے ایسی کہ
اگر اسکے دونو سرون کو ایک خط سے ملا دو تو ایک
مثلث متساوی الاضلاع پیدا ہوگا۔ اس کا سر چار نقطون کا اور خمہ

زیرین پانچ نقطون کا اس پابندی کے ساتھہ اسکو دوسرے
حرفون کا ہم قامتہ بنانا مشکل ہے با این یہہ شکل بالکل ریاضی نہین ہے
یعنی ہر معمولی آدمی اسکی صورت نگاری نہین کر سکتا۔

خط کوفی کی دال کی اس شکل کی ہوتی ہے

یہہ شکل بالکل ریاضی ہے جس کی صورت نگاری بھی بہت آسان ہے
اسوجہہ سے ہم بہ مجبوری دال کی صورت مین خط کوفی سے مدد لینگے
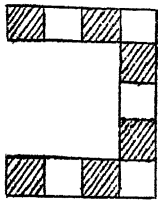
خط نظامی کی دال تین ضلعون سے مرکب ہے جو دو
زاویہ قائمہ پیدا کرتے ہین ان مین کا ایک ضلع ۵ نقطون کا لانبا ہے
اور دو مین تین تین نقطون کے ذ۔ ڈ کو بھی اسی پر قیاس کرو۔

خط ثلث مین را کا سر تین نقطون کا ہوتا ہے اسکا
قد سر کا دوچند۔ اس کا لکھنا بھی غیر مشاق پر دشوار ہے۔

خط کوفی کی را اس شکل کی ہوتی ہے
اور لام بھی اسی شکل کا مگر رے سے بڑا اگر ہم اس را کو الف
کی ہم قامتہ بناوین تو اس میں اور ل مین کوئی فرق باقی نہ رہے گا۔

ان وجوہ سے خط نظامی کی ر اس شکل کی ہوگی
اس کا سر ڈیڑہ نقطہ کا ہے گردن کا دور ایک نقطہ کا اور قد الف کے
برابر۔ اسی سے ز ژ ڑ کی حد معلوم ہوگی۔
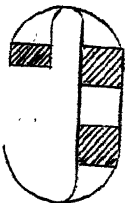
س خط ثلث مین س کا پہلا دندانہ ایک نقطہ کا ہوتا ہے اور دوسرا دندانہ اور سفیدی ملکر ڈیڑہ نقطہ کی س کے دندانے مثل ارہ کے ہوتے ہین تیسرے دندانہ سے جو خط نیچے کھینچا جاتا ہے وہ تین نقطون کا ہوتا ہے۔

خط نظامی مین س کا پہلا اور دوسرا دندانہ نصف نصف نقطہ کا اور ان کی درمیانی سفیدی بھی نصف نصف نقطہ کی۔ تیسرا دندانہ پورے ایک نقطہ کا اور تیسرے دندانے سے جو خط نیچے کی طرف کھینچا جائے دندانہ سمیت الف کا ہمقامتہ یہی اس کا جسد ہے

یہی حد ش کی ہے۔

ص خط ثلث مین صاد کا سر چار نقطون کا لانبا اور اسکا دور دو نقطون کا سر مین کی سفیدی ۲ دو نقطون کی یہ سفیدی بادام کے شکل کی ہوتی ہے۔ جسد س کا ایسا

خط نظامی مین صاد کا سر تین نقطون کا لانبا ہے اس کا دور دو نقطون کا سفیدی بادام سے مشابہ۔ جو ۲ دو نقطون کی لانبی ہوتی ہے۔ سر صاد سے جو خط نیچے کی طرف کھینچا جائے وہ ایک الف کی درازی مین ہوگا یہی خط اس کا

جسد ہے صاد کا سر جسد کے وسط مین مس کرتا ہے

ضاد کی حد بھی یہی ہے۔
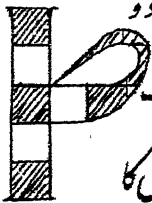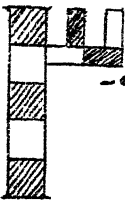
طا کی شکل خط حمیر اور کوفی مین بہت بھدی ہے

اتنی تراشش و خراشش کے بعد خط ثلث مین بھی

وہ ایسی مہذب نہ ہوئی جیسی کہ چاہئیے خط ثلث مین طا کا الف

چھہ نقطون کا سر آدہا اوپر کی طرف مایل اور آدہا نیچے کی

طرف۔ اندر کی سفیدی استرہ سے مشابہ الف سے ڈیڑہ نقطہ

آگے کو بڑہی ہوئی۔ یہ بھی ایک غیر موزون صورت ہے

خط نظامی مین ط کا الف اسیقدر لانبا ہے جتنا کہ

الف کا قد ہو۔ (مثلاً ۵ نقطون کا) اس غیر موزون صورت کو

موزون بنانیکے لئے ہمنے اسکے سر کو جو آدھا اوپر کی طرف اور آدہا نیچے کی

طرف مایل تھا سیدھا کھڑا کر دیا ہے اسطرح پر کہ الف کے

سیدہے جانب تیسرے نقطہ پر سے ایک دور دیا جائے۔ اسکے بعد

ایک خط نیچے کی طرف کھینچا جائے جو طول مین دو نقطون کا اور

عرض مین ایک نقطہ کا ہو۔ ان دونون خطون کے بیچ مین ایک

نقطہ کا فاصلہ ہو جیسے
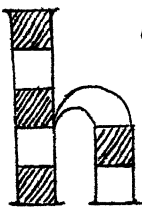
ظا کو بھی اسی پر قیاس کرو

ع

خط ثلث مین عین کا سر تین ضلعون سے مرکب ہے پہلا ہلالی دوسرا سر را کے برابر تیسرا ضلع دوم سے ایک نقطہ زاید اور دایرہ جیم کی طرح۔

خط نظامی مین عین کا سرا تین ضلعون سے مرکب ہے پہلا چار نقطون کا لانبا اور نصف نقطہ عریض دوسرا ضلع نصف نقطہ کا دور تیسرا ضلع ضلع اول کے برابر ان دونو ضلعون کے بیچ مین نصف نقطہ کا فاصلہ ہے ع کا دایرہ ویسا جیسا کہ ج کا ہے مگر اسکے دایرہ کا قطر اڑھائی نقطون کا یہی حد غین کی ہے۔

ف

ثلث مین فا کا سر ایک مثلث مدور کے ایسا ہوتا ہے اس کے بیچ کی سفیدی دانۂ امرود سے مشابہ اسکی گردن ایک نقطہ کی۔

خط نظامی مین بھی ف کی یہی صورت ہے مگر اسکا جد مثل الف کے کھڑا ہوا ہوتا ہے جیسے

ق

ثلث مین قاف کا سر مثل فا کے ہے اسکی گردن دو نقطون کی اور اس کا جبد مثل ن کے

یہی حد خط نظامی مین بھی ہے اس قدر فرق
کے ساتھہ کہ اسکی گردن ایک نقطہ کی ہے
اور جسد مثل رے کے ہے مگر اُلٹا کھڑا ہوا
جیسے -
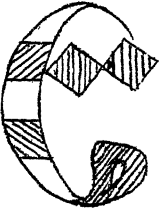
خط ثلث مین کاف کا سر چار نقطونکا
اور اوسکا طول (۸) نقطون کا
ہوتا ہے نیچے کا خط اوپر کے خط سے ۳ نقطے زاید

خط نظامی مین کاف کا سر دو نقطون کا اس کا طول
الف سے ایک نقطہ کم اور نیچے کا خط الف کے برابر اور کھڑا
ہوا جیسے

گاف کی حد بھی یہی ہے صرف فرق سر مین ہے کہ گاف
کے دو سر ہوتے ہین -

خط ثلث مین لام کا طول مثل الف کے ہے
اس کا جسد مثل یا کے اور خط کوفی مین بجائے
دور کے ایک زاویہ قائمہ ہوتا ہے اسیطرح کا
لام خط ثلث مین بھی ہوتا ہے -

خط نظامی مین لام کا طول معمولاً ۵ نقطے ہے

اور اس کا جسد تین نقطون کا۔
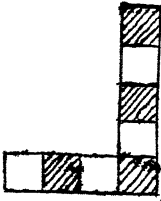
خط ثلث مین میم کلہ حالتہ ارسال مین مثل قاف کے سر کے

ہے اور حالتہ شمرہ مین مثلث شکل کا۔

خط نظامی مین میم کا سر مثلث ہوتا ہے اور

اس کا دنبالہ تین نقطون کا مثل الف کے۔

خط ثلث مین نون کا سر تین نقطون کے

برابر ہے اس کا جسد مثل س کے۔

خط کوفی مین اس کی شکل باہر سے ایک

مربع کی سی ہے ہم اسی کی تقلید کرین گے۔

خط نظامی مین نون مرکب ہے تین
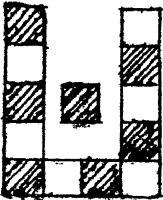
ضلعون سے پہلا اور تیسرا ضلع پانچ نقطون کا

دوسرا ضلع دو نقطون کا۔ ان دونو ضلعون کے

بیچ مین دو نقطون کا فاصلہ۔

یہی حد نون غنہ کی سی ہے مگر اس سے

چھوٹی اور غیر منقوط۔
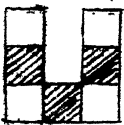
خط ثلث مین واو کا سر مثل قاف کے ہے

اِس کا جد مثل ر کے

خط کوفی مین اِس کی شکل یہ ہے

خط نظامی مین واؤ معروف کی دو

صورتین ہین ایک کا سر مثل قاف کے

اور جد ر کا جیسے۔
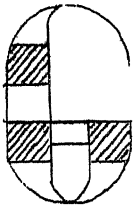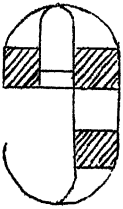
واؤ مجہول اِس کا الٹا جیسے
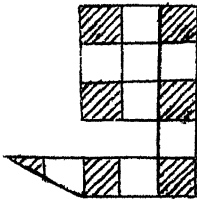
دوسرا واؤ اسیطرحکا جیسے کوفی کا ہے

واؤ معدولہ چونکہ ہمیشہ خ کے بعد آتا ہے

اسوجہ سے واؤ معدولہ ایک خاص صورت

مین لکھا گیا ہے جیسے

خط ثلث مین ہ مرکب ہے تین خطون سے

پہلا خط سر راسکے ایسا ہے ۔ دوسرا خط
اڑھائی نقطون کا ۔ خط سوم چار نقطون کا اور یہہ
خط محل تقاطع سے ایک نقطہ بلند ہو۔

ظ خط نظامی مین ہاسئے ظاہر مرکب ہے
سات خطون سے پہلا اور دوسرا اور تیسرا
اور پانچوان اور ساتوان اور آٹھوان اور نوان
ایک ایک نقطہ کا چوتھا ۔ اور چھٹا دو دو نقطون کا
پہلے اور نوین چوتھے اور چھٹے ضلع کے بیچ مین ایک
ایک نقطہ کا فاصلہ ہے جیسے ۔
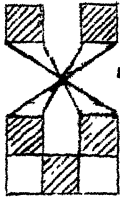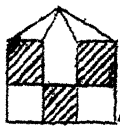
یہی حد ہاسئے مختفی اور تاسئے مدورا اور ہمزہ ملینہ
کی ہے صرف فرق یہہ ہے کہ اسمین ضلع ۱-۲
۸-۹ نہون گے ۔ تائے مدور کے سرپر دو نقطے
اور ہمزہ ملینہ کے سرپر ع کی صورت ہوگی ۔

ی خط ثلث مین یا مرکب ہے تین خطون سے
خط اول (یا کا سر) یہ ک کے سر کے
ایسا ہے مگر اس سے ایک نقطہ کم دوسرا خط سر را کے
ایسا مگر یمین کے طرف مائل اس طرح جیسے کہ

اوس سے الٹی دال پیدا ہو جائے - اور جسبد
مثل (س) کے - خط کوفی مین یا کی شکل یہ
ہے (ى) ہم خط نظامی مین اسی کی
تقلید کرین گے -

خط نظامی کی یا مرکب ہے چھہ خطون سے
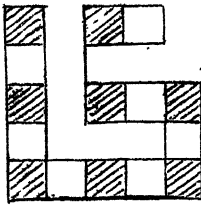
پہلا خط ایک نقطہ کا - اور دوسرا تین نقطون کا تیسرا
خط ایک نقطہ کا چوتھا خط تین نقطون کا پانچوان تین
نقطون کا چھٹا خط پانچ نقطون کا -

ے یائے مجہول مثل ایک الف کے ہی - اسکے
بائین مین بائین طرف یائے مجہول کا سر افزود
کیا گیا ہے -

اعراب مین اختراع

تم اوپر دریافت کر چکے ہو کہ زبان عرب مین صرف
تین اعراب ہین (اَ) فتحہ (اِ) کسرہ (اُ) ضمہ جو حروف کے اوپر یا نیچے
دئے جاتے ہین - عرب اعراب کے علاوہ اور چند علامات بھی استعمال
کرتے ہین جو دراصل اعراب تو نہین ہین مگر حروف کی حالت کو دکھاتے ہین
بہت کارآمد ہین -

ہ یہ کنڈلی دلالت کرتی ہے کہ یہ حرف حالت سکون مین ہے یعنی

کوئی حرکتہ اسپر نہین ہے۔

ںں یہ باریک دندانے دلالت کرتے ہین کہ یہ حرف مدغم ہے

ٕ ٖ ٗ یہ علامت ہدایت کرتی ہے کہ اس حرف کو نون خفیفہ کی آواز پر ختم کرو۔

اعراب وعلامات سب ملا کر ۸ ہوئے۔ عربی مین بعض اوقات بعض حروف پر دو علامات بھی دئے جاتے ہین جیسے رَبِّ۔ ب کی تشدید دلالت کرتی ہے کہ ب مدغم ہے اور کسرہ دلالت کرتا ہے کہ ب مکسور ہے یہ بھی چھ صورتین ہوئین ۸ + ۶ = ۱۴۔

قدیم فارسی مین ۱۳۔ اعراب استعمال کئے جاتے تھے ہم نے ان مین سے (۱۰) اعراب کو اپنے لئے منتخب کیا ہے۔ دس مین عرب کے تین اعراب (اَ - اِ - اُ) کو خارج کر دو ۷ اعراب آ - ای - اُو - اِ - اِے اُ - اُو - ایسے اعراب ہین جو اسوقت موجودہ فارسی مین بولے جاتے ہین مگر ان کے لئے نہ نام ہے نہ کوئی علامت ہی ہے۔ ۱۴ + ۷ = ۲۱ ہوئے

اَ - آ - اِ - ای - اُ - اُو - اِ - اِے - اُ - اُو ٕ ٖ ٗ ۸ - ںں

ایک فارسی کا فتحہ مجہول بھی ہے (اگرچہ یہ عربون کا منگھڑت ہے مگر اسوقت مروجہ فارسی مین مستعمل ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ فارسی کا اعراب ہے اسوجہ سے ہم بھی تقلیداً مجبور ہین کہ فتحہ مجہول کو فارسیون کی متاع سمجھین اور اسکو

معصُو و ممدود حالت مین لیکر اپنے اعراب مین داخل کرین - اِس کے بعد کل اعراب ۲۱ + ۲ = ۲۳ ہو جائین گے -

آپ معلوم کر چکے ہین کہ ہمارے قدیم اعراب حروف نہین ہین بلکہ بطور ایک علامت کے حروف صحیح کے اوپر یا نیچے لگائے جاتے ہین اسوجہ سے وہ مختصر شکل مین وضع کئے گئے ہین -

خطِ نظامی مین ہمارے اصُول یہ ہین کہ اعراب بجائے اِسکے کہ حروف صحیح کے اوپر یا نیچے لگائے جائین اُن کے بائین بازو مین لکھے جائین جیسا کہ زبان پہلوی - اَوستا - مین لکھے جاتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو اعراب دو حرف صحیح کے بیچ مین واقع ہون گے - اگر اعراب کی صورتین بھی باقی رکھی جائین جواب ہین تو دو بڑے حرفون کے بیچ مین ایک مختصر سی علامت بالکل غیر موزون اور دیکھنے مین جگہہ خالی خالی معلوم ہوگی یہ ضرورت مجبور کرتی ہے کہ ہم حروف اعراب کو بھی حروف صحیح کا ہمقامتہ بنا دین - اِسکے بعد اِن کو حروف اعراب پکارین -

اِن علامات کو حروف صحیح کا ہمقامتہ بنانے کے لئے ہم پہلے ایک جسمِ الف کی شکل کا تجویز کرتے ہین -

اور اِن علامات کو اِسی جسد کے اوپر یا تلے لگائینگے تاکہ اُنکی اصلی شکل کے ساتھہ وہ فوقیت و تحتانیت بھی باقی رہے جو اِسوقت حروف کے نیچے

یا اوپر دینے مین ملحوظ ہے۔ ساتھ اسکے ہر حرف اعراب حرف صحیح کا ہمقامتہ بھی ہوجائے۔ ان اصول پر ہمارے حروف اعراب کی شکل یہ ہوگی۔

۱	فتحہ معروف مقصور	اس جد کے سر پر فتحہ کی قدیم صورت لگائی گئی ہے جو الف کا نصف ہے۔
۲	" " ممدود	یہ حرف الف ہے جو دو فتحون سے پیدا ہوتا ہے
۳	کسرہ معروف مقصور	اس جد کے بائین جانب معمولی کسرہ ہے جو یائے معروف کا نصف ہے۔
۴	" " ممدود	اس جد کے بائین طرف یائے معروف ہے جو دو کسرہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۵ ضمّہ معروف مقصور — اِس جد کے سر پر ضمّہ کی علامت ہے جو واؤ کا نصف ہے۔

۶ ″ ″ ممدود — اِس جد کے سر پر ضمّہ کے ساتھ واؤ کی صورت بھی ہے جو دو ضمّون سے پیدا ہوتا ہے
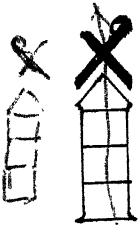
۷ فتحہ مجہول مقصور — اِس جد کے سر پر دو علامتین ہین ایک فتحہ کی دوسرا اُلٹا ضمّہ اسمین اسبات کا اشارہ ہے کہ فتحہ مین ضمّہ کا اشمام ہے۔

۸ ″ ″ ممدود — اِس مین پہلا حرف فتحہ مجہول مقصور ہے۔ دوسرا الف ہے۔

۹ کسرۂ مجہول مقصور یعنی خط جو اس جسد کے داہنے جانب سے ہے الٹا کسرہ ہے جو یائے مجہول کا نصف ہے

۱۰ " " ممدود یعنی خط جو اس جسد کے داہنے جانب سے ہے یائے معکوس سے ہے جو دو کسرۂ مجہول سے پیدا ہوا ہے۔
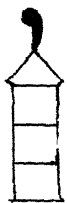
۱۱ ضمہ " مقصور اس جسد کے سر پر الٹا ضمہ ہے جو واو مجہول کا نصف ہے۔

۱۲ " " ہے اس جسد کے سر پر دو الٹے ضمے سے بنے ہیں جو دلالت کرتے ہیں واو مجہول کی آواز پر۔

۱۳ تنوین نصب ہے — اِس جد کے سر پر نصب کی تنوین ہے۔

۱۴ تنوین کسرہ — اِس جد کے بائیں بازو پر کسرہ کی تنوین ہے۔

۱۱
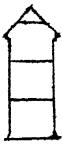
۱۵ تنوین ضمہ — اِس جد کے سر پر ضمہ کی تنوین ہے۔

۱۶ تشدید — اِس جد کے سر پر تشدید کی علامت لگائی گئی ہے۔

۱۷ تشدید مع النصب
اس جد کے پر
تشدید کے ساتھ
نصب بھی ہے۔
۱۸ " مع الکسر
اس جد کے
سر پر تشدید ہے
اور بائین جانب کسرہ
معروف مقصور ہے۔
۱۹ تشدید مع الرفع
اس جد کے
سر پر تشدید کے
ساتھ رفع بھی ہے
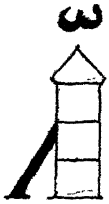
۴۰ تشدید و تنوین نصب — اس جد کے سر پر تشدید کے ساتھ تنوین نصب بھی ہے۔

۴۱ " " کسرہ — اس جد کے سر پر تشدید اور بائیں بازو میں تنوین کسرہ ہے۔
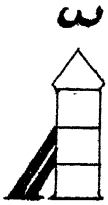
۴۲ " " رفع — اس جد کے سر پر تشدید اور تنوین ضمہ بھی ہے
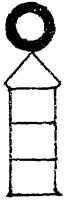
۲۳ سکون — اس جدید سکون کی علامت ایک کنڈلی ہے۔

یہہ کل وہی علامات ہین جو اس وقت استعمال کئے جارہے ہین
خط **نظامی** مین ایک نئی صورت مین جلوہ گر ہوئے ہین۔

الف اور ہمزہ مین فرق

عربون کے حروف تہجی کا پہلا حرف الف کہلاتا ہے
اسکی صورت تو ایک ہے مگر نام دو ہین جبکہ یہ متحرک پڑھا جاتا ہے اسکو ہمزہ
کہتے ہین اور جبکہ ساکن پڑھا جاتا ہے۔ اسی کو الف کہتے ہین۔ حالانکہ الف
اور ہمزہ کی تعریف مین بڑا فرق ہے کیونکہ

الف ہوائی ہے۔ یعنے اس کا مخرج معین نہین ہے۔ بلکہ
اس کی تمام آواز خلوے دہن سے نکلتی ہے۔

ہمزہ حلقیہ اقصلی ہے۔ اس کی آواز حلق کے پچھلے حصہ (جو جانب
فم ہے) سے نکلتی ہے۔

یہ ایک پوشیدہ فرق ہے جسکو قاری کے سوائے کوئی

ہنین بجان سکتا ظاہرہ جو فرق ہے یہہ ہے کہ الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح اور الف
ہمیشہ ساکن رہتا ہے بغیر ضغطہ زبان کے جیسے ما - لا - اسیوجہہ سے الف
اوّل کلمہ مین ہنین آسکتا تا ابتدا بسکون نہو - ہمزہ متحرک بہی ہوتا ہے اور
ضغطہ زبان کے ساتھہ ساکن بہی -

زبان عرب کے محققون نے الف کی دو قسمین کی ہین ایک
یابس دوسرا الف لین -

الف یابس وہ ہے جو حرکتہ کو قبول کرتا ہے اسکو الف ہنین کہتے
یہہ مختلف حالتون مین مختلف شکلون مین لکہا جاتا ہے - جب وہ اوّل کلمہ مین آتا ہے
تو الف کی صورت مین لکھا جاتا ہے - جیسے اَکرَم - اِستحسن - جبکہ وہ حشو مین ہو
(مفتوح ہو یا ساکن) اسکے ماقبل فتح ہو تو جب بہی وہ الف ہی کے شکل مین
لکہا جاتا ہے جیسے سأَل - رأس - جبکہ وہ کسرہ کے بعد واقع ہو (مفتوح
ہو یا ساکن) یا کی صورت مین لکہا جاتا ہے جیسے ذئب - اور جبکہ وہ ضمہ کے
بعد واقع ہو (مفتوح ہو یا ساکن) واؤ کی شکل مین لکہا جاتا ہے جیسے یُؤمن -

الف لین کو ہوائی یا جوفی بہی کہتے ہین کیونکہ وہ منہ کے جوف
یا ہوا سے نکلتا ہے اسکو حرف مد بہی کہتے ہین - اہل نحو اسکو حرف لین
بہی کہتے ہین - اسی کو الف کہتے ہین - الف ہمیشہ حرف مفتوح کے بعد
آتا ہے جیسے لا - دیکہو اسمین الف لام مفتوح کے بعد آیا ہے - پچہلے لوگون

سے نے لا کو (جو لام اور الف سے مرکب ہے) حروف تہجی مین داخل کیا ہے
اِس مین اسی بات کی طرف اشارہ ہے -

الغرض الف اور ہمزہ انہین خصوصیات کی وجہہ سے پہچانے
جاتے ہین - مگر بے خبر لوگ اتنے روشن علامات پر بھی نظر نہین ڈالتے
صورت مین ایک ہونے کیوجہ سے ہمزہ کو بھی الف کہتے ہین - اور اسکو
متحرک پڑھتے ہین جب لڑکون کو حروف تہجی یاد دلائے جاتے ہین تو اِس طرح
سکہاتے ہین **الف ب** زبر اَب - **ب الف** زبر با - **ب الف**
زبر با کہنا توچندان غلط نہین ہے مگر **الف ب** زبر اَب کہنا محض غلط ہے
کیونکہ یہہ حرف اگر الف ہے تو اسپر زبر نہین آسکتا - اگر زبر آسکتا ہے تو وہ
الف ہو نہین سکتا - لڑکون کو اسطرح یاد دلانا چاہئے - ہمزہ زبر **ب** **اَب**
اور **ب** زبر **الف با** -

اسی غلطی کو دور کرنے کے لئے ہم نے ہمزہ اور الف کی صورت
مین بھی فرق کردیا ہے - یعنی جس الف پر یہہ ۶ صورت ہو وہ ہمزہ ہے اور جو
سادہ ہے وہ الف ہے - ہم ہمزہ کی جگہہ **ءا** اس حرف کو استعمال کرینگے
اور ہمیشہ اسی شکل مین استعمال کرینگے اگرچہ وہ اول کلمہ مین واقع ہو یا حشو مین
کسرہ کے بعد واقع ہو یا ضمہ کے یہی قیاس کے مطابق ہے کوئی وجہہ نہین ہے
کہ ہم خلاف قیاس اور غلط رسم الخط کی پیروی کرکے لوگون کو غلط پڑھنے پر مجبور

کرین- دیکھو لوگ یُومنون مین بجائے اسکے کہ ی کے بعد ہمزہ کو ضغطہ زبان کے ساتھہ ظاہر کرین واو ظاہر کرکے یُومنُون پڑہتے ہین- حالانکہ یہہ غلط ہے اِس غلط پڑہنے کا وزر غلط لکہنے والے پر ہے نہ پڑہنے والے پر اگر یا کے بعد ہمزہ لکہا جائے تو پڑہنے والے ہمیشہ اسکو ہمزہ ہی پڑہین گے کبھی واو نہ پڑہینگے-

ہمنے کس سے کیا لیا

اگر یہہ سوال کیا جائے کہ ہم نے کس زبان سے کیا لیا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہمنے کسی زبان سے کوئی حرف نہین لیا- صرف یہہ کیا کہ فارسی کا نون غنہ- واؤ مجہول- واؤ معدولہ- ہائے مختفی- یائے مجہول- (جو اسوقت بھی اردو مین مستعمل ہین) کی صورتون کو خاص کرکے نون ظاہر- نون غنہ- واؤ معروف- واؤ مجہول واو معدولہ- ہائے ظاہر- ہائے مختفی- یائے معروف- یائے مجہول مین ایک امتیاز پیدا کردیا تاکہ التباس دور ہوجائے- اگر ضرورت پڑے تو ہم سنسکرت کا ایک ش بجنسہ استعمال کرینگے-

ب عربون سے تین اعراب اور (۱۱) علامتین- فارسیون سے (۹) اعراب لئے اب ہمارے کُل اعراب ۳+ ۱۱ = ۱۴ + ۹ = ۲۳ ہوئے-

ج قدیم عرب خط حمیری مین اور قدیم فارسی ژند و پہلوی مین ایک ایک حرف کو جدا جدا لکہا کرتے تھے اِس مین ہمنے ان کی تقلید کی-

د ژند اور پہلوی مین ہر حرف صحیح کے بعد ایک حرف اعراب لازمی طور پہ لکہا جاتا تھا- ہمنے اسمین قدیم فارسیون کی تتبع کی اِس سے زاید کچھہ نہین-

ہدایات حروف کے نسبت	جس لفظ مین الف متحرک ہو اسکی جگہہ مین ہمزہ (أ) لکھو

۲ جہان الف ممدود ہو وہان پہلے ہمزہ (أ) لکھو بعد الف جیسے آأ
مناسب یہہ ہے کہ دونو کے دو عدد لو کیونکہ الف کے
دو نام ہین ایک لَیِّن جو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے جیسے لا مین دوسرا
ہمزہ جو حرکتہ کو قبول کرتا ہے جیسے الحمد مین۔

۳ الف مقصورہ جو یا کی شکل مین لکھا جاتا ہے اس کی جگہہ
الف لکھو جیسے عیسا۔ موسا۔

۴ جہان نون مخلوط ہو وہان نون غنہ استعمال کرو۔ اور
نون غنہ پر جزم مت دو جیسے کں وں ل۔ ہ ں س ی۔
رں گں۔

۵ نون غیر مخلوط کی جگہہ نون ظاہر استعمال کرو اور اس پر
جزم دو یہی اس کی پہچان ہے جیسے ہنْ سنْ۔ بنْ سنْ۔

۶ جہان واو کے ماقبل ضمہ یا فتحہ ہو وہان واوٗ معروف لکھو۔ و
جہان واوٗ کے ماقبل ضمہ مجہول ہو وہان واوٗ مجہول لکھو۔ ۶

۷ واو غیر ملفوظ (جو لکھا جائے اور پڑھا نجائے) کو تحریر سے
خارج کر دو جیسے اُس۔ اُن۔ اصل مین اوس۔ اون ہے (ضمیر)

۸ جن الفاظ مین واوٗ معدولہ ہو۔ اسمین واو معدولہ مت لکھو

بلکہ خ کے بعد فتحہ مجہول لکھو جیسے خ ا د (خود)

۹ ہائے ظاہر کے لئے بڑی ھا (ط) استعمال کرو

اور ہائے مختفی کے لئے چھوٹی ھا (ہ)

ہائے مخلوط جو دو چشمی لکھی جاتی ہے اسکے لئے ہائے ظاہر لکھو مگر ہائے مخلوط جس حرف کے بعد آوے اس کا اعراب ہائے ظاہر کے بعد دو جیسے پ ہ ال - پ ہ ول -

۱۰ جس یا کے ماقبل کسرہ معروف ہو وہاں یائے معروف ی لکھو جیسے ح ا ج ی - ت ی ر -

جس یا کے ماقبل فتحہ آوے اگر اس مین یا کی آواز صاف ظاہر ہوتی ہے تو یائے معروف لکھو جیسے حَی - بَی - اگر یا کی آواز ہلکی پڑ جائے جیسے بَحے - ہے تو وہاں یائے مجہول ے لکھو -

جس یا کے ماقبل کسرہ مجہول ہو وہاں بھی یائے مجہول لکھو جیسے کردے - رفتے - لے ن - دے ن -

۱۱ یائے مخلوط کو یائے مجہول کی شکل مین لکھو مگر یائے مخلوط جس حرف کے بعد آوے اس کا اعراب یائے معکوس کے بعد دو جیسے پیارا - پ ے ا را

۱۲ جس لفظ مین الف اور لام ساکت ہو اسکو ایک خط کے

نیچے لکھو جیسے آا

آا کے علاوہ جو حرف ساکت ہو اسکو بھی اسیطرح خط کے نیچے لکھو

ہدایات اعراب کے متعلق | اب تک اعراب ایک علامت کے طور پر دئے جاتے تھے

اُن کا شمار حروف مین نہ تھا خط **نظامی** مین ہر اعراب اور علامتہ حرف

اعراب کے نام سے پکاری جائے گی۔

۱۴ اب تلک علامتہ اعراب حروف صحیح کے اوپر یا نیچے دیئے

جاتے تھے خط **نظامی** مین ہر حرف اعراب حروف صحیح کے برابر بائین بازو پہ

لکھا جائے گا۔

۱۵ اب تلک حروف صحیح پر اعراب کا دینا چنداں ضروری

نہ تھا خط **نظامی** مین لازمی قرار دیا گیا ہے اِلّا

۱۶ تین حرف الف و او ۔ ی کے ماقبل یا مابعد خاص حالتون

مین کوئی حرف نہ لکھا جائے گا کیونکہ

۱۷ الف ہمیشہ ساکن اور اسکا ماقبل مفتوح رہتا ہے اِس

وجہ سے الف کے ماقبل فتحہ اور اسکے بعد جزم مت دو جیسے دُوا

۱۸ واؤ معروف کے ماقبل اکثر ضمہ معروف اور واؤ مجہول کے

قبل ہمیشہ ضمہ مجہول رہتا ہے جہان ایسا ہو وہان واؤ معروف کے قبل

ضمہ معروف اور واؤ مجہول کے قبل ضمہ مجہول مت دو جیسے زور (یعنی

کمر) زور (بمعنی قوت) اِلّا اس صورت مین که واؤ کے ماقبل غیرجنس اعراب (فتحه یا کسره) آوے جیسے جَوْ۔

۱۹ یائے معروف کے ماقبل اکثر کسره معروف اور یائے مجہول کے ماقبل ہمیشه کسره مجہول آتا ہے۔ جہان ایسا ہو وہان یائے معروف کے قبل کسره معروف اور یائے مجہول کے قبل کسره مجہول مت دو جیسے دی۔ دے۔ اِلّا اس صورت مین که یا کے ماقبل غیرجنس اعراب (ضمه یا فتحه) آوے جیسے کَیْ۔ بَ یْ ن۔ چَ یْ ن۔

جہان فتحه مجہول ممدود ہو وہان فتحه مجہول کے بعد ایک الف بڑہا دو جیسے

۲۰ جو حرف ساکن ہو اوسکو خالی چھوڑ دو وہی اس کے ساکن ہونے کی نشانی ہے۔

موجوده خطاطی کی خوبی

آغاز کتاب مین ہم نے موجوده خط کی عیب چینی مین کئی صفحے سیاه کر دئے ہین جس سے ہمارا مقصد صرف اسیقدر تہا که ہماری خطاطی مین جو نقصانات محسوس ہو رہے ہین ان کو دکہا کر اسکے اصلاح کی کوشش کرین اسمین جو خوبیان ہین ان کو ظاہر نہین کیا نه اسکے اظہار کا کوئی موقع اور محل تہا الصاف یه کہتا ہے که ع عیب مے جمله بگفتی ہنرش نیز بگو۔ ہماری موجوده خطاطی مین ان جمله نقصانات کے ساتھ (جو اوپر مذکور ہوئے) ایک

قابل قدر خوبی یہ ہے کہ اسمین اختصار بہت ہے یہ ایک وصف سنو وصف کے برابر ہے اس صفت مین ہمارا موجودہ خط سنسکرت - ژند پہلوی - انگریزی ان تمام خطوں سے ممتاز ہے - اس امتیاز مین وہ شارٹ ہینڈ رئٹینگ کے قریب ہوگیا ہے -

غالباً واضعانِ خطِ عربی کا منشا یہ تھا کہ اس خط کو کاروباری لوگون کے لئے کارآمد بنائین کہ اُن کا وقت اور کاغذ لکھنے مین زیادہ صرف نہ ہو یہ صفت اسمین ضرور ہے برعکس انگریزی اور سنسکرت کے اس وجہ سے اِس خط کی تعلیم و تعلم کو ہم ان نقصانات اور دشواریون کے ساتھ بھی ضروری سمجھتے ہین کیونکہ وہ کاروباری لوگ خصوصاً حکام اور وکلا اور اڈیٹران اخبار کے لئے بہت کارآمد ہے - یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ پہلے سے ہمارا خط شارٹ ہینڈ رئٹینگ کا قایم مقام ہے اگر ہمارا خط بھی طول نگاری مین ویسا ہی ہوتا جیسا کہ سنسکرت یا انگریزی ہے تو ہم ناگزیر آج شارٹ ہینڈ رئٹینگ کو سیکھنے کی کوشش کرتے مگر ہمارے موجودہ خط نے ہم کو اس سے مستغنی کردیا -

موجودہ خط املی مین جو نقصانات کہ ہین ایک زمانہ سے زیر بحث ہین ہمارے ہندو بھائیون نے پورا زور لگایا تھا کہ جملہ دفاتر کی زبان بجائے اردو کے ہندی کردیجائے - مگر سرسید کی سہر زوریون نے

اسکو اس کی زندگی تک تھاما۔ اسکے مرتے ہی پھر یہہ مسئلہ چھڑ گیا۔ اردو
تحریر کے نقصانات کو مان لینے کے بعد گورنمنٹ آف انڈیہ اسپر آمادہ
ہوگئی تھی کہ دفاتر سرکاری مین بجائے اردو حروف کے ناگری حروف
استعمال کئے جائین اسکے تصفیہ کے لئے لکھنؤ مین (غالباً ۱۳۲۳ہجری مین)
ایک کمیٹی بھی منعقد ہوئی جسمین مرزا محمد جعفر صاحب المتخلص بہ اوج (مرزا
دبیر مرحوم کے لایق فرزند) بھی شریک تھے اس بحث کے نتیجہ سے انھون نے
ایک رسالہ مین بحث کی ہے جسکا نام قواعد حامدیہ رکھا ہے۔ اس رسالہ کے
دیباچہ مین وہ تحریر فرماتے ہین کہ "زبان اردو جو پہلے چند ہندی زبانون سے
ملی جلی ہوئی تھی۔ اور پھر عربی و فارسی و ترکی سے مل جل گئی اس کی تحریر مین
وہی مشکل پیش آئی کہ تمیز الفاظ بہ آسانی دشوار ہے شاید اسی خیال سے کئی
برس ہوئی کہ بعض حکام وقت نے دفاتر عدالتہاے لکھنؤ مین تحریر حروف اردو
کے عوض حروف ناگری تجویز کئے۔ ہمارے ہندو مسلمان بھائی سب نے
ملکر ایک بزم مشورۃ قرار دی۔ مین بھی حسب المطلب اور اسپر بعض اجلاے
احباب کا اصرار چار و ناچار شریک بزم ہوا وہان بعض باتوفیق صاحبون کے
لاتوفی ہانکنے سے جسکو دفع سقم سے کچھ بھی لگاو نہ تھا سخت حیرت ہوئی کہ تعلیم
یافتہ لوگ اور ایسی بےتکی باتین اور پھر اس قدر طول و فضول کے ساتھہ
تو بہ + ہر چند کہ ہمین کیا مطلب + لیکن وہ بھی تو آخر ہمارے ہی ہمصورت

اور ہم وطن بھائی تھے۔ دلسوزی نے اتنا کہوایا جو زبان قلم پر آیا۔ مجھکو
ذہن سے خیال دفع سقم پیدا ہوا۔ تاکہ جو وقت شرکت بزم مین صرف ہوا ہے
وہ غور فکر کے ساتھ رہ کر کسی نکسی دل مین جگہہ پائے۔

بعض قواعد جدید و کہنہ سے جو مانوس الطبع ہین اور تنافر ہنین ہین
وہ سقم ہمیشہ کے لئے دفع کیا۔ جو صاحب قران ثانی شاہ جہان شہنشاہ دہلی
کے زمانہ سے اردو زبان کی تحریر مین دائر و سایر ہے۔

اب یہہ کہ مین اس باب املا مین کہانتک فایز المرام ہوا ہنین
معلوم دفع سقم مین الحال جو سقم رہگیا ہوگا اسے موجودہ اور آنے والی نسلین
وقتاً فوقتاً دفع کرتی رہنگی اور ایک دن یہ مقصد کامل طور پر حاصل ہو جائے گا۔"

اس فاضل سخنور نے اس رسالہ مین کچہہ تو خطاطی مین تصرف کیا ہے
اور کچہہ املا مین اصلاح کی ہے امید دلائی ہے کہ اُس سے تحریر اردو کے
وہ اسقام دور ہو جائینگے جو مدت سے ہندو اور مسلمانون کے زیر بحث ہین
مین اس وقت اس بات کا محاکمہ ہنین کرنا چاہتا کہ فی الواقع ان اصلاحات کو
مان لینے سے وہ کل اسقام (جو اوایل کتاب مین دکھائے گئے ہین) دور ہوسکتے ہین
کہ ہنین؟ بلکہ میرا مقصود صرف یہہ دکھا دینا ہے کہ قوم کے برگزیدہ افراد نے
بھی ان اسقام کو مانا ہے۔ اور ایک حد تک اسکے اصلاح کے تدابیر بھی بتائے
ہین۔ ناظرین خود اس کا فیصلہ کر لین گے کہ موجودہ تحریر مین کون سے اصلاحات

لایق قبول ہین۔

تمام رسالہ سے اِن اصلاحات کو چہانٹ کر نکالو تو وہ حسب ذیل ۳۶ ثابت ہوتے ہین۔

۱ سین کے تین دندانے برابر کے لکہو

۲ شین کو کشیدہ لکہو اور اسپر تین نقطے دو

۳ واو کا سر پیچ سے خالی رکہو جیسا کہ خط نسخ مین تاکہ دال بھو جیسے کو

۴ جب الف کے پہلے ہمزہ ہو تو الف پر مد بناؤ یا دو الف لکہو۔ آیا اا

۵ ہمزہ چاہے الف کی شکل مین ہو یا مخفی شکل مین اس کا عدد ایک لو۔

۶ الف ممدود مین اگر دو الف لکہو تو دو عدد لو۔ ایک لکہو تو ایک

۷ جس لفظ مین ہمزہ کے بعد واؤ معروف ہو اُس کی اِملا ہمین ہے اسپر اُلٹا پیش دو جیسے اُتو

۸ واؤ ساکن معروف ملفوظ کے پہلے اگر ضمہ معروف ہو تو اُلٹا ضمہ دو جیسے اوُل۔ جلوُل۔ زوُر (مکر)

۹ واؤ ساکن مجہول ملفوظ کے پہلے اگر ضمہ مجہول ہو تو اسپر معمولی ضمہ دو۔ زُور۔ اوُس

۱۰ واؤ غیر ملفوظ کے پہلے اگر ضمہ معروف ہو تو اسپر الٹا پیش دو جیسے اوُس۔ اُدن (ضمیر) قوۃ شبنم

۱۱ ہائے مخلوط دوچشمی لکھو جیسے سچھ - مچھ - سدھ

۱۲ اگر یا کے ماقبل کسرہ معروف ہے تو اسکے نیچے کھڑا زیر دو جیسے - اَنیر - تیر

۱۳ اگر یا کے ماقبل کسرہ مجہول ہے تو اُسکے نیچے لیٹا ہوا زیر دو جیسے لِین - دِین -

۱۴ اگر یا کے ماقبل فتحہ ہو تو اسپر زبر دو یا کے تحت مین دو نقطے دو جیسے - بَین - چَین -

۱۵ اگر یا کے ماقبل کسرہ معروف ہو تو پورے دائرہ کے ساتھ غیر منقوط لکھو جیسے - قاضی - حاجی -

۱۶ اگر یا کے ماقبل کسرہ مجہول ہو تو بڑی یا کشیدہ غیر منقوط لکھو جیسے - سے - لِے - دِے -

۱۷ اگر ماقبل یا مفتوح ہو تو آدھی یا نیم مدور غیر منقوط لکھو جیسے - لَمی لَگی - دَ - کَ -

۱۸ الف مقصورہ جو بشکل یا لکھا جاتا ہے اسکو بڑی یا سے لکھنا چاہیئے اوس کے اوپر کھڑا زبر دینا چاہیئے جیسے - اعلےٰ - عیسےٰ -

۱۹ یائے مخلوط پر خائے خلط بناؤ جیسے پیارا

۲۰ یائے غیر مخلوط کو خائے خلط سے خالی رکھو جو اعراب ہو اسے پر دو جو سے لیا

۲۱ نون مخلوط پر خائے خلط بناؤ جو سے کنول ہنسی۔

۲۲ نون غیر مخلوط ہو تو اسے جزم دو جو سے ہنس تاکہ مخلوط سے التباس نہ ہو۔

۲۳ ترکیب میں مقلوبی میں موجودہ پہلے لفظ پر جزم دو جیسے گلگی برگ۔

۲۴ جس نون کے پہلے الف واو یا ین سے کوئی حرف ہو اگر باعلان ہو تو اسے جزم دو جیسے جانؔ آن بان۔

۲۵ اگر بلا اعلان پڑھا جائے تو جزم سے خالی رکھو جیسے گلِ خنداں۔

۲۶ اگر نون باعلان اور بغیر اعلان پڑھا جائے جب باعلان پڑھو تو اسے جزم دو اور بغیر اعلان ہو تو بغیر جزم جیسے جانجان پر جان نثار۔

۲۷ مضاف الیہ پر جزم دو جیسے رخِ گلُ

۲۸ صفت پر جزم دو جیسے گلِ زردْ

۲۹ جس لفظ کو دوسرے لفظ سے جدا کرنا مقصود ہو اسے پر

جزم دو سبب جیسے جزم دو

۳۰ نون اور کاف مخلوط اور نون و گاف مخلوط کا گاف کو کنڈلی دار لکھو جیسے پنکھا۔ رنگ۔

۳۱ نون و کاف غیر مخلوط کو معمولی طریقہ سے لکھو جیسے سنکنا نکما۔ جاگا۔

۳۲ جتنے حروف متحرک ہون انپر جو اعراب ہون دو جیسے عظمت

۳۳ جتنے حروف ساکن ہون ان کو بغیر اعراب رہنے دو اعراب کا نہونا دلیل سکون ہے جیسے دوست۔

حرف مشدد پر تشدید دو یا دو حرف لکھو جیسے فرخ۔ فررخ۔

مضاف کے نیچے زیر دو۔ جیسے رخ گل۔

نقطون کو ملا کر نہ لکھو کہ تعداد مین اشتباہ نہو۔

دو نقطون کو ملا کر نہ لکھو جیسے جرسے پی پی

خاتمہ ہم اوپر بتا چکے ہین کہ خط اسلامی کا دوسرا دور دار الخلافتہ بغداد مین المقتدر باللہ عباسی کی خلافتہ اور ابن فرات کی وزارت مین ۳۱۰ ہجری سے شروع ہوا تھا

خط اسلامی کا چہٹا دور دار السلطنتہ حیدرآباد (صانہ اللہ

عن الشر و الفساد) مین اعلیحضرت قوی شوکت نظام الملک نظام الدولہ فتح جنگ میر محبوب علیخان بہادر جی-سی-ایس ی-جی-سی-ای آصف جاہ سادس مدظلہ العالی کے مبارک عہد اور مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ دام اقبالہ کی وزارت مین ۱۳۲۷ھ ہجری سے شروع ہوتا ہے۔

اس باعث سے کہ اس نئے خط نے نظام سادس کے مبارک عہد مین عمدہ نظام پایا ہے خط نظامی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

جسطرح خط عرب نے عباسیہ کے آغوش خلافت مین پرورش پائی تھی امید ہے کہ خط نظامی بھی اسیطرح نظام سادس دام ظلہ کے دامن عاطفت مین سرسبز ہوکر پھولے اور پھلے گا و آخر دعوتنا ان الحمد للہ رب العالمین۔
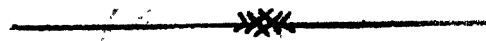
تاریخ رسالهٔ الخط الاسلامی تصنیف عالیجناب معلی القاب مولوی محمد سید یوسف الدین صاحب صوبه‌دار گلبرگه شریف نتیجهٔ فکر ابو المعنی جناب مولوی سید نجیب الدین صاحب تجلی حیدرآبادی

بحمد الله کتاب بے بدل تصنیف فرموده ‍ ‍ ‍ جناب مولوی یوسف الدین عالم سامی

گر این تصنیف دیدے آفرین و مرحبا گفتے ‍ ‍ ‍ نظامی انوری سعدی خسرو و ثنا و جامی

درین تصنیف حسن و قبح موجوده کتابت را ‍ ‍ ‍ بیان کرده بصد تحقیق آن علامهٔ عمامی

حمیر و جزم و توقیع و محقق ثلث و نستعلیق ‍ ‍ ‍ رقاع و سجلات و زرشن خطها بود هنگامی

سعود و کرسی ترکیب و قوت سطح و دوران ‍ ‍ ‍ اصول و ضعف و نسبت محو شد از دست گمنامی

قواعد را بیان کرده ضوابط را رقم کرده ‍ ‍ ‍ بیان فرموده تعریفش برون آورد از و خامی

همه خطها شده پارینه چون تقویم دیرینه ‍ ‍ ‍ ازان افگند هر یک را میان بحر ناکامی

جناب قبلهٔ ما خط نو ایجاد فرموده ‍ ‍ ‍ خطے کو را روا باشد اگر گویند الهامی

مراٹھی سو و نسکرت و فارسی اردو و انگریزی ‍ ‍ ‍ بود بھاشا تلنگی ترکی و لاطینی و شامی

تلفظ را درست آید بود هم قامت و معمر ‍ ‍ ‍ بالآخر کرد ایجادش بصد اندیشه و رامی

عماد و ابن مقله نیچه کش یاقوت گر بودے ‍ ‍ ‍ بگفتے بارک الله شد خطوط جمله را حامی

چو در دور بنی عباس کوفی نامور گشته ‍ ‍ ‍ نظامی خط هم از نام نظام الملک شد نامی

بعهد میر محبوب علیخان خلد الله ملکه چاپ فرموده ‍ ‍ ‍ تجلی گفت سالش اجتماع الخط الاسلامی ۱۳۲۸ھ

من اهتمام مولوی غلام صمدانی صاحب گوهر

مطبع سبحانی